سنہ ۱۳۱۴ ہجری مقدس

وقعاتِ روم

یعنی

سلطنت عظمیٰ عثمانیہ نے جو جو ترقیات علیحضرت امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین

سلطان المعظم امام السلطان الغازی عبد الحمید خان ثانی کے عہدِ سعادت مہد

مین کی ہین اُنکا اجمالی بیان

مِن تصنیف

[illegible]وقف حال باشندہ امریکہ۔

مترجمہ

مولوی محمد انشاء اللہ رئیس ... نعام آباد جہاڑ

منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت و سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے

در مطبع روز بازار (جنرل لائبریری) امرتسر طبع شد

۱۸۹۶ عیسوی

امریکہ کے ایک منصف مزاج جنٹلمین نے اپنے ملک مین سلطنت ٹرکی کی نسبت بہت کچھ غلط فہمیون کو پھیلا ہوا پاکر اپنی آنکھون سے سلطنت عظمیٰ کے صحیح حالات دیکھنے کے لیئے ٹرکی مین سیاحت کی اور جو کچھ مشاہدہ کیا اوسے نہایت ہی مختصر طرز اور دلچسپ عبارت مین قلمبند کرکے حال ہی مین ایک رسالہ بنام "فیکٹس ابوٹ ٹرکی" انگریزی زبان مین شایع کیا ہے اور حریت شورش آرمینیا کے متعلق بھی نہایت مدلل طور پر بحث کی ہے۔ چونکہ مجھے سلطنت عظمیٰ عثمانیہ کے معاملات سے ایک خاص انس ہے اور خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان کے کم از کم لکھے پڑھے تمام مسلمانون کی اب یہی کیفیت ہے اس لیئے مین نے اس کتاب کی خبر پاتے ہی امریکہ سے منگوا کر اوس کا ترجمہ کر دینا مناسب سمجھا۔ مصنف نے اس کتاب کو حتی الامکان بہت ہی ایجاز و اختصار سے تحریر کیا ہے۔ اس لیئے مین نے جابجا اکثر مقامات پر اپنی طرف سے حواشی ایزاد کرکے کل مقامات کو مشرح کر دیا ہے اور ۱۸۹۵ء اور نصف ۱۸۹۶ء کے حالات بھی موقعہ موقعہ پر درج کر دیئے ہین جس سے یہہ رسالہ انگریزی خوان اہل ملک کو بھی اصل کتاب سے کہین زیادہ واقفیت دے سکیگا۔ ناظرین اس کتاب کو رسالہ **مفروضہ مظالم آرمینیا** اور کتاب **عہد حکومت اعلیحضرت امیر المومنین** کے جدید اڈیشن کے ساتھ ملا کر جس مین تقریباً ۵۰ صفحے اور ایزاد کیئے گئے ہین مطالعہ فرماوینگے تو اون کو یورپ کی ٹیڑھی پالیسی سلطان المعظم کی مشکلات اور اون کا اپنی ہمت خداداد اور تائید ایزدی سے ہر ایک مشکل پر کامیاب ہوتے چلے جانے کا مفصل حال معلوم ہو جائیگا اور ساتھ ہی سلطنت عثمانیہ اور اوس کے بڑے بڑے صوبجات مصر بلغاریا وغیرہ کے جغرافیہ اور تاریخ کا حال سے پوری پوری واقفیت ہو جائیگی۔ اس رسالہ مین چند ایک تصویرین اور نقشے بھی ایزاد کیئے گئے ہین مجھے امید ہے کہ اپنے ملکی بھائیون کو ہمارا سلطنت کے کوائف و حالات سے واقفکار اور باخبر بنانے کے لیئے جو حقیر کوششین میری جانب سے ہو رہی ہین اون مین کامیاب ہونے کے لیئے ناظرین دعائے خیر سے میری امداد کرینگے۔ والسلام۔

خاکسار

بندہ محمد انشاء اللہ عفی عنہ سب منیجر انعام آباد جھارٹ ضلع گوجرانوالہ

(حال اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر)

امیر المومنین - امام المسلمین - خلیفۂ روی زمین - حامی الفقراء والمہاجرین
محب العلماء والصالحین - سایق الحجاج من البرین والبحرین - خادم الحرمین
الشریفین - الا وہو السلطان ابن السلطان - السلطان الملک المظفر والمنصور من قبل
الرحمن - مولانا السلطان الغازی عبد الحمید خان لا زالت شموس
اقبالہ بازغۃ الی انتہاء الدوران آفندمز حضرتلرینک تصویر شہنشاہیلری
تبرکاً و تیمناً دیباجۂ صحیفۂ افتخار قیلندی

۷۸۶

وقعات روم

یعنی

سلطنت عظمی عثمانیہ نے جو ترقیات اعلیحضرت سلطان المعظم عبد الحمید خان ثانی الغازی خلیفۃ المومنین کے عہد سعادت مہد مین کی ہین اونکا اجمالی بیان مین تصنیف

واقف حال منصف مزاج باشندہ امریکہ

اس کتاب کی تالیف سے یہ مدعا ہے کہ موجودہ فرمانروائے سلطان المعظم عبد الحمید خان ثانی کی ظل عاطفت مین ٹرکی نے جو عجیب وغریب ترقی کی ہے اوسکے متعلق چند وقعات بیان کردیئے جاوین حضور ممدوح کے تخت قیصری اور مسند خلافت پر جلوہ افروز ہونے کے دن سے شروع ہوکر جو روز افزون تمول اور عروج و اقبال بڑے استقلال کے ساتھ سلطنت عثمانیہ کو حاصل ہوا ہے وہ اس قابل ہے کہ انگریزی بولنے والی قومون پر ظاہر کیا جاوے۔ آخری باب مین مصنف اپنی رائے کا [illegible] اور ان کی پہلے ایجی ٹیشن (تحریک انقلابی) کی نسبت بھی اظہار کریگا۔

باب اول۔ ریلوے

۱۲ مارچ ۱۸۷۲ء کے معاہدہ کی وجہ سے ٹرکی کو ایک سلسلہ ریلوے جس مین صرف [illegible] میل لائنین تھین بہم پہونچا تھا

لہ مصنف کو اس رسالہ کی تالیف و تصنیف مین کتاب موسومہ [illegible] واحد جس نے ایک [illegible] کو تباہی سے بچایا یا [illegible] سے بہت بیش قیمت مدد ملی ہے۔ ترکی معاملات پر وہ ایک نہایت ہی بلند رسالہ ہے۔ (مترجم)

ٓٓلہ سب سے اول ۱۸۵۶ء مین سرکاری خرچ سے روم مین ریلوے سلسلہ کی بنیاد قائم ہوئی اور اس سال کے اخیر پر [illegible] میل ریلوے لائین تیار ہوئی ۱۸۶۹ء کے اخیر تک ۲۱۳ میل ریلوے لائین تمام [illegible] کے لیے جاری ہوئی ۱۸۶۹ء مین یورپ کی چند کمپنیون سے معاہدہ ہوکر [illegible] کا اجارہ دیا گیا [illegible] ریلوے ترقی پا کر [illegible] میل تک پہونچ گیا یکم جنوری ۱۸۷۶ء کو [illegible] مین ۷۱۲ میل ریلوے [illegible] ۹۵۰ میل [illegible] ٹرکی [illegible] ۱۰۰ میل ایشیائی [illegible] سطابق [illegible] لائین کا طول [illegible]

(۱) قسطنطنیہ سے شروع ہو کر ایڈریانوپل اور فلپ پولی سے گزرتی ہوئی بیلووا تک طول ۵۶۲ کیلومیٹر

یوروپین ٹرکی	میل
از قسطنطنیہ تا ایڈریانوپل	۲۱۰
از ایڈریانوپل تا سرسی	۱۵۲
از سالونیکا تا ہسکب	۱۵۰
از ہسکب تا سترو وزرا	۷۵
از کیلی تا دلیغیا غاج	۷۰
از ٹرجیو تا جالبولی	۶۵
از بنجالوک تا نووی	۶۴
میزان	۷۸۶

ایشیائے روم	میل
سمرنا تا ایدن	۱۴۵
سقوطرا تا اسعد	۲۷
میزان	۱۷۲

میزان کُل جو آخر ۱۸۸۶ء مین رہگئی

(۹۵۸)

سمرنا ایدن ریلوے ایک انگریزی کمپنی بضمانت سلطنت بنائی تہی بلشت ۱۸۷۶ء مین ۳۶ میل ریلوے سرکاری خرچ سے بنائے جانے کا حکم دیا گیا۔ مگر روپیہ بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے کوئی کام نہ ہوسکا اور اس بارے مین بہی مقدر نے گوئی سبقت لیجانا امیر المومنین عبد الحمید خان غازی کے واسطے ہی محفوظ کر رکہا تہا چنانچہ باوجود قلت روپیہ۔ کثرت اعدا اور بیشمار مشکلات اور لاتعداد مصائب کے ۱۸۸۳ء مین ریلونکی تعداد ۷۰۰ میل اور ۱۸۸۶ء مین ۱۲۵۱ میل (جس مین سے ۴۲ میل ایشیا مین تہی) ۱۸۹۳ء مین یوروپین ٹرکی مین ۹۰۴ میل۔ ایشیا مین جاری ۱۵۰۰ اور زیرتعمیر ۸۰۵ میل ۱۸۹۴ء مین یوروپ مین ۱۰۰۰ میل اور ایشیا مین ۱۳۰۶ میل جاری اور ۱۰۰۰ میل زیرتعمیر تہی۔ اور ۱۸۹۵ء مین یوروپین ٹرکی مین ۱۳۰۰ میل جاری اور ایشیائی روم مین تقریبًا ۲۵۰۰ میل جاری اور ۱۰۰۰ میل زیرتعمیر تہی گویا ان ۱۰ برسون مین ۱۰۰۰ میلون کا اضافہ جاری شدہ لائینون مین ہوا اور جو ہزار میل سے متجاوز زیرتعمیر ہے وہ ماسوائے رہی۔ ریلونکی توسیع اور اجرا سے جو فوائد ملک اور سلطنت کو کیا بلحاظ تجارت و زراعت اور کیا بلحاظ پولیٹیکل امور کے پہونچے ہین وہ کسی سے پوشیدہ نہین۔ پس اس ایک شاخ مین جو کچہہ ترقی اعلیحضرت ظل سبحانی کے ظل عاطفت مین سلطنت عثمانیہ کو حاصل ہوئی ہے اُس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ سلطان اعظم کی ذات بابرکات سے جو دن دگنی اور رات چوگنی ترقیان سلطنت عظمی عثمانیہ کر رہی ہے دشمنان روسیاہ نہین دیکہہ دیکہہ کر جلے جاتے ہین اور انکی شان مین طرح طرح کی من گہڑت کہانیان عوام الناس مین مشتہر کرتے ہین مگر وہ بے سمجہہ یہ نہین سمجہتے کہ کودن سے کودن ان عینی مشاہدات کے بعد انکی بیانات کو وہم و گمان مین بہی درست نہین مان سکتا۔ چہ جائیکہ کوئی عقلمند ان کے دہوکہ مین آجاوے۔ دیگر صیغون مین بہی جو کچہہ اعلیحضرت کی سعی و کوشش سے ترقیان ہوتی ہین انکا ذکر بہی مین مصنف کے ساتہہ ساتہہ حسب موقعہ کرتا

(۲) ایڈریانوپل سے وادی آغاچ تک براہ کوپرلی برغاس و دیموتیکا طول ۴۸۰ کیلومیٹر
(۳) سالونیکا سے متروزا تک براہ کیوشپ رولا و سکب طول ۴۳۶ کیلومیٹر
(۴) یاشبولی سے ٹرنووا سمنلی تک طول ۱۰۶ کیلومیٹر
ان لائینون کے ساتھہ ایشیائی روم کی بہی مین شامل کرنی چاہئین۔
(۱) حیدر پاشا تا اسمد طول ۹۴ کیلومیٹر
(۲) ازسمرنا تا ایدن طول ۵۰۰ کیلومیٹر (اوسط ہفتہ وار آمدنی ۱۸۹۵ء مین ۹۹۲۱۲ پونڈ اور ۱۸۹۴ء مین ۴۸۰۰۶ تھی) مترجم۔
(۳) ازسمرنا تا کسابہ طول ۹۰ کیلومیٹر (اس لائن کی بمعہ اوسکی شاخون کے ہفتہ وار اوسط آمدنی آجکل ساڑہے پانچہزار پونڈ ترکی ہے۔ مترجم)۔
عثمانیہ آہنی راہون کو ایسی مدبرانہ اور معقول وسعت دینا جو حضور ممدوح کی سلطنت کی ارضی اور دخلی پیداوار اور وسائل کو روزافزون ترقی دینے اور انکی جنگی طاقت اور حفاظتی مضبوطی کو بڑہانی مین کار آمد ہونے کی قابل ہوسکتین صرف انہی کا کام تھا۔

جاونگا۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔ (مترجم)

سلہ متعلق صفحہ دوم) شہر فلیپ پولی کوہ بلقان کے جنوب اور ایڈریانوپل کے شمال مین واقع ہے ۱۸۸۵ء سے پہلی تمام صوبہ بلغاریا سلطان المعظم کے بلاواسطہ تابع فرمان تہا۔ مگر جنگ گذشتہ کی بعد جب صوبہ بلغاریا نیم آزاد ہوا تو کوہ بلقان کے شمال مین جسقدر ملک کو سلف گورنمنٹ عطا کیگئی اوسکا نام مشرقی رومیلیا رکہکر اس شہر کو اوسکا صدر مقام بنایا گیا اور قصبہ جیرمان سے بیلو وا تک ریلوے لائین بہی سلطنت عثمانیہ کے سلسلہ ریلوے سے علیحدہ ہوگئی ۱۸۸۵ء تک علیفو پاشا سلطان المعظم کیطرف سے اس صوبہ کا گورنر رہا لیکن اوس سال بلغاریون نے بغاوت کرکے اسکو بلگیریا کے ساتھ ملا دیا۔ اور سلطان المعظم نے بہی اس الحاق کو منظور فرمالیا۔ اب شہزادہ فرڈنینڈ دونون صوبون پر حکمران ہے
سلہ متعلق صفحہ دوم) یہ قصبہ واسن کوہ بلقان مین تاتار۔ بازارجک و صوفیا کے درمیان واقع ہے۔
شہ " " "۔ کیلومیٹر = ۱۰۹۳،۶۳۳ گز یا ۶۲۱ء میل کے
ٹہ یہ قصبہ ساحل بحر مجمع الجزائر پر دردنیال سے مین جانب شمال تقریبا ایک سو میل کے فاصلہ پر ایک بہاری بندرگاہ ہے
شہ ٹہیک تلفظ کوپرلی ہے۔
شہ مشرقی رومیلیا مین کوہ بلقان کے جنوب مین فلیپ پولی سے بجانب شمال مشرق قریبًا ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے

سلطان المعظم کے تخت نشین ہونیکے وقت سے جسقدر ریلیں تیار ہوئی ہیں یا جسقدر اس وقت زیر تعمیر ہیں یا جن کے اجارے عطا کر دیئے گئے ہیں اور وہ لمحہ بہ لمحہ تیار ہوتی جائینگی۔ اگر انکا فقط شمار کر دیا جائے تو وہ یہ ثابت کرنے کو کافی ہوگا کہ سلطنت عثمانیہ سلطان المعظم عبد الحمید کے احسانات سے کسقدر زیر بار ہے۔ اگر آج کوئی شخص پیرس سے قسطنطنیہ چار دن میں پہونچ سکتا ہے تو یہ عظیم الشان نتیجہ بلا حجت سلطان عبد الحمید ہی کی مسلسل اور مستقل کوششونکا ثمرہ ہے۔ یہ وہی تھے جو کونسل اربعہ میں رومیلیا اور وسطی یوروپ کی ریلوے لائینوں کے ملانے پر برابر مصر رہے اور دوسرے ملکوں کو اس بہت بڑے کام کی تکمیل کے لیے انکا مشکور ہونا چاہئیے

پچھلے پانچ برس میں جو مختلف اجارے عثمانیہ گورنمنٹ نے عطا کئے ہیں اونکی فہرست یہ ہے:-

(۱)۔ اسمد۔ انگورا (اناطولیہ ریل روڈ)۔ (بتاریخ ۲۴ ستمبر و ۶۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء) طول ۴۸۶ کیلومیٹر۔ اناطولیہ ریلوے کی کل لمبائی حیدر پاشا سے انگورا تک ۳۷۰ میل ہے اور یہ کل لائین ایک سرے سے دوسرے تک برابر جاری ہے۔

(۲) جافہ یروشلیم (۹۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء) طول ۵۰ کیلومیٹر (یہ لائین بھی جاری ہے۔ مؤلف)

(۳)۔ سالونیکا مناسطر (۲۷۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء) طول ۲۱۶ کیلومیٹر۔ اس میں ۶۰ کیلومیٹر تیار ہوکر ۸ دسمبر ۱۸۹۲ء کو جاری ہوئی اور باقیماندہ حسب وعدہ ۲۸۔ اپریل ۱۸۹۴ء کو تیار ہوگئی۔

(۴) مودانیہ۔ بروصہ (۲۲ فروری ۱۸۹۱ء) طول ۲۶ کیلومیٹر۔

(۵)۔ پاندرمہ۔ کونیہ (بمعہ متعدد شاخوں کے)۔ (بتاریخ ۲۰ فروری ۱۸۹۱ء) طول ۵۰۰ کیلومیٹر۔ بعد عطا یہ اجارہ منسوخ کر دیا گیا اور اون کے عوض اسکی شہر۔ قارا حصار ریلوے کا اجارہ دیا گیا۔

(۶)۔ بیروت۔ دمشق۔ حوران طول ۱۳۲ کیلومیٹر۔ یہ لائین تیار ہوگئی ہے (مؤلف)

(۷) سامسون سیواس۔ دیار بکر (۲ جولائی ۱۸۹۱ء) طول ۷۵۰ کیلومیٹر۔ اس لائین پر ابھی کام شروع نہیں ہوا۔

(۸)۔ عکہ۔ جافہ۔ دمشق۔ (۸۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء) طول ۲۱۹ کیلومیٹر۔ ابھی شروع نہیں ہوئی (اس لائین پر بھی ۱۸۹۴ء سے کام شروع ہوگیا ہے اور ۱۸۹۶ء میں غالباً ختم ہوجائیگا (مؤلف)

(۹)۔ وادی قراچ۔ سالونیکا بمعہ متعدد شاخوں کے (۱۸۔ مئی ۱۸۹۲ء) طول ۲۰۰ کیلومیٹر۔ اسپر کام ۱۴ جولائی ۱۸۹۳ء کو شروع ہوا اور امید ہے کہ یہ لائین ۱۸۹۵ء میں تیار ہوجاویگی۔

(۱۰) اسکی شہر۔ کونیہ (۱۳۔ فروری ۱۸۹۳ء) طول ۴۰۰ کیلومیٹر۔ ۳۱۔ اگست ۱۸۹۳ء کو کام شروع ہوا اسکی لمبائی میں کمی بیشی کی گنجایش ہے۔

(۱۱)۔ انگورا قیصریہ۔ (۱۳-۱فروری ۱۸۹۳ء) طول ۲۵۶ کیلومیٹر۔

(۱۲)۔ اتید شہر قارا حصار (۴ فروری ۱۸۹۳ء) طول ۱۵۵ کیلومیٹر۔

(۱۳)۔ دمشق۔ برجیک (۲۱ مئی ۱۸۹۳ء) طول ۳۱۰ کیلومیٹر۔

آن تینوں پچھلی لائینوں کی لمبائی مین نقشوں کے ختم ہونے پر کمی بیشی کا احتمال ہے۔

مندرجہ بالا سطور سے واضح ہو رہا ہے کہ اسوقت انگورا لائین اور سالونیکا مناسط لائین بالکل مکمل اور جاری ہوگئی ہین۔ ایک پرانا اجارہ یعنے پندرمہ کونیہ ریلوے کا منسوخ کیا گیا ہے اور پانچ پٹے عطا کئے گئے ہین ہم اون مین سے ہر ایک کی نسبت مجملاً کچھہ ذکر کر دیتے ہین۔

(۱) اسکی شہر کونیہ ریلوے کی جسکا طول تخمیناً ۲۸۰ میل ہے ذمہ واری[۵] بحساب ۲۰۴ پونڈ ترکی فی کیلومیٹر گورنمنٹ نے کی ہے۔ اس لائین کا پٹہ اناطولیہ ریلروڈ کمپنی کو دیا گیا ہے جسکی یہ لائین ایک شاخ ہے اس کا کام جو ۱۳۔ اگست ۱۸۹۳ء کو شروع ہوا نقشجات کی منظوری کے بعد زیادہ سے زیادہ چار برس مین ختم ہوگا۔

(اسکی شہر کونیہ ریلوے کا چوتہا سکشن (حصہ) افیول کرا حصار سے آق شہر تک جسکا طول ایک سو کیلومیٹر ہے۔ ۲ نومبر ۱۸۹۵ء کو پبلک کی آمد و رفت کیلئے جاری ہوگیا ہے۔ اب اس لائین کے ۲۰۶ کیلومیٹر جاری ہوگئے ہین۔ اور کل اناطولین ریلوے جو اس وقت جاری ہے ۹۵۲ کیلومیٹر ہے۔ لیونٹ ہرلڈ ۴ دسمبر ۱۸۹۵ء۔ مترجم)۔

(۲)۔ انگورا قیصریہ ریل روڈ کی لمبائی قریباً ۲۵۰ میل ہے۔ اس کا پٹہ بھی اناطولیہ ریلوے کمپنی کو دیا گیا ہے اس کمپنی کی یہ لائین بغداد کیطرف ایک طرح کی توسیع ہے۔ اور اسکی ذمہ واری بحساب ۷۷۵ پونڈ ترکی فی کیلومیٹر کیگئی ہے۔

عثمانیہ گورنمنٹ ضمانت کو کم کر دینے کا حق محفوظ رکہتی ہے مگر اس صورت مین کمپنی بھی اگر چاہے تو اجارہ کو چہوڑ سکتی ہے ضمانت کی بہاری ہونے کیوجہ یہ ہے کہ اس لائین کی تعمیر مین بہت سی انجنیری مشکلات ہین

[۵] قاعدہ ہے کہ جب کسی سلطنت مین کوئی ریلوے لائین کسی کمپنی کی معرفت بنوائی جاوے اور اوس کو میعاد مقررہ کے لئے اسکا اجارہ دیا جاوے تو سلطنت مذکور اس کمپنی کی حوصلہ افزائی اور اپنے ملک کو ریلوے اور اسیطرح کے دیگر سلسلون سے مستفید کرنیکے لئے اس کمپنی سے یہ ذمہ واری کر لیتی ہے کہ اگر لائین کی سالانہ آمدنی فی میل ایک مقررہ رقم مثلاً پانچ یا چھہ سو یا ہیچ قسم سے کم ہو تو وہ اوس کو اپنے پاس سے پورا کر دیگی۔ چنانچہ اس لائین کی سالانہ آمدنی بحساب فی میل ۲۰۴ پونڈ سے کم ہو تو خزانہ عثمانیہ سے اس کمی کو پورا کر دیا جاوے گا۔ اسیطرح سے کمپنیون کے ساتھہ میعاد مقررہ کے بعد خرید لائین کے واسطے شرائط کیجاتی ہین۔ انکا الگ ذکر ہوگا۔

کمپنی نے لائین ہذا کو آٹھہ برس مین تیار کر دینے کا معاہدہ کیا ہوا ہے۔

دفعہ ۹۔ اللہ شہر۔ قرا احصار لائین سمرناکسابہ لائین کی توسیع ہے اور اناطولیہ ریلوے کو قرا احصار مین جا ملیگی۔

دفعہ ۵۔ اس لائین کا اجارہ مانشیور لیماگ اینڈ کمپنی نے لیا ہوا ہے جس نے ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو اس لائین پر پہلا ڈھیلا اکھاڑا۔ یعنے کام شروع کیا۔ اوس دن بڑا عظیم الشان جلسہ کیا گیا۔ اور حضرت سلطان المعظم کی صفت و ثنا مین تقریرین کیگئین۔ کل خرچ کا اندازہ پچیس لاکھہ پونڈ ترکی کیا گیا ہے۔ اور بانیان ریلوے یقین کرتے ہین کہ گو بہت سی دشوار مشکلات کو دور کرنا پڑیگا۔ مگر وہ اس کو اڑھائی برس غایت درجہ تین برس مین تیار کرینگے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ اناطولین ریلوے ایشیاء کوچک مین ابھی سے اسقدر پھیل گئی ہے کہ وہ اندرون ملک کی تمام پیداوار کو بحیرہ مارمورا کے بندرگاہون پر لیجانے لگ گئی ہے۔ اس لیئے اگر زیادہ توقف ہو گیا تو وہ انکی لائین کو ماند کر دیگی۔ اللہ شہر سے شروع ہوکر پہلا سٹیشن پانچ کیلومیٹر کے فاصلہ پر قیلیق ہوگا اور دوسرا سٹیشن سیقدر اور فاصلے پر عینی کوئی۔ یہ دونون چھوٹے چھوٹے قصبے ہین اور اللہ شہر سے دونون کو ایک ہی سڑک جاتی ہے۔ ان سے آگے لائین شمال کیطرف ہو جاوے گی۔ اور پیسکایا اور اوماں بابا پہاڑون سے گذر کر الیا گر جا ٹھہرے گی۔ یہ موضع اللہ شہر اور ضلع آیجی کے صدر مقام تقمق کے درمیان ہے۔ اور ایک مشہور قصبہ ہے اسکی مردم شماری دو ہزار ہے جس مین سے ۱۵۰ اگریک ہین۔ اور باقی مسلمان۔ الیان سے بیس کیلومیٹر آگے چلکر لائین موضع عینی مین پہونچے گی۔ اور وہان سے بیس کیلومیٹر اور آگے چلکر صدر سٹیشن اوشچاق پر ختم ہوگی۔ اس لائین مین ۲۲ ٹنل پہاڑ کاٹ کر تیار کیئے جاوینگے۔ جن مین سے سب سے چھوٹا ½ میل لمبا ہوگا۔ اور سب سے لمبا ایک میل سے بہت زیادہ طویل ہوگا۔ پل بھی بکثرت تیار کرنے پڑینگے۔ ایک کا پاٹ ۴۰۹ فیٹ ہوگا۔ اور یہ ایشیا کوچک کے تمام پلون سے بڑا ہوگا۔

اوشچاق ایک مشہور زراعتی و صنعتی قصبہ ہے۔ اناج۔ افیون اور شاہ بلوط کے چھلکون کی جو دباغت کا نہایت عمدہ مصالح ہین یہان بہت بڑی منڈی ہے اور قالین تو اس جگہہ کے کل دنیا مین مشہور ہین۔ سمرنا کو اس شہر کے ساتھہ آمد و رفت کا رستہ ہم پہونچ جانے سے بہت فایدہ ہوگا۔ اوشچاق کی مردم شماری ۲۰۰۰۰ ہے جسمین سے ۱۲۰۰۰ قصبہ مین رہتے ہین اور باقی ۱۳۲ دیہات ملحقہ مین۔ یونانی صرف ۱۴۰۰ اور ارمنی ۱۶۰۰ ہین باقی مسلمان ہین۔ اوشچاق سے آگے یہ سٹیشن ہون گے۔ بناس۔ وآلوم۔ بونار۔ (سطح سمندر سے ۳۸۰۹ فیٹ بلند) بال محوت اور قرا احصار جو منتہائی لائین ہے۔ سمرنا اور اللہ شہر کے درمیان لائین کی لمبائی ۱۶۹ کیلومیٹر ہے اور اللہ شہر اور قرا احصار کے درمیان دوسو پچاس کیلو میٹر یعنے کل لائین کا طول ۴۱۹ کیلومیٹر ہے۔ قرا احصار اناطولیہ کے مشہور قصبون مین سے ہے اسکی آبادی ۱۸ ہزار ہے جن مین سے تیرہ ہزار مسلمان ہین۔ ۴۶۰۰ ارمن۔ اور ۲۱۵ یونانی۔

اسکی لمبائی تقریباً ۱۵۰ میل ہوگی۔ اور فی کیلومیٹر ۸۰ پونڈ ٹرکی (پونڈ ترکی = ۱۷ روپیہ) کی سالانہ ذمہ واری کیگئی ہے۔

(۴) سالونیکا۔ وادی آغاچ ریلوے جسکی لمبائی ۳۰۰ میل کے قریب ہے۔ ۱۵۵۰۰ فرینک (فرینک۔ [illegible] روپیہ) کی سالانہ ضمانت فی کیلومیٹر رکھتی ہے۔ یہ لائین سالونیکا اور قسطنطنیہ کے درمیان اوریی انٹیل ریلون (لفظی معنے مشرقی۔ یہان ان ریلون سے مراد لیجاتی ہے جو یوروپین ٹرکی کے مشرقی حصہ مین جاری ہین یعنے قسطنطنیہ ایڈریانوپل۔ اور ایڈریانوپل وادی آغاچ لائینیں۔ اس کمپنی کا نام بھی اوریی انٹیل ریلوے کمپنی ہے) کے ساتھ ملکر براہ راست آمد ورفت جاری کردیگئی۔ اسپر کام جون ۱۸۹۳ء مین شروع ہوا اور چار برس مین ختم ہوجائیگا۔

(۵) دمشق برجیک لائین طول مین تقریباً ۳۰۰ میل ہے اسکی سالانہ ذمہ واری کی تعداد فی کیلومیٹر ۱۲۵۰۰ فرینک مقرر کیگئی ہے۔ نقشے ابھی مکمل نہین ہوئے اور نہ کوئی کمپنی ہی ابھی تک اس اجارہ کو قبول کرنے کیلیے بنی ہے۔

یہ نئے عطیئے جو سب ملکر ۱۳۷۹ میل کیلئے ہین۔ گورنمنٹ کی اوس خلوص نیت اور سچی خواہش کو بخوبی ثابت کرتے ہین جو وہ ملک کو تجارت اور ترقی کیلئے کہولنے کے بارہ مین رکھتی ہے۔ بہرکیف گورنمنٹ ند کو یقین کرتی ہے اور اسکا یہ یقین بلاوجہ بھی نہین ہے کہ اوسنے حسب حال کافی ضمانتین دیدی ہین۔ اور یہ باور کرنے کیلئے ہر ایک طرح سے وہ موجود ہے کہ جو جو ضمانتین دیجا چکی ہین وہ ریلون کی آمدنیون سے بخوبی پوری ہوجاوینگی۔ (یعنے ان لائینون کی سالانہ آمدنی اس تعداد سے جسکی گورنمنٹ نے ضمانت کی ہے کم نہین ہوگی۔ اور گورنمنٹ کو اپنی گرہ سے کمپنیون کو کچھہ دینا نصیب نہ پڑیگا۔ مؤلف)

ملک کی داخلی ترقی پر جو کچھہ اثر ریلون کے اجراء سے پڑا ہے وہ ان چند اعداد سے مبرہن ہوجاویگا ۱۸۸۹ء یعنے اوس برس مین جب کہ اناطولیہ ریل روڈ پر کام شروع ہوا سنجق انگورا کے عشر (جو جنس مین لیا گیا) سے ۳۴ ہزار ترکی پونڈ آمدنی ہوئی اور ۱۸۹۲ء مین جب کہ تقریباً ۲۰۱ میل لائین مکمل ہوچکی تھی وہ آمدنی ۴۹ ہزار پونڈ ہوگئی یعنے پچاس فیصدی سے زیادہ بڑھ گئی۔ اسیطرح سے سنجق اسکی شہر سے ۱۸۸۹ء مین ۲۴ ہزار پونڈ آمدنی عشر سے ہوئی اور ۱۸۹۲ء مین ۵۵ فیصدی بڑھکر ۳۹۰۰۰ پونڈ ہوگئی۔ کوٹاہیا اور ارطغرل کی سنجقین بھی باوجود ریلوے لائین سے نسبتاً زیادہ فاصلہ پر ہونے کے اسکے عمدہ اثر سے محروم نہین رہین۔ ۱۸۸۹ء مین محاصل عشر ۷۰۰۰۰ پونڈ تھے۔ اور ۱۸۹۲ء مین ایک لاکھہ چودہ ہزار ہوگئے۔

گورنمنٹ کو اسکو وسائل مین بیشی ہوجانے کی وجہ سے ضمانتون کے ادا کرنے مین بڑی امداد پہونچیگی بلکہ مسٹر ونسنٹ کیلبرڈ نے اعداد و شمار سے ثابت کر دیا ہے کہ جس برس اناطولیہ ریلوے جاری ہوئی تھی اوسی برس گورنمنٹ کو محاصل عشر سے اسقدر زیادہ آمدنی حاصل ہوگئی تھی کہ صرف زر بیشی ریلوے کمپنی کی ضمانتون کے ½ ادا کرنے کو کافی ہوگیا تہا۔ حالات ملک کی بہتری اور اصلاح سے زراعت مین نئی روح پھونکی گئی ہے جس کے نشو و نما مین گورنمنٹ نے بوسینیا ہرزی گوینا تہسلی و بریاستہاے بلقان کے مہاجرین کو ٹرکی مین آباد کرنے سے اور بھی بڑی امداد دی ہے اور ملک مین کاشت کاری کے شوق کو بڑی کامیابی کے ساتہہ پہیلا دیا ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی مختلف جاری شدہ لائینون کی فہرست یہ ہے:-

نام لائین	جسقدر مکمل ہوچکی اور جاری ہے اسکی تعداد میلون	نام لائین	جسقدر مکمل ہوچکی اور جاری ہے اسکی تعداد میلون
(۱)۔ سمرنا۔ اوانا بمعہ شاخونکے۔ (سمرنا ایدا ریلوی)۔	۳۲۴	(۸) سالونیکا مناسطہ	۶۰
(۲) سمرنا۔ الدشہر بمعہ شاخونکے (سمرنا کسابا ریلوے)	۱۶۵	(۹) قسطنطینہ۔ ایڈریانوپل مصطفے پاشا	۲۲۲
(۳)۔ موونیا۔ بروصہ	۴۶	(۱۰) سالونیکا۔ اسکب۔ متروفزا	۲۲۷
(۴) مرسینا ادانا	۴۰	(۱۱)۔ وادی آغاچ۔ ایڈریانوپل	۹۲ ۱/۴
(۵)۔ جافہ۔ یروشلیم	۵۳ ۳/۵	(۱۲)۔ اسکب۔ زروفچی	۵۲ ۴/۵
(۶) بیروت دمشق حوران	۱۳۲	(۱۳)۔ طربزوا۔ جامبولی	۶۵
(۷) حیدر پاشا۔ انگورا (اناطولین ریلوی)	۳۷۰	(۱۴)۔ بانجالوک۔ نووی	۶۴
میزان ایشیائی روم مین		(۱۵)۔ ایڈریانوپل۔ سرمی	۱۵۲
	۱۱۱۰ ۳/۵	میزان یوروپین ٹرکی	۹۳۵ ۳/۱۰

میزان کل سلطنت عثمانیہ

(۲۰۴۵ ۹/۱۰)

٭ چونکہ اصل مصنف نے اس رسالہ کو ۱۸۹۴ء مین لکہا تہا۔ اس لیئے اس کے بعد سلطنت علیہ مین جو نو سیع ریلون کی ہوئی ہے۔ اوس کا مجملاً ذکر مستند رسالون، ورسالہ کتابون سے اخذ کرکے مین نے نوٹ نمبر ۲ مین کر دیا ہے۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہوجائے گا کہ ۱۸۹۵ء کے اخیر پر سلطنت عثمانیہ مین کس قدر ریلین جاری تہین۔

باب دوم۔ گودیان[۱۰]

ان تمام رستون کا جو ایشیا سے یوروپ کو جاتے ہین مقام تقاطع یعنے ان رستون کی کلید ہونیکی وجہ سے جو بحیرہ روم کی راہ سے ہندوستان اور مصر سے ممالک مغربی (یوروپ) کو جاتے ہین قدرت نے روز ازل سے قسطنطنیہ کو تمام دنیا کے اول درجہ کے تجارتی مرکزون مین سے ایک بنا دیا ہی اور اسی لیئے ۱۹۰۸ء مین جب گودیان بنانے کا اجارہ دیا گیا۔ تو کل آبادی نے اس نوید کو بے اندازہ مسرت سے سُنا۔

گودیون کی تعمیر سے جو دنیا کے موجودہ گودیون مین سے نہایت ہی خوبصورت ہین بندرگاہ سمرنا کو جو فایدے پہونچے ہین اوس سے ہمکو اون منافع اور فوائد کا اندازہ لگانے کا موقع ملتا ہے جو دار الخلافہ کی تجارت کو بالخصوص اور کل سلطنت کو بالعموم گولڈن ہارن[۱۱] کے کنارے کنارے ان گودیون کے بنجانے سے جو اس وقت زیر تعمیر ہین پہونچین گے۔ گودیون کے ساتھہ ساتھہ ڈاکس (گذرگاہ) جہازونکی مرمت درستی یا ٹھہرنے کی جگہہ بھی تعمیر ہو رہے ہین جو اول الذکر کا لازمی نتیجہ ہین بڑے بڑے تجارتی سٹور ہوسون (گودام گہرون) کے متعلق متعدد تجاویز سلطنت عظمی عثمانیہ کی امپیریل گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجی جا چکی ہین۔

---

[۱۰] گودی یا گہاٹ اس پختہ بند کو کہتے ہین جو دریا یا سمندر کے کنارے پر اسباب وغیرہ چڑہانے یا اتارنے کیلیئے بنایا جاتا ہے۔

[۱۱] لفظی معنے طلائی سینگ۔ یہ باسفرس کے اس حصہ کا نام ہے جو قسطنطنیہ کے لنگرگاہ کا کام دیتا ہے اور خشکی مین میلون تک شہر کے بیچون بیچ چلا گیا ہے۔ دنیا مین اس سے بڑہ کر جہازونکے لیئے کوئی لنگرگاہ محفوظ اور عمدہ نہین ہی۔ وزنی سے وزنی جہاز عین خشکی کے کنارے تک پہونچ سکتا ہے اور ایک ہی وقت مین ایک ہزار سے متجاوز جہاز اسمین سما سکتے ہین اسکی شکل سینگ کیطرح ہے اور بہ اعتبار تجارت یہ ہر وقت گویا سونے سے معمور رہتا ہے اسلئے متقدمین نے اسکا نام گولڈن ہارن یا طلائی سینگ رکھدیا۔ جو کیفیت آٹھون پہر اس خلیج مین رہتی ہے اور جو کچھہ سرور اسکی قدرتی نظارے اور سینیری سے حاصل ہوتا ہے اسکا اندازہ سوائے مشاہدہ کے اور کسیطرح سے کرنا قریباً ناممکن ہے۔ بڑے بڑے نامور اہل قلم سیاحون اور مورخون نے اسکی تعریف مین بے انتہا زور قلم دکہا کر آخر کار تسلیم کیا ہے کہ اوسکی ہزار خوبیون مین سے ایک کو بھی بیان نہین کر سکے الحق قسطنطنیہ اسکی مضافات اور اسکی بےنظیر بندرگاہ گولڈن ہارن ایسی ہی نادر اور بیش بہا چیزین ہین کہ اگر روئے زمین کی کل سلطنتین فرداً فرداً اسکے لینے کیلیئے بیتاب کہا رہی ہون تو ہمین انکو معذور سمجہنا چاہیئے اسکا مفصل حال ہمنے کتاب "قسطنطنیہ" مین کر دیا ہی اسلئے یہان زیادہ طول دینے کی ضرورت نہین (مولف)۔

فی جبرہ مین پختہ ہاربر (لنگرگاہ) اور مرمت جہازات کا کارخانہ بنانے کے لیئے توفیق بے انجینیر نے نقشجات مکمل کرلیئے ہین جنپر وزارت میر بحری اور محکمہ محصول دریائی غور کر رہے ہین۔ انکی منظوری کے بعد انپر کام فوراً شروع ہوجائیگا۔ لیونٹ ہرلڈ ۲ دسمبر ۱۸۹۵ء۔ مترجم) +

ایوان تجارت

ایک اور نہایت ہی مفید اور کارآمد چیز جس کے لیئے سلطنت عثمانیہ کی تجارت اعلیحضرت ظل سبحانی کی بیحد ممنون ہے عثمانیہ مجلس یا ایوان تجارت کا بنایا جانا ہے جو ۱۸۸۲ء مین استنبول مین قائم کیگئی اس کے نمونہ پر اگست ۱۸۹۱ء تک سلطنت کی ضلاع وسنجقون اور ولائیتون کے صدر مقامات مین ایک سو تینتیس ایوان تجارت بن چکے ہین۔

عثمانیہ چیمبر آف کومرس* (مجلس ایوان تجارت) کے ساتھ ایک نہایت ہی مفید ضمیمہ کے طور پر جو عثمانیہ تجارتی میوزیم (عجائب گاہ) کا بمنشاء ایرادہ سلطانی مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۰ء قائم کیا جانا منظور ہوا وہ ٹرکی کی تجارت وصنعت وحرفت کو فروغ دینے مین ضرور بہت بڑا حصہ لیگا۔

اس عجائب گاہ مین سلطنت کی تمام تجارتی پیداوارین اور صنعت وحرفت اور دستکاری کی چیزین ہمیشہ دوامی نمائش کیلئے جمع کیجائینگی۔ اور اسطرحسے ترکی و اجنبی دونون طرح کے سوداگرون کو ان پیداوار اور ساختہ اشیاء کی قیمت اور ماہیت کی متعلق نہایت قیمتی واقفیت حاصل ہوسکا کرے گی (یہ عجائب خانہ بڑی شان وشوکت سے ۱۸۹۵ء کے شروع مین کھولا جاچکا ہے۔ مترجم) +

کارخانے

دارالخلافہ اور اوس کے مضافات مین ایسے بڑے بڑے صنعتی کارخانے ہین کہ وہ یوروپ کی نہایت عظیم الشان کارخانون سے کسی بات مین کم نہین ہین۔ ان مین سے کئی ایک جو پہلے کے بنے ہوئے ہین ان کو بھی حضرت خلافت پناہی کی ارتقا تہک اور مسلسل غور وپرداخت اور توجہ شاہی سے ایسا عروج حاصل ہوا ہے کہ گویا ان مین نئے سرے سے جان پڑگئی ہے۔ فیض خانہ کا کارخانہ فوجی پارچات۔ توپ خانہ کے کارخانجات مثلاً آرٹیلری (فوج توپ خانہ) اور گولڈن ہارن کے صیغہ امیر البحری کے ڈاک یارڈز (گودام

* چیمبر آف کومرس یا ایوان تجارت اوس مجلس کو کہتے ہین جو کسی شہر کے تجار اور سوداگرون نے اپنے مین سے سربرآوردہ لوگون کو منتخب کرکے اغراض ومفاد تجارت کی حفاظت کیلئے پیدا کی ہو +

خانجات بحری) ہین جو پہلی شق مین داخل ہین اور ان کے علاوہ اور جسقدر ہین انکا قیام اور بنیاد اعلیحضرت کی اس مخلصانہ کوشش کا نتیجہ ہے جو وہ اپنی رعایا کی بہتری اور فلاح جوئی مین کرتے ہین۔ اون کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱)۔ کارخانہ تمباکو وچرٹ بمقام جوبالی (استنبول) سنہ ۱۸۸۴ء مین قایم ہوا اس مین پندرہ سو زن و مرد کام کرتے ہین۔ اور اسکی سالانہ بکری تیس لاکھ ترکی پونڈ (چار کروڑ اسی لاکھ روپیہ) کی ہوتی ہے۔

(۲)۔ کارخانہ سیمنٹ (ایک قسم کا عمارتی مصالح جو چونہ کی جگہہ برتا جاتا ہے) بمقام کرج بورنو سنہ ۱۸۹۱ء مین جاری ہوا)۔

(۳)۔ عثمانیہ تہریڈ اینڈ کاٹن کمپنی (سوتی پارچات اور دہاگہ بنانے کی کمپنی) کا کارخانہ بمقام یدی کولی سنہ ۱۸۹۰ء

(۴)۔ جدید ”اسلامبول گاس کمپنی“ کا کارخانہ گیس بمقام یدی کولی سنہ ۱۸۹۱ء۔

(۵)۔ اوریئنٹل ریلوے کمپنی کا نیا ریلوے سٹیشن بمقام سرکجی (اسلامبول) سنہ ۱۸۹۱ء مین کہولا گیا۔

(۶)۔ کارخانجات برائے ساخت آلات شیشہ بمقام چیبک لو۔

(۷)۔ کارخانجات برف بمقام شتی نا (برکنارہ باسفرس) اور اسی طرح کے اور بہت سے کارخانے۔

قسطنطنیہ مین کیا کیا ترقیان اور درستیان ہوئین

یلدیز۔ پیرا تکسیم۔ استنبول۔ سقوطرا مین (یہ سب قسطنطنیہ کے بڑے بڑے حصے یا محلے ہین) باغات بنائے گئے ہین۔ اور ایک چڑیا گہر اور بوٹانیکل گارڈن (علم نباتات کے متعلق باغ) بھی بنایا گیا ہے۔

پیرا مین پانی کے قحط کا اندیشہ رفع ہو گیا ہے سنہ ۱۸۸۶ء سے ”ڈرکوس واٹر کمپنی“ اس حصہ کے باشندگان کو وہ ضروری عنصر بہم پہونچاتی ہے جو ہر طبقہ اور ہر جماعت کے لوگون کو نہ صرف ذاتی استعمال کے لیے بلکہ حفظان صحت عامہ کیلئے بھی اشد لازمی ہے۔

استنبول مین بھی صاف پانی جلد بہم پہونچ جائے گا۔ کیونکہ ڈرکوس کمپنی کو دار الخلافہ کے اس حصہ مین بھی پانی بہم پہونچانے کا اجارہ دیا گیا ہے اور وہ عنقریب نالیان کہودنے اور نل بچھانے کا کام ختم کریگی۔ ٹرامو۔ے کمپنی نے سنہ ۱۸۸۵ء سے اپنے سلسلہ کے ساتھ ایک اور لائین ایزاد کردی ہے جو غلطہ اور بچیلی کے درمیان جاری ہے۔ اس اضافات پیرا کے ان محلات کے مالکان مکانات وغیرہ کو بہت فایدہ پہونچا ہے جنکی جایداد کی قیمت یک لخت بہت بڑہ گئی ہے۔

جدید استنبول کمپنی شہر کے گلی کوچون اور مکانات مین بہ نسبت سابق ارزان شرح پر روشنی مہیا کرتی ہے

قسطنطینہ کی تجارتی قدر و منزلت مین فروغ

اوس کام کا بھی جو ایکلیئے سلطان عبد الحمید کی ذات بابرکات سے ظہور مین آیا ہے بالتشریح بیان کرنا میری رائے مین نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ بندر قسطنطینہ کی زمانہ آیندہ کی تجارت پر بہت بڑا اثر ڈالنے والا ہے۔ یہ کام کیا ہے ؟ دریائے فرات کی دہارے کا درست کرنا جس کا کل خرچ صرف خاص سے کیا گیا ہے یہ دخانی جہازون کی آمد و رفت کی دوہری لائین قایم کرنے کا مسئلہ تہا ایک موصل (واقع ایشیائے کوچک) بغداد اور بصرہ کے درمیان دریائے دجلہ اور شط العرب پر اور دوسرے مسکینی اور اجرہ کے درمیان دریائے فرات اور شط العرب پر۔ اس کام کے پہلے حصہ مین تو چندان مشکلات در پیش نہ آئین مگر مسکینی اجرہ لائین پر دونون شہرونکے درمیان جہازات کی باقاعدہ آمد و رفت کیلیئے تقریبًا دریائے فرات کا وہ تمام حصہ جو ہندق اور مسنون پر واسکے درمیان ہے نئے سرے سے درست کرنا ضروری تہا۔ ۱۵۰ کیلومیٹر کی لمبائی مین دریا موسم گرما مین تقریبًا خشک ہو جاتا ہے اور سارا پانی نہر ہندق مین چلا جاتا ہے۔ یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء سے لیکر یکم اکتوبر ۱۸۹۱ء تک ایک برس کے عرصہ مین دریا اپنی پرانی گذرگاہ مین لایا گیا۔ اور ایک پہاڑدار بند جسکی عمارت مین ۳۰ ہزار مکعب فٹ پتھر چٹان اور ٹٹین صرف ہوئین بنایا گیا جو فرات کو اپنی پرانی گذرگاہ اور دہاری مین بہنے پر مجبور کرتا ہے اور اس مین سے صرف اتنا ہی پانی باہر آتا ہے جتنا کہ نہر ہندق کیلیئے ضروری ہے۔ ان عظیم الشان کامون کا فوری نتیجہ تو یہ ہوا کہ سنجق حلہ کی خوبصورت نخلستان طغیانی سے محفوظ ہو گئی۔ مگر اس نتیجہ کا اگر اوس تجارتی فوقیت اور مفاد کے ساتہہ مقابلہ کیا جائے جو انکی وجہ سے قسطنطینہ کو حاصل ہوا۔ تو اوسکی کوئی حیثیت نہین رہ جاتی۔ دریائے فرات کی قابل جہاز رانی دہاری سے جو برجیک سے شروع ہوتی ہے ملجانے کے باعث قسطنطینہ اب نہ صرف تجارتی مال و اسباب بلکہ مسافرونکو عبور کرانے کے لحاظ سے بھی نہر سویز سے غالبانہ مقابلہ کر سکتا ہے کیونکہ مغرب اور رو بہ مشرق کے درمیان

ؔ بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۔ رہ سکین اور ایک شفاخانہ بنائے جانیکا حکم نافذ فرمایا ہے یہ دونون تیار ہو چکے ہین نیز مسجد نبوی علی صاحبہا التحیۃ والسلام کے قرب و جوار کے محلون مین پختہ بازارین اور موریان بنائے جانیکے لیئے ۲۰ ہزار پیاستر عطا کیئے ہین یہ سب کام اور عمارتین ۱۸۹۲ء کے حج سے پہلے ختم ہو جاوین گی۔ از لیونٹ ہرلڈ (مترجم)

علاوہ برین تار برقی کو جو سلطنت عثمانیہ مین کچہہ کم نہین ہے ہر مہینے کئی سو میل کی وسعت دیجا رہی ہے اور اب کوئی ایسا ضروری مقام کل قلمرو مین نہین ہے جہان تار نہ پہونچا ہو۔ ہر ہفتہ ان ترقیات کی نسبت جو خبرین موصول ہوتی ہین وہ اخبار وکیل امرتسر کے اسلامی خبرونکے کالمون سے معلوم ہو سکتی ہین جو بالالتزام خاص ترکی کے اخبارات سے یہ خبرین اقتباس کرتا ہے (مترجم)

جو نہایت ہی سیدھا راستہ ہے وہ اسکی کلید ہے چند ہی برسوں میں قسطنطنیہ وادی فرات و دجلہ اور زیریں حصہ ایران کی تجارت و بیوپار کی جواون کے متصل ہے کنجی ہوجائے گا۔ یہ ہیں وہ بیش قیمت فایدے جو دریائے فرات و دجلہ کے دھارے کی درستی اور ترتیب سے ٹرکی کو حاصل ہوتے ہیں*

کارخانجات ریشم

بروصہ۔ بلدجیک۔ ازنکہ۔ گملہ۔ بیودینیا اور دیگر مقامات ولائیت خداوندگار کے ریشمی سوت کے کارخانون میں کسی وقت دس ہزار آدمی کام کرتے تھے اور اونکی سالانہ پیداوار ریشم کے کویون کی بیس لاکھ کیلوگیرام (کیلوگیرام = ۲۰۴۶ر۲ پونڈ یا ۱۵۴۳۲ر۳۴ گرین کے) ہوتی تھی جسکی عمدگی کو یورپ کے ریشمی پارچات کے کارخانہ دار ایسا سراہتے تھے کہ وہ اسے فی کیلوگیرام ایک سو بیس فرانک (۹۶ روپیہ) کو خریدتے تھے*

ریشمی کیڑون کی پرورش

مگران قدرتی بواعث میں سے ایک کی وجہ سے جو تمام انسانی حساب و شمار اور اندازہ قیاس سے باہر ہیں یعنے ریشمی کیڑون کی وبا سے جو ولائیت خداوندگار میں تیس برس ہوئے سے پہلی پہل نمودار ہوئی اور جسکے اندفاع کی اسوقت کوئی علمی تدبیر معلوم نہین تھی۔ ریشمی کیڑون کی پیدایش یہانتک گھٹ گئی۔ کہ کویونکی پیداوار صرف چار لاکھ کیلوگیرام تک آرہی شہتوت کے درختون کے باغات تباہ اور کارخانے بند کردئیے گئے۔ اسی وجہ سے سلطان المعظم نے اس صنعت کو فروغ دینے کے لئے حکم دیا کہ پاسچر صاحب کے طریقہ کے مطابق ریشمی کیڑون کی پرورش کیجائے چنانچہ اس تدبیر سے ریشمی کیڑون کی نسل نہ صرف بالکل تباہ ہونے سے ہی بچگئی۔ بلکہ اوس میں بتدریج ایسی ترقی ہونی شروع ہوگئی ہے کہ ۱۸۹۲ء میں کویون کی پیداوار ولائیت خداوندگار میں ۱۷ لاکھ کویون تک پہونچگئی۔ اور یہ ترقی اب انشاء اللہ العزیز سلسلہ حسابیہ کے مطابق روز بروز زیادہ ہوتی جاویگی*

میں یہان یہ بیان کردینا مناسب سمجھتا ہون کہ عثمانیہ تجارت کی ترقی کو اندرونی پابندیون سے بچانے کیلئے سلطان المعظم نے کمال دانائی، و عقلمندی اور اپنے پرانے تجربہ سے کام لیکر دو برس ہوئے کہ

ملہ دریائے سیحون کے نالہ کو اوسکے دھانہ سے لیکر شہر آوانہ تک جہاز رانی کے قابل بنانیکے لئے نقشجات مکمل ہو چکے ہین اور وہ منظوری کیلئے بابعالی میں بھیجدیئے گئے ہین۔ از لیونٹ ہرالڈ ۔ ۴ دسمبر ۱۸۹۶ء ۔ مترجم*

اندرونی محصول چنگی کے موقوف کردینے کا جو ایک ولائیت کی پیداوار کے دوسری ولائیت مین لیجائے
جانے مین سخت حارج تھا حکم دیا اور صرف دس فیصدی کا ٹیکس ممالک اجنبیہ کے اوس اسباب پر جو ممالک عثمانیہ
مین آوے یا سلطنت عثمانیہ مین سے گذرنے اور دیسی پیداوار کے اوس اسباب تجارتی پر جو ممالک غیر کو جاتا ہو رہنے دیا ،

زراعتی بنک

خداوند کریم سلطان عبدالحمید کی عمر و اقبال مین جسنے زراعتی بنک قایم کیا برکت دے ۔ آج اوسکی طفیل
کسان سودخوارون کے پنجون سے آزاد ہوگیا ہے ۱۸۸۳ء مین اعلیحضرت کی توجہ اس قابل رحم حالت کیطرف
منعطف ہوئی اور اس سے اونکے دل مین وہ خیال نشو ونما پا گیا جو زراعتی بنک کے قیام سے منصۂ ظہور مین
آیا ۔ پرانے سیونگز بنک اپنا سرمایہ ان ہرطرح کی اجناس اور پیداوارون کی فروخت سے بناتے تھے جنکو زراعتی
آبادی بغیر کاشتکار کفایت شعاری کرکے ہر فصل کی ضروریات پورا کرنے کے بعد بچاتے اور ان بنکون کے
سپرد کردیتے تھے زراعتی بنک کے لیئے اب اس جنسی ادائیگی کے عوض تمام عشرون پر دو فیصدی کا زائد ٹکس
لگا یا گیا ہے ۔ مگر جس وقت بنک کا سرمایہ ایک ایسی معتدبہ رقم مین ہوجاوے گا کہ وہ اسکے ذریعہ سے پوری
تیقن کے ساتھ زمانہ آیندہ کی تمام ممکن الوقوع ضروریات کو پورا کرسکنے کے قابل ہوجاویگا تو جن لوگون نے
یہ زائد ٹیکس ادا کیا ہوگا ان کو واپس ملجاویگا ۔

زراعتی بنک چھ فیصدی سالانہ سود پر چھوٹی سے چھوٹی رقم سے لیکر ڈیڑھ سو ترکی پونڈ تک کسی میعاد
کے لیئے جو تین اور دس برس کے درمیان ہو قرض دیتا ہے ۔ مگر اس چھہ فیصدی کے علاوہ ایک فیصدی
رجسٹری کے خرچ کیلئے قرض لینے والے کو دینا پڑتا ہے ۔ بنک لوگون کا روپیہ بھی امانت رکھتا ہے جسپر
وہ چار فیصدی سالانہ سود ادا کرتا ہے ۔ استنبول مین اسکا صدر مقام ہے ولائیتون (صوبون) کے دار الامارت
مین اسکی شاخین ہین سنجقون (اضلاع) کے صدر مقامات مین اسکی ایجنسیان ہین اور پرگنون کے صدر مقامات
مین محض دفتر ہین شاخون اور ایجنسیون کو اپنے اپنے علاقہ مین کاشتکارون کے چندہ سے روپیہ بہم پہونچتا
ہے اور وہ ان چندہ دہندگان کے سوا اور کسی کو قرض نہین دیتین ۔

ایوان تجارت قسطنطنیہ کے اخبار مورخہ ۲ اپریل ۱۸۹۲ء کا یہ مضمون خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور اسی
لئے مین اوسے یہان نقل کرتا ہون ۔

قسطنطنیہ کے ایوان تجارت زراعت و حرفت کو سنہ ۱۳۰۷ ہجری (یعنے از یکم مارچ لغایت ۱۹
فروری ۱۸۹۲ء) کی بابت زراعتی بنک کی کارگذاریونکی رپورٹ اور نفع نقصان کا تختۂ حساب

موصول ہوا ہے ہم اپنے ناظرین کے مطالعہ کیلیے اس انسٹی ٹیوشن کے تختہ حساب کی اعداد جسکی فلاح وبہبود کا اوس کے ابتدائے قیام سے ہمین بڑا خیال رہا ہے پیش کرتے ہین۔

اس بنک کی ڈائرکٹرون اور منیجنگ بورڈ نے اوسکی قایم ہونے کی وقت سے برابر نہایت ہی مستعدی دکھلائی ہے اور ذہانت اور عملی واقفیت کی اعلے ثبوت دیدیے ہین جنکی بدولت یہ بنک اسی طرح کے اعلا سے اعلے اجنبی بنکون کے ہم پلہ ہوگیا ہے۔

یہ سچ ہے کہ وہ دہقانی بنک جو رئفسن وغیرہ وغیرہ کے طریق پر قایم کیئے گئے ہین اور جو جرمنی روس۔ اٹلی۔ فرانس اور دیگر ممالک مین بکھرے ہوئے ہین انکا مدعا زرعتی ساہوکارون کے فوایدکو دہقانی آبادی کی تمام جماعتون مین پہیلانے کا ہے۔ مگر عثمانیہ زرعتی بنک آج ایسے طریقہ اور اہتمام سے قایم کیا گیا ہے جو اوسی کیلئے خاص ہے اور جو چند ایک فروعی ترمیمون کے ساتھ دیگر ممالک کیلیے نمونہ کا کام دیگا اور لاریب اس امر کا فخر اور عزت ہمارے شہنشاہ ہز امپیریل میجسٹی سلطان عبد الحمید خان ثانی کو ہی حاصل ہے۔

اس وقت قلمرو عثمانیہ کے مختلف حصون مین زرعتی بنک کی ۵۹ شاخین اور ۲۳۴ انجمنیان ہین جن مین سے تین شاخین اور ۲۳ انجمنیان سنہ ۱۳۳۰ ہجری کے دوران مین قایم کیگئی تہین۔

سنہ ۱۳۳۰ ہجری کے اخیر پر اس کا سرمایہ ۲۹ کروڑ ۱۹ لاکھ ۴۱ ہزار ۹ سو ۶۴ پیاستر (پیاستر = ۲/۱۷۶ پنس) تہا۔ سنہ ۱۳۳۱ھ مین اس سرمایہ مین ۶ کروڑ ۷۳ لاکھ ۸۶ ہزار ۳۰ پیاستر بدین تفصیل اضافہ ہوئے۔ حاصلات ٹیکس تعلیم عامہ جو بنک کو واجب الوصول تھے ۶۷۵۸۹۴۲۰۴ پیاستر۔

سود سے بنک کو حاصل ہوئے . .. . پچاس لاکھ ساٹھہ ہزار سات سو ایک پیاستر

رسوم رجسٹری .. .. چہہ لاکھ ۴۴ ہزار ۳ سو ۸۵ پیاستر۔

اور باقیماندہ رقم جو تقریبًا .. .. .. ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ۶۳ ہزار پندرہ ہے ان بنکونکی رقم یافتنی تہی جو بنا کردیئے گئے۔ پس کل سرمایہ ۳۵ کروڑ ۷۳ لاکھ ۲۳ ہزار ۵ سو ۷۶ پیاستر ہوا۔

سنہ ۱۳۳۱ ہجری مین کل خرچ ایک کروڑ ۸ لاکھ ۰ ہزار ۸ سو ۰۴ پیاستر ہوا۔ ان مین سے ۴۸۷۲۱۷۵ پیاستر بنک کی اخراجات کارکردگی پر خرچ ہوئے جو شاخون اور انجمنیون کی تعداد اور اس مشکل قسم کے کام کے مقابلہ مین بہت تہوڑی رقم ہے ۰۸۷۸۶۲۱ پیاستر زرعتی اغراض کے مفاد پر خرچ کئے گئے ۴ ۵۳۸۴۲ سڑکون۔ شارع عامون اور زرعتی انسپکٹرون پر صرف ہوئے اور ۱۳۴۰۹۱۸ مختلف دیگر ضرورتون پر سنہ ۱۳۳۱ ہجری مین کاشتکارون کو ۱۲۰۰۶۷۰۹ پیاستر قرض دئیے گئے جو اگر ان پہلے منظور شدہ قرضون

کے ساتھ شامل کردیے جاوین جنکا دینا سابقہ معاملات مین بنک منظور کرچکا تھا تو بنک نے دو برس کے عرصہ مین جو قرضے دیے اونکی تعداد ۹۱۲۱۹۸۳۰۷۱۱ پیاستر ہوجاتی ہے۔ تاریخ قیام سے اخیر ۱۳۲۰ ہجری تک یعنی تین برسون مین بنک نے بارہ کروڑ، ۳۰ لاکھ، ۸۹ ہزار، ۹ سو ۵۵ پیاستر مزارعین کو قرض دیے اس امر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ زراعت کو بہت بڑی امداد دیگئی ہے۔ خاصکر ان مقامات مین جہان خاندان کے خاندان قحط سالیون مین سودخوارون سے صرف ایک ایک سو پیاستر قرض کے لینے کی بیوقوفی کر بیٹھنے کی بدولت تباہ ہوئے جاتے تھے۔ یہ ہم بتا چکے ہین کہ ۱۳۲۱ ہجری مین بنک کا سرمایہ ۶۱۳۷۸۶۹۳۰ پیاستر بڑہا اور اسی سال مین مقبولہ قرضونکی تعداد ۴۰۷۶۰۰۱۲ تھی پس اس سے بخوبی ثابت ہو کہ بنک مین روپیہ کی آمد و شد کا کام بڑی باقاعدگی سے ہورہا ہے اور اوس مین وہ تمام باتین پائی جاتی ہین جو ایک ہونہار اور مضبوط بنک مین ہونی چاہیئین۔ یہ سچ ہے کہ چونتیس کروڑ چالیس لاکھ پیاستر کے نام نہاد سرمایہ کے مقابلہ مین جسے بنک نے ۱۳۲۱ ہجری کے اخیر تک خرچ کیا منظور شدہ قرضونکی تعداد بہت تھوڑی معلوم ہوتی ہے۔ مگر ساتھہ ہی یہ خیال ضرور رکھ لینا چاہیئے کہ قابل الوصول قرضہ کی تعداد صرف چودہ کروڑ تیس لاکھہ پیاستر ہے جن مین سے ۲½ کروڑ پیاستر جو ٹیکس تعلیم عامہ کے عشرون کی بابت ہین صرف ۱۳۲۱ ہجری مین داخل بنک ہونگے اور ایک کروڑ چھتیس لاکھ پیاستر حکام بالا کے حکم کی رو سے بطور ریزرو فنڈ کے محفوظ کئے گئے ہین۔ باقیماندہ رقم دس کروڑ پچاس لاکھ پیاستر مین سے جو رقم بنک کی اختیار مین تھی ۹ کروڑ سے زاید منظور شدہ قرضون کے دینے مین صرف کیے گئے اور ایک کروڑ پچاس لاکھ پیاستر شاخون اور ایجنسیون کے پاس نقد موجود رہ گئے جن کی فی شاخ متشکل سے ۲۵ ہزار پیاستر اوسط بیٹھتی ہے قومی زراعت کے مفاد مین مندرجہ ذیل رقوم خرچ کیگئین:-

مد	رقم
زراعتی مدرسہ بمقام ہلکی	۲۴۰۹۳ ۱۳/۴۰
" " " سالونیکا	۱۰۵۰۸۵ ۸/۲۵
" " " بروصہ	۲۹۱۱۸ ۹/۱۴
زراعتی فارم بمقام انگورا	۶۱۱۸۴
" " " ادانہ	۳۲۵۶۰
" " " ارض روم	۹۳۷۶ ۱/۱۰۰
" " " حلب	۷۱۳۵۴ ۱/۴
" " " سیواس	۲۷۱۳۲ ۳/۴۰
زراعتی فارم بمقام دمشق	۴۰۹۵۱ ۱/۱۰
" " " کونیہ	۵۸۰۹۲ ۳/۱۰
چودہ طالب علمونکا خرچ جو زراعتی تعلیم کیلئے فرانس بھیجے گئے	۱۳۰۹۱۹ پیاستر - ۱۴ پارے
تخم جو کاشتکارون مین تقسیم کرنیکے لیے یورپ و امریکہ سے خرید کیے گئے	۶۲۷۹۴
ایکسو تھرمامیٹرونکا خرچ جو ریشمی کیڑے پالنے والون مین تقسیم کیے گئے	۲۲۵۰
جنرل بورڈ آف ایڈمنسٹریشن نے ٹڈیون کے مروانے پر جو کو چاک چکی ہین کھیتونکا نقصان کرتی تھین اور تیسرے و چوتھے حلقہ کی میونسپل حدبندیون پر خرچ کیا	۳۳۲۵
میزان	۱۳۰۷۷۴۱ - ۵

اس رقم کے علاوہ جنرل بورڈ آف ڈائرکٹرز نے بہی شاخون کو بڑیون کے مرمت کے کام کے لیئے ۲۵۱۷۰۰ پیاستر کا ایک زائد فنڈ قایم کرنے کا اختیار دیا۔

بنک کو کام کے اچھی طرح سے چلنے کا امتحان کرنے کے لیئے جو انسپکٹر سنہ ۱۳۳۱ ہجری مین مقرر کیئے گئے تہے اونہون نے بہت سی شاخون اور ایجنسیون کا معائنہ کرنے کے بعد رپورٹ کی کہ قرضون کے دینے اور فرائض کی انجام دہی مین نہایت ہی مکمل باقاعدگی برتی جاتی ہے۔ مگر ساتھ ہی اونہون نے چند ملازمانکی بد اطواری کی شکایت کی کہ اون کا رویہ قرض لینے والون کے ساتھ اچھا نہین ہے۔ جسپر وہ ملازمت سے برطرف کئیے گئے۔ اور اون کے ساتھ قانونی سلوک کیا گیا۔ اور اس معاملہ کو دوسرون کے لیئے عبرت بنانے کے واسطے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان نالایق ملازمون کے نام شایع کیئے جاوین۔ اور ساتھ ہی وجہ برطرفی درج کیجاوے۔ اور ہر ایک شاخ اور ایجنسی مین اسکی ایک ایک نقل روانہ کیجائے۔

شاخون اور ایجنسیون کے عہدہ دارون کو لین دین کے متعلق قرضہ گیرندگان کی قانونی ناواقفیت کے فایدہ اوٹھانے سے روکنے کے لیئے انتظام کیا گیا تہا کہ جو جو اخراجات قرض گیرندہ کو لازمی طور پر کرنے پڑتے ہین۔ انکی چھوٹی سے چھوٹی رقم تک عام فہم اعلانات کے ذریعہ سے جن کو ہر طبقہ کے لوگ سمجھہ سکین حتی المقدور کل ملک مین مشتہر کی جاوے۔

مزید برآن بدین خیال کہ قرض گیرندگان کو اون غلطیون کے درست کرانے کے واسطے جو مختارون (بمنزلہ تحصیلدار) سے اونکی کاشتکاری کی حیثیت کو مصدق کرنے کے لیئے سارٹیفکٹ دینے مین عموماً ہو جاتی ہین۔ اپنے اپنے گانون کو واپس جانا پڑتا ہے۔ اور اسطرح انکا بڑا وقت ضایع ہو جاتا ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ڈائرکٹرون کی نگرانی مین اس قسم کے سارٹیفکٹ چھپوا کر مختارون کے پاس بھیجدیئے جاوین تاکہ وہ حسب ضرورت اونکی خانہ پوری کر کے قرض کے خواہان کاشتکار کو دیدیا کرین۔ ان سرٹیفکٹون کے نیچے ضروری ہدایات بھی درج کردیگئی ہین کہ بنک سے قرضہ لینے کے لیئے یہ ضوابط ملحوظ رکھنے چاہئین۔

یہ امر بھی قابل بیان ہے کہ لوگون کو بنک مین ہر روز روپیہ جمع کرانے کی عادت ہی۔ یہ تو ہم سب جانتے ہین کہ بنک جمع کنندگان کو چار فیصدی سالانہ سود دیتا ہے۔ سنہ ۱۳۳۱ ہجری مین ان امانتون کی تعداد ۶۷/۱۰۰ ، ۲۳۷ ، ۳۶۲۲ پیاستر تھی جو ابتداءً ہی ایک معقول رقم ہے۔ بخصوصاً ایسے مقامات مین جہان پس انداز کرنے کا عام دستور نہین ہے۔ بنک نے اس ذریعہ سے اور اس سود کے ذریعہ سے جو ایجنسیون مین دیئے ہوئے منظور شدہ قرضون سے حاصل ہوا کل رقم ۵۹۲۴۴ پیاستر ادا کی۔

منجملہ ان وقفی ارضی جایدادون کی جن کا حق فروخت بنک نے اپنے تین لاکھ سات ہزار آٹھ سو پانچ پیاستر

چودہ پارہ کے قرضون کی وصولی کے واسطے بذریعہ نیلام عام حاصل کیا ہے دیہاتی جایداد دو لاکھ ۹۲ ہزار ۳۱ پیاستر ۴۹ پارے کی مالیت کے کسی ٹرھیا بولی کے نہ ملنے کی وجہ سے زرعتی بنک کے نام منتقل کردیگئی ہے۔

سنہ ۱۳۳۰ ہجری مین بنک نے ہیڈ ٹیکس کلکٹر سے ان ٹیکسون کی حیثیت مین جو بنک کو واجب الوصول تھے ۵۰۴۴۷۷۰۳ پیاستر ۱۵ پارے کی قیمت کی اجناس فروخت کین اور باقی اوسکی تحویل مین ہین۔

دوسری طرف بنک نے قانونی اخراجات۔ وکلا اور دوسری رسوم مین سال گذشتہ مین ۶۰ لاکھ ۲۵ ہزار چار سو ۶۲ پیاستر ۲۶ پارے خرچ کیئے۔ اس رقم مین سے کسی نہ کسی وجہ سے ۴۶۱۳۴۲ پیاستر بنک نے نیچے اوپر حاید کیئے اور باقیماندہ ان مقروضون پر حاید کیئے گئے جو پہلے ہی سنہ ۱۳۳۰ ہجری سے ۹۱۸۸۷ پیاستر ۲۲ پارے کر اس فنڈ کے مقروض تھے۔

ان کارگذاریون اور کامون کے علاوہ زرعتی بنک نے محکمہ تعلیم عامہ کیلیئے وصولیان در ادائیگیان کین اور وزارت صیغہ خزانہ کے لیئے ان ٹیکسون کو وصول کیا جو سڑکون اور شاہ راہون کی تعمیر کے لیئے واجب تھے۔

فرمان شاہی کے روسے چونکہ زرعتی بنک کے ڈائرکٹرون کو اپنے اخراجات کی بجیٹ بڑھادینے کا اختیار مل گیا ہے اس لیئے افسرون کے سٹاف اور نیز منافع کی بیشی کیوجہ سے سالانہ کارروائیون کا تختہ حساب ہر سال تیار ہو سکیگا۔

زرعتی مدارس

سنہ ۱۹۱۰ء سے ٹرکی کے زرعتی مدارس تعداد مین چار ہین۔ ایک استنبول کے قریب بمقام ہالکلی ہے اور دوسرے بمقامات سمرنا بیروت و بروصہ ہین۔ ان مدارس مین ہر ایک کے ساتھ ایک ایک زرعتی ماڈل فارم بھی ہے جن کا یہ فایدہ ہے کہ کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تعلیم بھی ملتی جاتی ہے اور ایک شق دوسرے شق کو واضح کرنے مین مدد دیتی ہے۔

ان زرعتی مدارس کے ساتھ ملے ہوئے ماڈل فارمون (کھیتون) کے علاوہ اور دوسرے فارم بھی ہین جن سے ملک کی زرعت کو بڑی بھاری امداد ملتی ہے۔ خاص تاریخ کے محالون پر ہر ایک کا ہینت در اصل ایک ایک ماڈل فارم ہے جن مین کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہین ہے۔

جنگلات

جنگلی درختونکی کاشت اور تربیت ملک کی زراعتی انتظام سے متعلق ہے اور یہ اوسکی نہایت ہی فایدہ بخش شاخون مین سی ایک شاخ ہے۔ یہان اس معاملہ مین بھی سلطان عبدالحمید ہی بادی و مبتدی ہین اور وہی اس محکمہ کے قایم کنندہ ہین کیونکہ محکمہ جنگلات عثمانیہ انہی کے عہد حکومت مین پیدا ہوا ہے درختون کو اُڑجانے کی ممانعت اور نیز کوئیلہ بنانے والون اور گڈریون کو جنگل کے جنگل اس امر کے لیے کاٹ دینے سے کہ اون کو چند من کوئیلون کی حاجت ہی یا وہ اپنے گلون کے لیے چراگاہ درست کرنا چاہتے ہین روکنے کی تدابیر کے طفیل ٹرکی کے اس محکمہ مین کوئی ایسی کمی نہین رہگئی کہ اوس کے لیے وہ دوسری قومون کی محکمجات جنگلات پر رشک و حسد کرے۔

ٹرکی مین جنگلون کا رقبہ ایک کروڑ ۵۹ لاکھ ۵۵ ہزار ایک سو ۹۲ دونیم ہے یعنی قلمرو عثمانیہ کا ۱/۲۲ حصہ ہے قلمرو عثمانیہ سے یہان ہمنی صرف یوروپین ٹرکی کی صوبجات صوبہ ہائی اناطولیہ اور شام مراد لیئے ہین ان جنگلون مین پندرہ قسم کے درخت موجود ہین جو صنعت و حرفت کیلئے ایک دوسرے سی بڑھ چڑھ کر کارآمد ہین۔ ان درختونکی بڑی بڑی قسمین یہ ہین:

بلوط۔ اخروٹ۔ چیل۔ چنار۔ صنوبر۔ سرو۔ لیمون۔ شاہ بلوط۔ خرما اور زیتون۔ زمانہ آیندہ مین سلطنت عثمانیہ جس مین یوروپ کی منڈیون مین بھیجنے کے لیئے ہر قسم کی قیمتی لکڑیان بہ افراط موجود ہین شاہی خزانہ کی امداد کیلئے اس قدرتی ذخیرہ سے جو موجودہ فرمانرواکے وقت تک ایسا دبا ہوا پڑا تھا کہ اس سے ایک حبہ کی منفعت نہین ہوتی تھی بہت بڑا فایدہ حاصل کرے گی ✤

محکمۂ زراعت و معدنیات و جنگلات

ہم ذیل مین معدنیات و جنگلات کی وہ آمدنی درج کرتے ہین جو سنہ ۱۳۱۰ ہجری (سنہ ۱۸۹۳و۹۴ء) مین کہ الغایت ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء کو ختم ہوا اور سنہ ۱۳۰۹ ہجری (سنہ ۱۸۹۲و۹۳ء) مین ہوئی اس سی واضح ہو جائے گا کہ سنہ ۱۳۰۹ ہجری کے مداخل یا محاصل مین ۴۷ فیصدی یعنی ۱۱۶۲۵۲۸۲ پیاسٹر یا ایک لاکھ ۱۶ ہزار پونڈ ترکی (قریبا ۲۳ لاکھ روپیہ) کی بیشی ہوئی جن مین سے ۴۲۵۹ پونڈ محکمہ جنگلات سی ۹۶۰۰ پونڈ حقوق معادن سی اور ۵۹۱۸۰ پونڈ ان معادن کی پیداوار سے جن پر سرکار کی طرف سی کام کیا جاتا ہے حاصل ہوئے۔

یہ بے نظیر اور شاندار نتیجہ ہی بنفسہ محکمہ (یا وزارت) زراعت و معدنیات و جنگلات کے قیام کی جو ہر ایک شخص جانتا ہے کہ فقط سلطان عبد الحمید کی سعی و کوشش سے عدم سے ظہور مین آیا ہے سب سے بہتر تعریف ہے۔

محاصل جنکا اندازہ لگایا گیا

	سال ماسبق کی بابت (پیاستر - پارے)	۱۳۰۹ھ مین (پیاستر - پارے)	میزان (پیاستر - پارے)
از یکم مارچ تا اخیر فروری ۱۳۰۸ھ	۷۸۶۴۷۹۳ - ۲۷	۲۵۰۰۳۵۳۱ - ۵	۳۲۸۹۸۳۲۴ - ۱۳
〃 〃 〃 ۱۳۰۹ھ	۳۶۹۰۶۱۱ - ۲۶	۲۰۱۴۹۶۰۵ - ۳۰	۲۳۸۴۰۲۱۶ - ۱۶
اضافہ	۴۱۷۴۱۸۱ - ۲۱	۴۸۲۳۹۲۵ - ۱۶	۹۰۲۸۱۰۶ - ۳۷

محاصل جو واقعی وصول ہوئے

	سالہائے ماسبق مین	۱۳۰۹ھ مین	میزان
از یکم مارچ تا اخیر فروری ۱۳۰۸ھ	۹۲۲۷۴۳۰ - ۳۱	۲۶۷۸۰۳۹۷ - ۵	۳۶۰۰۷۷۹۷ - ۳۶
〃 〃 ۱۳۰۹ ہجری مین	۲۸۲۹۵۹۵ - ۳۴	۲۱۵۵۲۹۱۹ - ۲۲	۲۴۳۸۲۵۱۵ - ۱۸
اضافہ	۶۳۹۷۸۳۴ - ۳۷	۵۲۲۷۴۴۷ - ۸۱	۱۱۶۲۵۲۸۲ - ۱۸
اضافہ پہلے چھ ماہ مین	۴۸۱۷۶۸۳ پیاستر	۹۳ پارے	
〃 دوسری ششماہی مین	۶۸۰۷۵۹۸ پیاستر	۲۵ پارے	
میزان	۱۱۶۲۵۲۸۲		۱۸

اضافہ کی دوسری تقسیم

آمدنی جنگلات - ۹۶۹۵۴۳۷۴ پیاستر - ۶۶ پارے - معدنیات جن پر سرکار کیطرف سے کام ہوتا ہے ۱۸۹۸۱۵۹۱ پیاستر - ۲۲ پارے

معدنیات جنکا اجارہ دیا گیا ہے ۱۳۳۰۹۶ پیاستر ۳۰ پارے   میزان ۱۱۶۲۵۲۸۲ پیاستر   ۱۸ پارے۔

۱۳۰۸ھ مین وزارت صیغہ مال کو ادا کیے گئے ۱۲۳۸۹۴۰۱ پیاستر — ۱۷ پارے۔

۱۳۰۹ھ مین 〃 〃 〃 ۱۶۹۹۵۲۴۲ 〃 — ۲۸ 〃

اضافہ ۴۶۰۵۸۴۱ 〃 — ۱۱ 〃

پس ۱۳۰۹ھ مین بمقابلہ ۱۳۰۸ھ و ۱۸۹۲-۹۳ء کے جس برس مین کہ کل سالہائے ماسبق کی نسبت سب سے زیادہ آمدنی ہوئی تھی، ۳۷ فیصدی کی بیشی ہوئی۔

کریڈیٹ اموبلئیر (لوگون کو روپیہ قرض دینے کیواسطے بنک)

ان مبارک الہامات مین سے جو سلطان المعظم کو ہوا کرتے ہین ایک کی بدولت کریڈیٹ اموبلیر۔ بغیر ان لوگون پر کسیطرحکا بوجھ ڈالنے کے جو اوس کے سرمایہ مین شریک ہوئے ہین۔ اور بغیر اوس جوکھم لینے سٹاک اور ایکسچینج (سلطنتون اور کمپنیون کے قرضونکی دستاویزات اور تبادلے) کے نرخون کے گھٹاؤ بڑھاؤ کے خطرات کا کوئی اندیشہ رکھنے کے جس کے نقصان رسیدونکی یوروپ مین ہر ایک شخص بے تعداد حیرتناک مثالین دیکھ چکا ہے نہایت ہی سیدھی سادی وضع مین قایم ہوا ہے۔

یہ پہلے قسطنطنیہ کا سیونگز بنک تھا۔ اور اب بھی ہے۔ اضافہ فقط یہ ہوا ہے کہ اشیٔ وقعی (غیر منقولہ) جایداد کے رہن پر قرضے دینے کا اختیار دیا گیا ہے وہ اپنے روپے کو جو اوس کے پاس امانت رکھا گیا ہے بجائے سٹاکون پر لگانے کے جو ہمیشہ کم و بیش غیر مستقل رہتے ہین وقعی اور اصلی جایداد پر لگاتا ہے جو یقینی چیز ہوتی ہین۔ اور جو دوسری چیزونکی نسبت جن پر روپیہ لگایا جاتا ہے قیمتون کے اچانک گھٹاؤ سے کہ اون مین بغیر کسی ظاہری یا اصلی باعث کے اکثر واقع ہوتا رہتا ہے بہت زیادہ محفوظ ہوتی ہین۔ اس وقت کریڈیٹ اموبلئیر کا سرمایہ دس لاکھ ترکی پونڈ معین کیا گیا ہے۔ جن مین سے ساڑھے چار لاکھ پونڈ سول پنشن بنک نے دیئے ہین۔ باقی سٹیٹ (سرکاری) لاٹری سے بہم پہونچائے گئے ہین۔ مگر حسب ضرورت یہ سرمایہ بتدریج ۲۰ لاکھ ترکی پونڈ تک بڑھا دیا جاوے گا۔

ترکی قرضہ

ترکی قرضہ کے تصفیہ کیلئے قرضخواہون سے اعجاز نما عقلمندی اور ایسی نیک نیتی سے گفتگو کیگئی کہ وہ سچے دل سے سلطان کے ثناخوان ہوگئے اور ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کو یہ معاملہ طے ہوگیا اوس وقت کل قرضہ کی تعداد ۲۵ کروڑ ۲۴ لاکھ بانوے ہزار پونڈ تھی۔ سابقہ بادشاہون کے قرضے (از ۱۸۵۴ء لغایت ۱۸۷۵ء) بمعہ قرضہ ترکی حصص جو بٹہ ہوتی پر فروخت ہوتے تھی (اس قرضہ کا اون ریلونکی جنہین رومیلیا ریلوے کی اجارہ دار کمپنی نے سلطنت عثمانیہ مین تعمیر کرنا تھا بحساب فی کیلومیٹر ۱۴ ہزار فرنیک کی سالانہ آمدنی پر اوسط پھیلا کر اندازہ لگایا گیا تھا) ۲۱۸۴۳۹۵۱۰ پونڈ تھے اس رقم مین سے سود کی ادائیگی کے ملتوی کردیئے جانے کی تاریخ تک ۲۵۹۴۷۸۳۵ پونڈ ادا کردیئے گئے تھے جس سے اونکی تعداد ۱۹۲۴۸۰۶۲۵ پونڈ رہگئی تھی۔ لیکن ستمبر ۱۸۷۵ء سے لیکر ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء تک کے سود کی بابت ۶۱۰۳۹۱۵ پونڈ کی عدم ادائی سے

قرضون کی تعداد تاریخ مؤخر الذکر کو رقم مذکورہ بالا یعنے ۲۵۴۲۹۲۰۰۰ ہوگئی تھی۔

اس عام قرضہ کے ساتھ مندرجہ ذیل قرضے بھی شامل کرلینے چاہئین:۔

(۱) ۸۵۹۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم جو غلطہ کے ساہوکارون سے ۱۸۸۰ء سے پہلے خزانہ کی شدید ضرورتون کیلئے مختلف اوقات مین برداشت کیگئی تھی اور جسکی ادائیگی کے لئے ۲۲ نومبر کے اقرار کی روسے نمک۔ تمباکو۔ مسکرات۔ اسٹامپ۔ ریشم اور حقوق ماہی گیری کے محاصل کی آمدنیان قرضخواہون کے سپرد کردیگئی تہین۔

(۲) ۸۰۲۵۰۰۰۰۰ فرنیک جو عہدنامہ صلح کے رو سے بطور تاوان جنگ روسکو واجب الادا تھے۔

(۳) ۲۶۷۵۰۰۰۰ فرنیک جو روسی سوداگرون کو اس نقصان کی بابت واجب الادا تھے جو انکو ۱۸۷۷-۱۸۷۸ء کی جنگ مین پہونچا تھا۔

معاہدہ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء سے اون دعاوی کا جو روس کے روعم پر ہون کوئی تصفیہ کرنے کا مدعا نہین تھا کیونکہ عہدنامہ برلن مین صاف طور پر درج ہوچکا تھا کہ تمسکی قرضخواہون کے دعاوی اون سے مقدم ہین اس لیئے اوس مین صرف عام قرضہ پر بحث کیگئی ہے اور اوس کے بھی بغرض سہولت دو مختلف حصے کردیئے گئے تھے۔ ایک حصہ خاص خالص قرضہ کا یعنے اون قرضون کا جو ۱۸۵۸ء و ۱۸۶۰ء و ۱۸۶۲ء و ۱۸۶۳ء و ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۲ء اور ۱۸۷۷ء مین برداشت کئے گئے اور دوسرا حصہ ترکی حصص ریلوے کا۔ پہر خالص قرضہ کی مندرجہ ذیل شاخین بنائی گئین:۔

(۱) مندرجہ بالا آٹھ قرضون مین سے جنکی میزان ۱۸۶۶۷۵۶۵۱۰ پونڈ تھی۔ ۱۸۹۳۴۰۶۰ پونڈ تاریخ التوا تک وقتاً فوقتاً ادا کیئے گئے۔ ۸۶۶۱۴۵ پونڈ کی اور مزید رقم جو اس وقت خزانہ مین موجود تھی منہا کردیگئی جس سے ان قرضونکی تعداد ۱۵۶۱۵۰۰۰ پونڈ رہگئی۔

(۲) شرطیہ تمسکون کی رقم جو اوس زرسود وغیرہ کی بابت جو ستمبر ۱۸۷۵ء تک واجب الادا تہا قرضخواہون کی حوالہ کیئے گئے تھے۔ اور جن کا نام رمضانی تمسکات رکھا گیا تھا کیونکہ سلطان المعظم نے ۷۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء یعنے ۹ رمضان ۱۲۹۲ ہجری کو اون کے جاری کیئے جانے کے واسطے حکم نافذ فرمایا تھا اور یہ رقم ۱۸۲۹۶۸۵ پونڈ تھی۔ ان دونون کی میزان جو ۱۹۰۹۸۵۶۵۰ پونڈ ہوتی تھی گھٹا کر ۸۲۸۵۲۲۲۹ کردیگئی جس سے ترکی کو اصلی زر قرضہ مین سے ۱۷ر۵۴۲ فیصدی کی معافی ملگئی۔ اور اوس تخفیف شدہ قرضہ پر ایک فیصدی سالانہ سود اس شرط پر مقرر کیا گیا کہ جون جون مالی حالت سنبہلتی جاوے ویسے ہی یہ شرح بتدریج چار فیصدی تک بڑھا دیجاوے۔ ترکی تمسکات چار سو فرنیک کے ۱۹۸۰۰۰ حصون مین منقسم تھے جنپر تین فیصدی سالانہ سود مقرر تھا اور ان تمسکات کے ۴۰ برسون مین چھ سالانہ اقساطون سے یعنی ہر سال کی یکم فروری

یکم اپریل۔ یکم جون۔ یکم اگست۔ یکم اکتوبر اور یکم دسمبر کو مباق ہوتی تھی۔ یکم اکتوبر ۱۸۸۱ء تک ۱۱ ہزار حصے یعنی ۴۴ لاکھ ۴۰ ہزار فرینک یا ۱۷۶۰۰۰ پونڈ مباق ہوچکے تھے۔ اور باقیماندہ ۵۱۱۴۰۰۰ ۳۱ پونڈ کی مالیت کے تمسکات ابھی قرضخواہوں کے پاس موجود تھے۔ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کی قرارداد کے روسے چارسو فرینک کے ہر حصہ کی قیمت گھٹا کر ۹۰ء ۱۵۸ فیصدی کردیگئی۔ اور وہ اپنی نئی شکل مین ایک سو اسی فرینک ۲۶ سنٹیم کی مالیت کا رہگیا۔ ترکی تمسکات کا جدید سرمایہ ۴۰۶ ۱۴۲۱۱ پونڈ مقرر کیا گیا۔ ان ترکی تمسکات کے حصے جو ہر دو احکام کی تاریخون کے مابین ظاہر ہوتی پر جاری کئے گئے تھے۔ اور جو یکم اکتوبر ۱۸۸۱ء سے یکم دسمبر تک قابل انفکاک تھے تعداد مین ۱۵۳۵۰ تھے اور ان کا نام نہاد سرمایہ دو کروڑ اکاسی لاکھ اسی ہزار فرینک تھا ان کو یہ استحقاق حاصل تھا کہ سود کی دوبارہ ادائیگی شروع کئے جانے پر سابقہ ترکی حصص کا جسقدر سالانہ سود ہو اوس کا پچیس فیصدی انکو ملے۔

اور نیز ان رقموں مین سے جو سابقہ حصص اور اون کے ضمیمہ تمسکات کی ادائیگی کے لئے منظور کیجاوین ۴ فیصدی تمسکات کے لئے وضع کرلیا جاوے۔ مگر چونکہ ترکی حصص کے سود کی ادائیگی ملتوی تھی اور وہ تبتک شروع نہین ہوسکتی تھی جبتک ضمیمی تمسکات کا کل مطالبہ ادا کرنے کے بعد کوئی رقم فاضلہ نہ بچے اس واسطے ان تمسکات کے سود کے واسطے یہ شرط کیگئی تھی کہ وہ اوس وقت ادا کیا جاوے گا جب کہ اصل رقم ادا ہوگی۔

تخفیف شدہ قرضہ اور اوس کے سود کی ادائگی کے واسطے عثمانیہ گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل آمدنیان اپنے قرضخواہون کے حوالہ کردین کہ وہ خود انکا انتظام کرین۔

(۱) نمک۔ تمباکو۔ مسکرات۔ اسٹامپ۔ ریشم اور شکار ماہی کے چھیوں بالوسطہ ٹیکس جنکو غلطہ کے سوداگرون نے دجن کے پاس یہ پہلے مکفول تھے۔ مترجم) عثمانیہ تمسکات رکہنے والے قرضخواہون کے سپرد کردیا۔

(۲)۔ تجارتی تو عہد وضوابط کی ترمیم ہونے کی صورت مین تغیر و تبادل شرح محاصل کیوجہ سے محصول پرمٹ مین جسقدر اضافہ ہو وہ سارا۔

(۳)۔ قانون حق ایجاد و اختراع کے عام نفاذ سے سابقہ آمدنی پر جو ٹیکس ویدیمٹا یعنی پیٹنٹ سے حاصل ہوتی ہے جو بیشی ہو۔

(۴)۔ ریاست بلگیریا کا خراج مگر جبتک کہ دول عظام جنہون نے عہد نامہ برلن پر دستخط کئے تھے اسکی تعداد اب تک کوئی رقم معین نہین کیگئی۔ باب عالی نے کئی دفعہ دول یورپ کو سطرف توجہ دلائی ہے۔ مگر ایماندار عیسائی تیمور باوجود اٹہارہ برس منقضی ہوجانے کے رقم خراج معین کرنی تو درکنار۔ بلگیریا سے دریافت کرنے کی تکلیف بھی گوارا نہ کرنا

معین نہ کرین تبتک اوس کے عوض مد محصول تمباکو سے ایک لاکھ ترکی پونڈ سالانہ لیئے جاوین اور بصورت
معین ہوجانے کے اگر باب عالی اوسکا کل یا کوئی جزو کسی اور طرح پر خرچ کرنا مناسب تصور کرے تو جسقدر
رقم اسطرح لیجاوے اوس کے برابر رقم قرضخواہون کو محصول تمباکو کی آمدنی سے۔ اور اگر یہ ناکافی ہو تو
ایسی ہی کسی دوسری محفوظ مد سے ادا کیجاوے۔

(۵) [۱] جزیرہ قبرس کے مداخل کی مخارج سے بیشی۔ اور اگر یہ رقم باب عالی کے اختیار مین نہ ہو تو اوس کے
عوض ایک لاکھ ترکی پونڈ محصول تمباکو کی آمدنی سے خراج بلگیریا کے عوض ایک لاکھ ترکی پونڈ سالانہ لینے
کے بعد اور لیئے جاوین۔ لیکن مد مذکور اگر دونون رقمون پر ادا کرنے کے لیئے کافی نہ ہو تو جسقدر کمی رہجاوے
وہ محکمہ محصول درآمد و برآمد شاہی وار ادا کرے۔

(۶) [۲] صوبہ مشرقی رومیلیا کا سالانہ خراج جو دو لاکھ چالیس ہزار ترکی پونڈ معین کیا گیا ہے بمعہ صوبہ مذکور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵ - نہین چاہتین۔ البتہ خفیف سی ملامت مین بھی سلطان المعظم کو دق کرنے کے لیئے عہدنامہ برلن کا بہانہ کرلیا
جاتاہے۔ اپریل ۱۹۰۹ء مین شہزادہ فرڈینینڈ نے خاص صوبہ بلگیریا کی بابت خراج دینا اور نیز قومی قرضہ عثمانیہ کا ایک حصہ اپنے ذمہ
لے لینا منظور کرلیاہے ۔ [۱] یہ جزیرہ جس طرح دہوکہ دیکر ٹرکی سے انگریزون نے لیاہے اوس کا مفصل ذکر رسالہ سفرنامہ
مظالم آرمینیا مین ہوچکاہے۔ البتہ یہان یہ بتا دیا جاتا مناسب معلوم ہوتاہے کہ انگلستان روم کو اس جزیرہ کی بابت
مندرجہ ذیل رقوم سالانہ ادا کرتا ہے :
(۱) مخارج سے مداخل کی بیشی کی بابت ۸۷۰۰۰ پونڈ (۲) سرکاری اراضیات کے معاوضہ کی بابت ۵۰۰۰ پونڈ۔
(۳) ۲۲۲،۹۲ ۱۴ ۴۔ اوقیہ (اوقیہ = ۲۸۳/۱۰۰ پونڈ یا تقریباً ۱۱۳ تولہ کے) نمک۔ مگر یہ رقم واقعی خزانہ عثمانیہ مین داخل نہین
ہوتی۔ بلکہ ۱۸۵۵ء کے قرضہ کے عوض جو انگلستان اور فرانس نے ضمانت دیکر ٹرکی کو دلوایا تھا۔ اور جس کی کمی ان
دونون سلطنتون کو اپنی گرہ سے ادا کرنی پڑی تھی۔ رکھ لیجاتی ہے۔ قبرس کی آبادی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے
مطابق ۲۰۹۲۸۶ ہے۔ جس مین ۲۳ فیصدی مسلمان ہین۔ اور رقبہ ۳۵۸۴ میل مربع ہے۔ اوس کی حکومت
ایک ہائی کمشنر کے سپرد ہے جس کے ماتحت چھ کمشنر ہین جو چھ ضلعون پر معین ہین۔ ہر ایک ضلع مین ایک ایک
عدالت ہے۔ ان پر انگریز بیرسٹر مقرر کیئے گئے ہین۔ مگر ہر ایک حاکم کے ساتھ ایک ایک عیسائی اور ایک ایک
مسلمان جج بھی بطور مددگارون کے کام کرتے ہین۔ وضع قوانین کے لیئے لیجسلیٹو کونسل ہے جس مین چھ سرکاری
ممبر بہ حیثیت عہدہ شامل ہین۔ اور بارہ غیر سرکاری ممبرون کو (۳ مسلمان اور ۹ عیسائی) رعایا منتخب
کرتی ہے ۱۹۰۴-۰۵ء مین آمدنی ۱۶۰۹۳۰ پونڈ اور خرچ ۱۱۴۷۵۰ پونڈ ہوا۔ سال ماقبل مین ۱۷۰۵۴ پونڈ آمدنی
اور ۱۱۷۶۵۴ خرچ ہوا۔

کی آمدنی محصول پرمٹ کی جس کے عوض مین پانچہزار ترکی پونڈ صوبہ مذکور سے بالمقطع لئے گئے ہین۔

حاشیہ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۲۰- یہ صوبہ عہدنامہ برلن کے روسے ۱۸۷۸ء مین کوہ بلقان کے جنوب اور صوبہ ایڈریانوپل کے شمال مین نیم مختار صوبہ کی صورت مین ایک عیسائی گورنر جنرل علیقو پاشا کے ماتحت کیا گیا تھا۔ مگر ۱۸ ستمبر ۱۸۸۵ء مین رعایا نے بغاوت کرکے اوسے ریاست بلگیریا کے ساتھ ملا لیا۔ اور ۵- اپریل ۱۸۸۶ء کو باب عالی نے اس الحاق کو منظور کرلیا۔ اب یہ صوبہ براہ راست پرنس فرڈینڈ حاکم بلگیریا کے ماتحت ہے اور بلگیرین پارلیمنٹ مین اسکی طرف سے ۴۹ ممبر نشست کرتے ہین۔ اس کا رقبہ ۱۳۸۶۲ میل مربع اور آبادی ۹۹۲۳۸۷ ہے اور دونون صوبون کا یکجائی رقبہ ۳۸۵۶۲ میل مربع اور آبادی ۳۱۵۴۳۷۵ ہے جسکی تفصیل قومیت اور مذہب کے لحاظ سے حسب ذیل ہے:-

بلحاظ قومیت

بلغاری ۲۱۲۱۲۸۸۴- ترک ۶۰۷۳۳۱- یونانی ۵۸۳۱۳- رومانوی ۳۲۲۳۱- صربی ۱۸۷- آستروی ۴۴۰۵- متفرق ۵۹۶۵-

بلحاظ مذہب

کلیسائی یونانی کے معتقد ۲۴۳۳۳۷- مسلمان ۶۷۶۲۱۵- رومن کیتھولک ۱۸۵۰۵- پروٹسٹنٹ ۱۳۰۸۵- یہودی ۲۴۳۵۸- متفرق اور نامعلوم ۴۷۹۶-

ان مین ۳۰۵۹ میل تار برقی ہے اور بیچک سے دارنا تک ۱۴۹ میل ریلوے جاری ہے اور اس لائین کے علاوہ ایک لائین فلیپ پولی سے برخاص تک ہے اور ایک تیسری لائین صوفیا کو قسطنطنیہ سے ملاتی ہے۔ جملہ تعداد ریلوے دونون صوبون مین ۱۸۹۰ء کے وسط مین ۵۰۴ تھی۔ ریاست کے سٹیمرونکی تعداد تیرہ ہے جو دریائے ڈینیوب پر کام کرتے ہین۔ بحالت صلح فوج نظام کی تعداد ۳۳۴۴۰ ہے اور جنگ کیوقت ہر ریاست ۱۵۰۹۰ فوج اور ۹۶ توپین میدان کارزار مین لاسکتی ہے ۱۸۹۲ء مین آمدنی ۴۴۷۴۲۵۳ پونڈ اور خرچ بھی اسیقدر ہوا۔ اور درآمد ۴۱۷۶۳۶۴- اور برآمد مال تجارتی کی سال مذکور مین ۳۶۵۸۳۶ پونڈ کی ہوئی۔ ریاست مذکور کا پہلا حکمران شہزادہ سکندر منتخب ہوا تھا جو ملکہ معظمہ کے سب سے چھوٹے داماد پرنس ہنری آف بیٹن برگ کا (جو جہلم اشانٹی مین ۲۰ جنوری ۱۸۹۶ء مین فوت ہوگیا) بڑا بھائی تھا۔ مگر ۱۸۸۶ء مین اوسنے تخت بلگیریا بوجوہ چند در چند جن کا کتاب عہد حکومت سلطان عبدالحمید خان غازی مین مفصل ذکر ہے چھوڑ دیا۔ اور اوسکی جگہ ۷ جولائی ۱۸۸۷ء کو پارلیمنٹ بلگیریا یعنے در حقیقت ایم سٹمبولاف وزیر اعظم نے شاہزادہ فرڈینڈ کو تخت پر بٹھلا دیا۔ مگر اوسے دول یورپ اور سلطان المعظم نے جنکی منظوری بروئے عہدنامہ برلن ضروری ہے تسلیم نہ کیا اور وہ ۱۸۹۶ء تک بلا منظوری دول اور بغیر شہنشاہ سلطان المعظم کے حکمران رہا۔ مگر آخرکار اوس نے زار روس کو خوش کرلیا اور اوسکی خاطر اپنے بیٹے کو بجائے اپنے مذہب رومن کیتھولک مین رکھنے کے کلیسائی یونانی مذہب کا پابند بنا دیا۔ چنانچہ ماہ فروری ۱۸۹۶ء سلطان المعظم اور تمام دیگر طاقتون نے -

(۷)۔ آمدنی تنباکو جسمین سے پچاس ہزار ترکی پونڈ سالانہ جنہین محصول پبلک کا جنرل ڈیپارٹمنٹ ششماہی اقساط مین ادا کرتا ہے

(۸)۔ وہ تمام رقمین جو عثمانیہ گورنمنٹ کو ترکی قومی قرضہ کے حصص رسیدی کی بابت عہدنامہ برلن اور ۲۴ مئی سنہ ۱۸۸۱ء کے معاہدہ کی رو سے سرویا۔ مانٹی نیگرو (جبل اسود) بلگیریا اور یونان سے وصول ہون۔

جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے ہرشش بالواسطہ محاصل مندرجہ شق (۱) مخلوطہ کے ساہوکارون کے پاس

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴۔ اوسکو باضابطہ بلگیریا کا حکمران تسلیم کر لیا وہ ۲۶ فروری سنہ ۱۸۶۱ء کو پیدا ہوا ۷ جولائی سنہ ۱۸۸۷ء کو بلگیریا کا شہزادہ منتخب ہوا ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء شہزادی میری لوئیسا دختر ڈیوک آف پاروا سے جو ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۷۰ء کو متولد ہوئی شادی کی۔ اور سنہ ۱۸۹۴ء مین اونکو بلگیریا کے تخت کا ولیعہد شہزادہ بورس پیدا ہوا جسے فروری سنہ ۱۸۹۶ء مین یونانی کلیسا کے رسوم کے مطابق بپتسما دیا گیا۔ ریاست کے ذمے کوئی قومی قرضہ نہین ہے۔ البتہ ریلوے کمپنیونکی ذمہ داریان اور دوسری قبضہ بلگیریا کے اخراجات کی معقول رقم اوسکے ذمہ ہے۔ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء مین شہزادہ موصوف بخلوص نیت سفارت تقرری حاصل کرنیکے لیے بارگاہ اعلیحضرت امیر المومنین مین بمقام قسطنطنیہ مین حاضر ہوا۔ اعلیحضرت بکمال الطاف پیش آئے اور کئی عالیشان خطابات عطا کرنیکے علاوہ شہزادہ کو اپنی فوج کا فیلڈ مارشل مقرر فرمایا۔ مگر اعلیحضرت نے اپنی معمولی تدبر و دانائی سے ہر وقت کو بیفایدہ نکلنے دیا اور تعیین خراج و نیز قومی قرضہ کے اس حصہ کی تعیین جو بلگیریا کو بروئے عہدنامہ برلن ادا کرنا چاہیے تھا شہزادہ مذکور پر ٹالی جس سے اب سرویا۔ مانٹی نیگرو۔ اور یونان کو بھی پس و پیش ہو گئے ہین۔ کیونکہ ترکی قومی قرضہ کا کچھ کچھ حصہ بروئے عہدنامہ مذکور اون کے ذمہ بھی واجب ہے جسکی ادائیگی سے وہ ابتک بلگیریا کی طرح پہلو تہی کرتے چلے آتے ہین +

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۲۶ شرقی رومیلیا خراج کی تعداد ۱۸۱۲۰۰ پونڈ انگریزی یعنے ۲۴۰۰۰۰ پونڈ ترکی معین ہوئی تھی۔ مگر بلگیریا کے ساتھ ملحق ہو جانیکے بعد اوسے گھٹا کر ۱۳۰۰۰۰ پونڈ انگریزی کر دیا گیا جسے ریاست بلگیریا برابر سالانہ ادا کرتی ہے +

حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۲۶۔ ترکی پونڈ ۱۸ شلنگ ۲ پنس کے برابر ہوتا ہے اور انگریزی پونڈ جسے اسٹرلنگ پونڈ بھی کہتے ہین بیس شلنگ کا ہوتا ہے +

سنہ ۱۸۷۸ء عہدنامہ برلن مین اول دول عظام نے یہ شرط درج کی تھی کہ ٹرکی یونان کو کچھ ملک دیکر اوس سے حدود کا تصفیہ کرے۔ سلطنت عثمانیہ عرصہ تک لیت و لعل کرتی رہی۔ مگر ایماندار یوروپین طاقتین عہدنامہ مذکور کی اون شرائط کو جو ٹرکی کی مخالف تھین یکے بالجبر پورا کرنے دیتی تھین۔ چنانچہ اور شرائط کیطرح اس شرط کو پورا کرنے کے لیے بھی روم پر سخت دباؤ ڈالا گیا۔ اور آخرکار سنہ ۱۸۸۱ء مین ایک نئے معاہدہ کی رو سے گورنمنٹ عثمانیہ نے مجبوراً صوبہ تھسلی معہ بندرگاہ لاریسا یونان کے حوالہ کر دیا۔ مگر ساتھ ہی یہ قرار ہوا کہ یونان اس الحاق کے عوض مین حصہ رسدی کے مطابق سلطنت عثمانیہ کے قومی قرضہ کا ایک حصہ ادا کرے لیکن وہ ایماندار ادائے آجتک نہ کیا حالانکہ پندرہ برس گذر گئے ہین ادا کر رہا ہے اور دوسری ایماندار طاقتین اوس پر کراہی مین بیچ ہے کہ ایسے شعائر سے تھا۔ نقد آخذ نہ رکھی ہر بلا ست۔ دوسری ریاستونکی عدم ادائیگی اور عہدنامہ برلن کی شرائط متعلقہ کا مفصل ذکر کتاب عہد حکومت اور اور رسالہ قرضہ مظالم آرمینیا مین درج ہے +

جو امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ سے پچاس لاکھ نوے ہزار کی پونڈ کی رقم کے قرضخواہ تھے بکفول تھے۔ باہمی قرارداد سے تعلق دار فریقون مین ۲۸ دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء کو ایک معاہدہ ہوگیا جس کے رو سے ساہوکارون نے ۲۲ پونڈ ترکی فی حصہ مالیت کے ۳۲۶۳۱۷ حصص جنپر فیصدی پانچ سالانہ سود مقرر تھا اور کل کا سرمایہ ۸۱۶۹۹۸۶ پونڈ ترکی ... تھا ملجانے کے عوض چھٹیون مدون کا انتظام سرکاری خزانہ کے حوالہ کردیا۔ ان حصصونکو عثمانیہ قومی قرضہ کے تمام دیگر قرضون پر جسنے ان کے سود اور بیباکی کے لئے پانچ لاکھ نوے ہزار پونڈ کی رقم مقرر کردی کہ وہ ہر سال سب سے اول مشش بالوسطہ محاصل خالص کی آمدنی سے وضع کرلیجائے۔ حق مرجح عطا کیا گیا۔ اسی واسطے ان حصصونکا نام پریفرڈ آرڈیٹی یعنے ترجیح دارندگان ہے۔ یہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء والا معاہدہ نہ صرف اسی فوری فایدہ کے لئے جو اوس سے پہونچا یا سلطنت عثمانیہ کی آمدنیون کے بڑھانے مین عمدہ اثر پیدا کرنے والا ثابت ہوا ہے۔ بلکہ آیندہ کے لئے بھی اوس کے ذریعہ سے فایدہ بخش صورتون کا وقوع پذیر ہونا ممکن ہوگیا ہے۔ دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء کے شاہی ایرادہ نے جو جاری کنندہ یعنے اعلیحضرت سلطان المعظم عبدالحمید کی دانائی کے طفیل عثمانیہ قومی قرضہ کے اوس مبادلہ کا اصول قایم کردیا تھا جس نے قرضہ مذکور کو زیادہ محفوظ صورت مین کردیا اور ساتھ ہی خزانہ عامرہ اور قومی کاروبار کو نہایت ہی فایدہ بخشا۔

لنڈن۔ پیرس۔ وائنا اور برلن کی تجارتی اور صرافی کوٹھیونکی جماعتون نے جو سلطنت عثمانیہ کے قرضخواہان کی کثیر التعداد جماعت کی قایممقام ہین اس تجویز پر کاربند ہونے سے مطلقاً پس وپیش نہ کیا۔ بافولہ آمدنیون کے مہتمم کونسل نے تخفیف شدہ قومی قرضہ کے تبادلہ کی تجویز پیش کی جسے امپیریل فرمان مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء نے منظور کرلیا اور نئے سرمایہ کو جاری کیئے جانیکا اختیار عطا فرمادیا۔

نئے حصون کے جاری کرنے کے کام کے متعلق ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۴ء کو عملی کارروائی شروع ہوئی۔ تبادلہ کے کام کی نگرانی اور تکمیل کیلئے ۱۳ جولائی کو ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے اور ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء کو کام باقاعدہ شروع ہوکر یکم مئی لغایت ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۴ء ان حصون کے خرید کیئے جانے کیلئے آخری میعاد مقرر کیگئی یعنے جس کے بعد سرکار کی طرف سے ان کا فروخت یا جاری کیا جانا بند کردیا گیا۔ مگر عثمانیہ قرضہ قومی کا یہ تبادلہ جسے درحقیقت اتحاد قرضہ کہنا چاہیئے۔ ان دیگر معاہدون کا صرف پیش خیمہ تھا جنہون نے عام قرضہ اندرونی قرضہ کے سرمایہ کو اور بھی گھٹا دینے کے علاوہ امپیریل عثمانیہ خزانہ عامرہ کو بہت بڑی بڑی رقمین بہم پہونچائین۔ ڈیفنس لون (قرضہ برائے حفاظت ملک) اور پری آرڈیٹی (مرجح تمسکات) کا مبادلہ بھی اسیطرح کا تھا۔ فرمان شاہی مورخہ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء نے ۱۹۵۶۸۰۵۰۰ فرینک کی ایک رعایتی مبادلہ کا قرضہ چار فیصدی سود سالانہ پر بضمانت مداخل آمدنی صیغہ قومی قرضہ حسب منشاء تمسکداران پانچ فیصدی کے سود کی مرجح تمسکات کے مبادلہ یا بیباقی

کے لیئے جنکی ضمانت مین بھی وہی آمدنیان مکفول تھین جاری کیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ قرضہ پانسو پانسو فرینک کے ۳۴۹۳۱۲ حصص پر تقسیم کیا گیا جن سے ہر ایک حصہ دار کو سالانہ بیس فرینک سود کی حاصل ہون۔ اور یہ مقرر کیا گیا کہ چوالیس برسون یا اٹھاسی ششماہی اقساط مین جو امپیریل عثمانیہ بنک اور عیبغہ قرضہ قومی کی جماعت ڈائرکٹرون کے زیر نگرانی بمقام قسطنطنیہ ہر سال کے فروری اور اگست کی معینون مین ادا کیجاوے گی۔ یہ کل قرضہ برقم مساوی ادا کردیا جاوے گا۔ سود کی نسبت یہ مقرر کیا گیا کہ وہ ششماہی وار طلائی سکون مین ۱۳ مارچ اور ۱۳ ستمبر کو پیرس۔ قسطنطنیہ۔ لنڈن۔ برلن۔ فرینکفورٹ اور اسٹمرڈم مین یا عثمانیہ بنک کی تمام شاخون یا اوس کی ایجنسیون سے ملا کرے گا۔ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء سے شیوعی قیمت فی حصہ ۴۱۱ فرینک پچاس سنٹیم (۱۰۰ سنٹیم کا ایک فرینک) مقرر کیگئی۔ مگر پانچ فیصدی سود کے مرجح تمسک دارون کو رعایتی طور پر نئے سرمایہ مین کوئی تخفیف کیئے جانے کے بغیر فی حصہ ۴۱۰ فرینک کی شرح سے خریدنے کی اجازت دیگئی۔ پانچ فیصدی سود کے مرجح تمسکون کا سالانہ سود جن کا بروئے معاہدہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء بسنہ ۱۸۹۶ء مین بیباق ہو جانا لازمی تھا۔ ۳۰۷۰۰۰ پونڈ تھا۔ اور نئے سرمایہ کا سالانہ سود تین لاکھ بانوے ہزار پونڈ ہوا۔ یعنے ۸۵۰۰۰ پونڈ کی سالانہ بچیٹ ہوگئی جو عام قرضہ کے چارون سلسلونکی بیباقی کے فنڈ مین ماسوائے اول کے جس کے حصہ مین صرف دس ہزار پونڈ آئے برابر تقسیم کردیگئی ہے لیکن تمسکات ترجیحی کا مبادلہ اگر یہین تک محدود رہتا تو گو اس سے ٹرکی کے قومی قرضہ کے قرضخواہون کو فایدہ پہونچگیا تھا کہ اون کے قرضون کی ادائے گی کے لیئے سالانہ ۸۵۰۰۰ پونڈ کی زائد رقم بہم پہونچگئی تھی۔ مگر عثمانیہ خزانہ کو اس سے براہ راست کوئی فائدہ نہ پہونچتا۔ مگر یہان اس موقع پر سلطان عبد الحمید نے اندرونی قرضہ کے تمسکات (سہیم۔ منقطع۔ مستقر اضی) کے رکھنے والون کو اس کارروائی تبادلہ[1] سے فایدہ اوٹھانے کا موقعہ بخشنے سے اپنی بے نظیر مالی استعداد اور قابلیت کا نہایت ہی

[1] تبادلہ قرضہ کی کارروائی کو مین مثال سے واضح کرنے کی کوشش کرتا ہون۔ ایک سلطنت نے ایک کروڑ روپیہ پانچ فیصدی پر قرض لے کر بیس برس تک اوس کو ادا کرنے کا اقرار کیا ہے۔ تھوڑے ہی برسون کے بعد کسی طرح سے اس سلطنت کی ساکھ بڑھ گئی ہے اور اوس نے اعلان دے دیا کہ وہ پانچ فیصدی سود والے قرضہ کی ادائے گی کے لیئے ایک کروڑ روپیہ چار فیصدی سود پر لینا چاہتی ہے۔ اور سابقہ قرضخواہون کو اختیار رہوگا کہ خواہ اپنے پہلے قرضہ کے روپیون کو اس نئے قرضہ مین بھی لگا دین۔ خواہ سلطنت سے نقد روپیہ جس قدر تمسکات سرکاری اونکی پاس ہون اونکی بابت وصول کرین۔ اس کارروائی کو تبادلہ قرضہ کی کارروائی کہتے ہین۔ مثال سے یہ ظاہر ہے کہ اگر سلطنت مذکور اس ارادہ مین کامیاب ہوگئی تو اوسے آیندہ بجائے پانچ لاکھ سالانہ دینے کے صرف چار لاکھ سود دینا پڑے گا۔

اعلیٰ ثبوت دیدیا۔ اوس جماعت صرافان نے جس کو مرّج دستاویزات کے مبادلہ کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ اپنی ذمہ داری پر چار فیصدی سود اور ایک فیصدی رسوم انفکاکیہ پر پچاس لاکھ ترکی پونڈ قرض لے لیئے۔ اس رقم مین سے ۳۵ لاکھ ترکی پونڈ سہیم اور منقطع وغیرہ دستاویزون کے ادا کرنے پر خرچ کیئے گئے۔ اور شیوعی سرمایہ کی باقیماندہ رقم یعنے پندرہ لاکھ ترکی پونڈ جماعت مذکور نے بشرح فیصدی جس شرح پر کہ کل قرضہ وصول ہوا تھا اور جس کی وجہ سے خزانہ عامرہ کو ۱۱ لاکھ ترکی پونڈ کے قریب منفعت ہوگئی تھی بڑے استقلال سے خود حاصل کیئے۔

۳ جون سنہ ۱۹۰۸ء کو ترکی اخبارات قسطنطنیہ مین سرکاری اعلان شائع ہوا تھا جس نے اندرونی قرضہ کے تمسکات کے ایک حصہ کے مبادلہ کی شرائط بالتوضیح بیان کردین تمسکات سہیم یعنے متبدل یعنے جدیدیہ (نئے) یعنے عادیہ (معمولی)، (تمسکات منقطع و تمسکات مستقراضیہ بالہیہ تحویلاتی (اندرونی قرضہ کے تمسکات جو ترکی روسی جنگ کے بعد برداشت کیا گیا) کے واسطے حکم دیا گیا کہ وہ نئے تمسکات سے جن کا نام ترکی تمسکات رکھا گیا تھا تبدیل کردیئے جاوین۔

قابل تبدیل سرمایہ کی تعداد حسب ذیل معین کیگئی تھی:۔

(۱) تبدیل شدہ اور نئے تمسکات سہیم کے واسطے دس سال کے سود کے برابر رقم اور سود کا اندازہ اوس شرح پر کیا جاوے جو اون کفالت ناجات کیواسطے مقرر ہو۔

(۲) معمولی تمسکات سہیم اور منقطع کے واسطے آٹھ برس کے سود کے برابر رقم۔

(۳)۔ اندرونی قرضہ یعنے تمسکات مستقراضیہ کے لیئے موجودہ سرمایہ کی بنا پر۔

سنہ ۱۹۰۹ء مین ایک نئی تجویز سوچی گئی جو ابھی تک زیر غور ہے۔ لیکن جس سے اگر وہ عمل مین آگئی تو عثمانیہ سلطنت کی مالی حالت کی بہتری کے واسطے بہت کچھہ امید ہوسکتی ہے۔ یہ ان ایک لاکھ پینتالیس ہزار پونڈ کو سرمایہ[1] کے قالب مین لانے کا معاملہ ہے جو مرّج تمسکات کے تبادلہ سے سالانہ پس انداز ہوئے ہین اس سالانہ رقم کی مدد سے ایک نیا قرضہ انتیس لاکھ پونڈ اسٹرلینگ کا ۲۰۔ اپریل کے

---

[1] کسی سالانہ رقم کا سرمایہ بنانا۔ یعنے اوس رقم کا اندازہ لگانا جو مناسب شرح سود پر اس قدر سالانہ رقم کی آمدنی رکھے۔ سرمایہ بنانے اور اس قسم کا اندازہ لگانے مین صرف سالانہ شرح سود یا سالانہ شرح پیداوار کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً یہی ایک لاکھ پینتالیس ہزار پونڈ کی سالانہ آمدنی اگر شرح سود یا شرح آمدنی پانچ فیصدی سالانہ رکھی جاوے تو انتیس لاکھ پونڈ سے ہوگی۔ پس رقم مذکور کا پانچ فیصدی سالانہ سود کی شرح پر سرمایہ ۲۹ لاکھ پونڈ ہوا۔

حصون کے ایسی عثمانیہ مرجح تمسکی حصون مین یعنے چار فیصدی سود اور ایک فیصدی رسوم انفکاک پر
جو ۴۴ برسون مین واجب الادا ہو حاصل کیا جاوے گا۔

چونکہ عثمانیہ قرضہ کے سلسلہ ہائے ج د و پہلو و سلسلہ وان کی نسبت کم قیمت پر بکتی تھے اس لیئے
یہ قدرتی بات تھی کہ انکی بیباقی ہی کے لیئے زاید کوشش عملمین آتی۔ چنانچہ اسی مقصد کیلئے اس جماعت
نے جو عثمانی تمسکات ترجیحی کی نئی تعداد کو جو اسی فیصدی پر کبتی تھے بالاستقلال اپنے ہاتھ مین لینے والی
تھی ان تمسکات کی ادائگی مین سلسلہ ہائے ج و د کے حصص حوالے کرنے کی حلف اوٹھالی پس اس
نرخ کے مطابق جبکہ یہ حصص اسوقت فروخت ہوتے ہون گے اور جو مزید بر آن ۲۳ لاکہہ ۳۲ ہزار
پونڈ کے اصلی (وہ سرمایہ جو سونے یا چاندی کے سکون مین ہو) سرمایہ کی وجہ سے بدلیگا بھی نہین جا قرضہ
مین ایک کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ کم ہو جاینگے اور ان ایک کروڑ سولہ لاکھ پونڈون کا ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کے معاہدہ کے رو سے بشرح ایک فیصدی
سالانہ ایک لاکہہ ۱۶ ہزار پونڈ سود ہوتا ہے۔ یعنی ایک لاکہہ چھیالیس ہزار پونڈ کا سرمایہ بنانے کی طفیل عثمانیہ
قومی قرضہ کے محکمہ کو ۱۱۶۰۰۰ پونڈ سالانہ کے بوجہ سے تخفیف ہو جاویگی۔ یہ کارروائی ایسی ضروری اور
اہم ہے کہ سلطان المعظم کی گورنمنٹ امید ہے کہ اسبارہ مین کوئی شتاب کاری نہین کرے گی۔ بلکہ تمام
پہلوؤن پر کماحقہ غور کرنے کی بعد اس کے جزئیات پر وقوف حاصل کر کے اوسکا فیصلہ کرے گی کہ قرضہ ترجیحی
کے حصص کے تبادلہ سے جو فوائد حاصل ہوئے ہین ان سے ترکی حصص کو بھی نمایان طور پر فایدہ
پہونچا ہے۔ ان حصونکی قیمت ۵ء۵ فیصدی سے ۷ فیصدی تک بڑہ گئی ہے۔ پس چھہ لاکھہ فرینک یعنی لاٹری
کے سب سے بڑے انعام کا جیتنے والا ۳۱ لاکہہ ۴۰ ہزار فرینک حاصل کرنے کی بجائے جیسا کہ ابتک ہوتا رہا
ہے آیندہ چار لاکہہ ۳۲ ہزار فرینک حاصل کیا کرے گا۔

اب ہم ڈیفنس لون (قرضہ حفاظتی)، کے تبادلہ کیطرف متوجہ ہوتے ہین جو مصری خراج کے ایک جزو
کے سرمایہ بنانے سے وقوع مین آیا بحث ۱۸۸۹ء مین سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے ان تمام مختلف قرضون کے
تبادلہ کا جو مصر کے خراج کی ضمانت پر برداشت کئے گئے خیال کیا تھا مگر پولیٹیکل اور فنانشل دونون طرح کے
مختلف حالات اس کارروائی کو فوراً زیر عمل لے آنے کی مانع ہوئی لیکن جونہی سلطان المعظم نے مناسب
موقعہ دیکھا اونہون نے جھٹ ۱۸۹۱ء مین اسی تجویز کی تکمیل شروع کر دی اور اوسکی کوششون کو پوری
پوری کامیابی کا تاج نصیب ہوا۔ ڈیفنس لون کی رقم پچاس لاکہہ پونڈ تھی اور یہ آخری قرضہ تھا جو
مصری خراج کی کفالت پر بشرح ۵ فیصدی سود اور ایک فیصدی برائے فنڈ انفکاک ۱۸۸۵ء مین
برداشت کیا گیا تہا فروری ۱۸۹۱ء مین جب کہ امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ اور فنانشل (مالی صرافی)

جماعت مین ابتدائی نامہ و پیام ہو رہا تھا۔ انفکاکیہ فنڈ کی وجہ سے قرضہ مذکور گہٹ کر ۴۳۱۶۵ پونڈ رہگیا
تھا۔ اس قرضہ کی سالانہ رقم سود وغیرہ کی بابت ۲۸۰۰۶۴ پونڈ کی کفالت کیگئی ہوئی تھی۔ اس مین ہر
حسب الحکم ایرادہ سلطانی مورخہ ۴ مارچ ۱۹۱۸ء جو ڈیفنس لون کے تبادلہ کی نسبت جاری کیا گیا تہا ۱۴۳
پونڈ کمیشن اور اخراجات کیلیئے وضع کیئے گئے اور ۲۶۵۴۳ پونڈ انفکاک یا بیباقی کے مطلب کیلیئے پس
بشرح چار فیصدی سود سرمایہ بنانے کیلیئے دو لاکہہ باون ہزار چہہ سو چہتر کی سالانہ رقم رہگئی جس سے
نام نہاد سرمایہ ۶۳۱۶۹۳۰ پونڈ کا بنتا تھا۔ مگر چونکہ شیوعی قیمت ۹۰ فیصدی رکہی گئی تھی۔ اس لیئے نام
نہاد سرمایہ سے اصلی سرمایہ ۵۶۸۵۲۳۷ پونڈ کا حاصل ہوا جن مین سے وہ زر کمیشن وضع ہونے پر جو فنا کی منوی
تمام نہاد سرمایہ پر بحساب ایک فیصدی دیا گیا تھا خالص رقم ۵۶۲۲۰۶۸ پونڈ رہگئی۔ اس رقم مین سے
ڈیفنس لون کے باقیماندہ تمسکات کی پوری قیمت پر بیباق کرنے مین ۴۳۱۶۵۳۰ پونڈ خرچ ہوئے
اور تیرہ لاکہہ پانچہزار پانسو ۳۸ پونڈ کا خزانہ عامرہ کو خالص نفع ہوا۔ اور یہ ایسا بے نظیر اور نہایت
ہی معقول فائدہ ہے کہ اس پر رائے زنی کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ ناظرین اسکو پڑہتے ہی اسکی
واجبی قدر و منزلت سے واقف ہو جائیگا۔

موجودہ عثمانیہ قرضون کے تبادلون کے اس سرسری بیان کو مکمل کرنے کیلیئے اب صرف اس
تجویز کا بتانا باقی رہ گیا ہے جس کے اصولاً منفصل ہوجانے پر زیر عمل آنے کیلیئے کوئی زیادہ دیر
نہین لگے گی۔

یہ تجویز پچاس لاکہہ پونڈ اسٹرلینگ تین فیصدی سود اور ایک فیصدی سالانہ شرح انفکاک
پر قرض حاصل کرنے کی متعلق ہے جسکے ذریعہ سے امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ قرضہ اجتماع (یعنے رومیلیا
کی ریلوے لائینون کو سنٹرل یوروپ کی لائینون سے ملانے کیلیئے جو برداشت کیا گیا تہا) کو جسکی تعداد
اٹہہ لاکہہ دس ہزار پونڈ ہے واپس خرید سکے گی۔ اور علاوہ برین یوروپ مین دو اول درجہ کے آہن
پوش جہازات چودہ لاکہہ پونڈ کے خرچ سے خرید سکے گی اور چونکہ قرضہ کی شیوعی قیمت ۹۰ فیصدی
ہوگی۔ اس لیئے اوس سے تیس لاکہہ پونڈ حاصل ہونگے یعنی اخراجات مذکورہ بالا نکالکر خزانہ عثمانی کے
لیئے سات لاکہہ پونڈ باقی رہین گے۔ سالانہ سود وغیرہ کی بابت ایک لاکہہ ۳۰ ہزار پونڈ کی رقم معین
کیگئی ہے جو رقم اون ۷۰ ہزار پونڈون سے جو قرضہ اجتماع کے سود کیلیئے درکار ہون گے اور نیز ان باقیماندہ
چہیالیس ہزار پونڈون سے برابر ہوگی جو بہاکو کے اجارہ سے جو دو سال ہوئے عطا کیا گیا تھا حاصل
ہوتے ہین اور جسکی اجارہ دار کمپنی نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

باوجودیکہ سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے ناقابل انکار ایمانداری سے بڑے بڑے نقصانات برداشت کرکے عہدنامہ کی ان شرائط کو جنکی تعمیل اس کے ذمہ تھی پورا کیاہے۔ لیکن پھربھی یوروپ نے اس امر کو گوارا کرلیا ہوا ہے کہ بلگیریا۔ یونان۔ سرویا اور مانٹی نیگرو ان حلفی اقرارون کو جن کے پورا کرنے کا اونہون نے ذمہ اوٹھایا تھا پس پشت پھینکدین۔ اس سے بدیہی طور پر ان طاقتون کی عدم مضبوطی اور کمزوری کا ثبوت ملتاہے۔ جن کے قائمقام برلن کانگرس مین شریک ہوئے تھے ورنہ وہ ہرگز اس امر پر رضامند نہ ہوتین کہ چہہ چہوٹی چہوٹی ریاستین ان کے دستخطون کی تضحیک وتذلیل کرین۔ باب عالی نے مخیرانہ انصاف سے رسدی حصون اور اون کی ادائیگی کی سبیلون کے ترتیب کے متعلق جو تجاویز باضابطہ طور پر دول یوروپ کے سامنے پیش کی ہین اس سے معلوم ہوجائیگا کہ خود ترکی اور نیز اون کے قرضخواہون کے لئے اس رنجدہ مسئلہ کا یہ تصفیہ جس سے سلطان عبدالمجید کی گورنمنٹ کی نرم اور رعایتانہ برتاؤ کا بین اثبات ہوتا ہے کیسا اہم اور ضروری ہے۔

ان اعداد کے روسے جو عثمانیہ قرضہ قومی کے محکمہ نے بہم پہونچائے ہین بلگیریا کے ذمہ امپیریل عثمانیہ خزانہ کی ۱۰۸۸۸۵۲۸ ترکی پونڈ کی نام نہاد رقم گرفتنی ہے جس کا ایک فیصدی کی شرح پر ۱۰۸۸۸۵ ترکی پونڈ سود سالانہ اداکرنا ہوتاہے۔ پس اب اس ۱۰۸۸۸۵ پونڈ ترکی کی رقم کا سرمایہ بنانا ضروری ہے۔ سرکاری تمسکات پر فرض کیا جاوے کہ یوروپ مین اوسط شرح سود چار فیصدی ہے تو اس عرصہ کے بعد بلگیریا کو بطور قرضہ عثمانیہ کے حصہ رسدی کے کچہہ ادا کرنا نہین رہجائیگا البتہ جو سرمایہ اوسے حاصل کرنا ہوگا وہ چار فیصدی کی شرح پر سالانہ آمدنی کا بدل ہوگا جو سو برس مین قابل بیباقی ہو۔ ان شرائط کے مطابق ۱۰۸۸۸۵ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کے عوض واحد کیثت رقم ۲۶۶۷۲۴۰ ترکی پونڈ کی ہوتی ہے۔ اب فرض کیا جاوے کہ بلگیریا اس رقم کو چہہ فیصدی شرح سود سے کم پر حاصل نہین کرسکتا اور ساتھہ ہی اوس رقم نے پچیس برس مین بیباق ہوجانا ہو تو اس صورت مین اوسے ۲۰۸۶۵۰ پونڈ ترکی کا سالانہ بوجہ برداشت کرنا پڑیگا۔ یہ تجویز بلگیریا کے لئے ایسی مفید تھی اور اس سے نہ صرف اسکی ساکھہ ہی بڑہتی تھی بلکہ اسکے طفیل جو رقومات اوسے باب عالی کو دینی آتی ہین اون مین اسقدر بھاری بچت اور تخفیف ہوجاتی تھی کہ اوسے اس تجویز مین فوراً گورنمنٹ عثمانیہ کے ساتھہ شریک او متفق ہوجانا چاہئیے تھا کیونکہ اگر واقعی دیکھا جاوے تو بلگیریا کو دگوابتہی) نہایت ضروری اور لازمی طور پر اپنے حصہ کی بابت اوسی شرح پر سالانہ سود اداکرنا پڑیگا۔ جس شرح پر عثمانیہ قومی قرضہ کا محکمہ اپنے قرضخواہون کو اداکرے اور یہ شرح مکفولہ آمدنیون کی ترقی

پانے کے ساتھ ساتھ پانچ فیصدی تک بڑھ سکتی ہے تو گویا اس صورت مین بلگیریا ۵۲۴۴۴۵ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم ادا کرنے پر مجبور ہوگا۔ مزید برآن اس امر کا پہلے ہی سے تصفیہ کر چھوڑنا کہ اس برس اسقدر خرچ ہوگا ناممکن ہوجائے گا (کیونکہ وہ شرح سود اس وقت معلوم نہین ہوسکے گی جبپر عثمانیہ قومی قرضہ کا محکمہ اپنے قرضخواہون کو سود ادا کرے گا۔ اور وہ اختتام سال سے پہلے یہ شرح معین نہین کرسکتا۔ کیونکہ مدات مکفولہ کی آمدنی پر سود کی شرح مقرر ہوا کرتی ہے۔ مترجم) اور اٹکل پچو طور پر اگر یہ مان لیا جاوے کہ کم از کم صدی ہر کے لیئے برابر ۴ فیصدی شرح سود انفکاک رہیگی تو اس حساب سے بلگیریا کو اپنے حصہ کے سود وغیرہ کی بابت ۵۰۰،۱۱ پونڈ ترکی سالانہ ادا کرنے پڑین گے اور لطف یہ کہ پورے سو برس تک۔

پس ترکی ... تجویز کے مطابق ۵۰،۰۶۰۰۲ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا صرف ۵۲ برس تک ادا کرنا بلگیریا کے لیئے کیسا مفید اور فائدہ بخش تھا۔

یونان کیلیئے ۵۹۴۸۲ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا چار فیصدی کی شرح پر وہ سرمایہ جو سو برس مین قابل انفکاک ہو ۳،۳۴،۵ ترکی پونڈ ہوتا ہے جس کے پچیس برس کے اندر بیباق کرنے اور چھہ فیصدی سالانہ کی شرح پر سود ادا کرنے کے لیئے یونان کو ۱۳۱۹۴۴ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

سرویا کے لیئے ۲۸۱۳۴ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا اوسی شرح سود اور میعاد انفکاک کے لیئے ۵،۸۰۶۵ پونڈ سرمایہ ہوتا ہے جس کے ۲۵ برس مین ادا ہونے کے لیئے ۴۸۰۴۳ پونڈ ترکی سالانہ خرچ کرنے پڑتے ہین۔

مانٹی نیگرو کے لیئے ۸۸۰۱ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا اوسی شرح و میعاد کے لیئے ۲۶۶۵۹ ترکی پونڈ سرمایہ ہوتا ہے جس کے بشرح چھہ فیصدی سود پچیس برس مین بیباق کرنے کے لیئے ۲۰۸۵ ترکی پونڈ سالانہ ادا کرنے پڑتے ہین۔

اس پریکٹیکل تجویز کو جو ہر طرح کی نکتہ چینی سے ارفع و بالاتر ہے اگر عہدنامہ برلن پر دستخط کرنے والی طاقتین منظور کر لیتین اور اوسکی تعمیل ان چارون زیربحث ریاستون کے ذمہ لگا دیتین تو ٹرکی کو یکلخت ۲،۴۴۶۲۳۸۳ ترکی پونڈ ملجاتے اور اس رقم کو اسی طرح سے صرف مین لانے سے جسطرح سے وہ سلطان المعظم عبدالحمید کی تخت نشینی کے وقت سے اپنے دوسرے سرمایون کو کام مین لاتی رہی ہے ٹرکی اپنے قومی قرضہ کو چند ہی برسون مین ایک کروڑ نوبے لاکھ ترکی پونڈ کم کردیتی۔ بنابرین سلطنت عثمانیہ

کے یوروپین قرضخواہون کو اس بات کا سخت افسوس ہوگا کہ اون کی سلطنتون نے امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ سے جائز دعاوی کی جو عین انصاف پر مبنی تھی کوئی شنوائی نہ کی لیکن برعکس اسکے جس ایمانداری سے ٹرکی اپنے وعدون کو نباہ رہی ہے اور جس لیاقت سے وہ ان وعدون کو اون لوگون کی بہتری اور مفاد کے لیئے جس کے ساتھ وہ کئے گئے تھے پورا کر رہی ہے قرضخواہان مذکور اوس ایمانداری اور لیاقت کی نمایان طور پر شہادت دینے اور تصدیق کرنے پر مجبور ہین اب تک وہ حصص جنسے عثمانیہ سلطنت کا قومی قرضہ مشتمل ہے تقریباً ہمیشہ خیالی کفالتین منصور ہوتی رہی ہین۔ لیکن اونکی نسبت یہ تحقیقات اور آزمایش کرنی کہ آیا آجکل کے لیئے بھی یہی اندازہ اون کی قدر و منزلت کا ہے کچھہ ناموزون اور بے محل نہ ہوگا۔

اپنی زندگی کے پہلے بیس برسون کے دوران مین عثمانیہ قومی قرضہ نے جو نئے نئے قرضون کو شروع سے برابر بڑہتا جاتا تھا۔ اوس بھاری شرح سود کیوجہ سے جو وہ پبلک کے سامنے پیش کرتا تھا کثیر التعداد مربیون کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ مگر گذشتہ ۱۸۷۵ء کے واقعات نے اس گروہ سوکلان کو منتشر کر دیا اور سنہ ۱۸۸۱ء تک یوروپ کی تبادلہ گاہین (سرکاری تمسکات کی خرید و فروخت کی منڈیان یا جگہین) عثمانی حصون سے لبریز رہتی تھین۔ اور کوئی اونکا خریدنے والا پیدا نہین ہوتا تھا لیکن ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء کے معاہدہ کے وقت سے ان تمسکات کی کھپت شروع ہو گئی جو پچھلے دس برسون مین بلا وقفہ برابر جاری رہی ہے اور اگر یہ کھپت ابھی تکمیل کو نہین پہونچی اور ٹرکی قرضہ کا ابہی بہت سا حصہ مارکیٹ (منڈی) مین خریدارونکی نہ بہم پہونچنے کی وجہ سے سرگردان پہر رہا ہے تو اسکا باعث یہ ہے کہ قرضہ مذکور کی موجودہ حالت اور نیز ان مین اصلاحات و تبدیلیون کو جو ان دس برسون مین سلطان المعظم کی سعی و کوشش سے ظہور مین آئی ہین اکثر لوگون نے ابہی تک اچھی طرح سے نہین سمجھا۔ لیکن اگر ہم قرضہ کی سالانہ رقم کی سلطنت عثمانیہ کے رقبہ اور مردم شماری پر اوسط نکالین اور پہر اسکا یوروپ کے دوسرے ملکون سے موازنہ کرین تو اس نقشہ سے دو امر ظاہر ہوتے ہین۔ ایک تو یہ کہ بلحاظ آبادی عثمانیہ قرضہ کی تعداد بہت سے دیگر ممالک کی نسبت بہت کم ہے اور ثانیاً یہ کہ سلطنت عثمانیہ کے اراضی رقبہ مین موجودہ آبادی سے کئی حصہ بڑہ کر زیادہ گنجان آبادی کی گنجائش ہے جس کا دوسرے الفاظ مین یہ مطلب ہے کہ اوس کا بہت سا حصہ ابہی تک جزوی طور پر آباد ہے اور چونکہ اوس مین نہایت ہی بڑے بڑے قدرتی وسائل پیداوار اور آمدنی بافراط موجود ہین۔ اس لیئے اگر ان وسائل سے کام لیا جاوے تو بہت ہی بڑے اور غیر معمولی فائدہ بخش نتائج حاصل ہو سکتے ہین پس ان امور پر

غور کرنے سے یہ صاف ظاہر ہے کہ خیالی اور فرضی کفالتیں ہونے کی پرانی افواہ عثمانیہ کفالت نامجات پر صادق نہیں آتی ہے۔

تاوان جنگ کا ۴ مئی ۱۸۸۲ء کے معاہدہ کے روسے انتظام کیا گیا ہے جو دربار قسطنطنیہ اور گورنمنٹ روس کے درمیان منعقد ہوا تھا۔ ترکی نے ۸۰۲۵۰۰۰۰۰ فرنیک یا ۳۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ ترکی کے اس قرضہ کو ۳۵۰۰۰۰ پونڈ ترکی کی سالانہ اقساط میں سو برسوں میں ادا کرنے کا ذمہ اوٹھایا ان اقساط کی ادائیگی کے واسطے محصول گوسفند اور ولایت ہائے حلب۔ کونیہ۔ قسطامونی۔ ادانہ آقور سو کے عشر جن سے سنہ ۱۸۸۰ء میں ۴۲۷۰۰۰ پونڈ آمدنی ہوئی مکفول کردیے۔ مگر ان قحط سالیوں کی وجہ سے جو چند سالوں تک ایشیائے کوچک اور شام وغیرہ میں حادث ہوئیں اور جن کے باعث فصلیں بہت ناقص ہوئیں ان مدوں سے جس قدر کہ اندازہ کیا گیا تھا اس قدر آمدنی نہ ہوئی اور اس وجہ سے ۱۸۹۳ء تک ان اقساط میں سے[1] چھہ لاکھ ترکی پونڈ باقی پڑ گئے۔ اس بقایا کی ادائےگی کے لیے ایک اور عہدنامہ دونوں سلطنتوں کے درمیان ہوا۔ اور ولایت حلب کے عشرات کا وہ حصہ جو پہلے مکفول نہیں کیا گیا تھا اور نیز ولایت معمورۃ العزیز کے عشر روس کے حوالہ کردیے گئے تاکہ چھہ برس کے لیے سلطنت روس کو بجائے ساڑھے تین لاکھ پونڈ کے ساڑھے چار لاکھ ترکی پونڈ کی سالانہ اقساط وصول ہوں۔ روسی سوداگران ساکنان ٹرکی کے ان نقصانوں کے ہرجانہ کے لیے جو ۱۸۷۷ء کی جنگ میں پہونچے اور جنکی بابت انہوں نے اس کمیشن کے روبرو جو اس وقت بغرض تحقیقات مقرر کیگئی تھی ایک کروڑ نوے لاکھ فرنیک کا دعویٰ کیا تھا کمیشن مذکور نے ساٹھ لاکھ فرنیک (۶۹۵۴۵۰۰۰ فرنیک مترجم) کی رقم معین کی اور دسمبر ۱۸۸۴ء میں[2] ۵۲ ہزار ترکی پونڈ کی پہلی اقساط دعویداروں کو ادا کیگئی۔

ایوان تجارت قسطنطنیہ کے اخبار مورخہ ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء نے ان آمدنیوں کے متعلق جو محکمہ قومی قرضہ عثمانیہ کے تفویض کیگئی ہیں ایک نہایت بسیط اور مفصل مضمون شایع کیا ہے جس کا ترجمہ بجنسہ

[1] تاوان جنگ کی تعداد عہدنامہ مورخہ ۱۸۷۹ء کے بموجب ۳۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ اسٹرلینگ یا ساڑھے تین کروڑ پونڈ ترکی مقرر ہوئی۔ اس رقم میں سے ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء تک کو ۱۵ لاکھ ۳۷ ہزار ۷ سو پونڈ اسٹرلینگ ادا ہوئے عہدنامہ ۱۸۷۹ء کے لیے دیکھو رسالہ مفروضہ مظالم آرمینیا اور دول ثلاثہ۔

[2] روسی رعایا کے نقصانات کا ہرجانہ ۷۹۵۴۰۰۰ فرنیک ۳۱۸۱۸۰ پونڈ اسٹرلینگ معین ہوکر اوسکی ادائےگی کیلیے پچاس ہزار ترکی پونڈ کی سالانہ قسط مقرر ہوئی ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء تک ایک لاکھ ترکی پونڈ یعنے ۹۰۹۱۰ اسٹرلینگ پونڈ ادا کیے گئے۔

ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

ہم حسب معمول بہت جلد کونسل آف ایڈمنسٹریشن کی مفصل رپورٹ دربارۂ آمدنیہائے مفوضہ بمحکمۂ قومی قرضہ عثمانیہ بابت سنہ ۱۳۰۹ ہجری (سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء) شائع کریں گے۔ لیکن ورنیو لا سال مختتمہ ۲۰ فروری سنہ ۹۴ء کی بمقابلہ سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء عام حالت دکھانے کے لیئے مندرجہ ذیل چند اعداد کا چھاپ دینا مناسب سمجھتے ہیں:-

مدات	سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء ترکی پونڈ	سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء ترکی پونڈ
کل آمدنی جمیع وسایل سے	۲۵۴۲۷۳۵	۲۵۰۸۷۶۰
انتظامیہ خرچ اور دیگر اخراجات	۳۵۰۲۷۱	۳۱۹۹۳۹
خالص آمدنی	۲۱۹۲۴۶۴	۲۱۸۸۸۲۱
رقم جو صدر محکمہ نے جمع کی	۲۱۸۹۴۰۵	۲۱۸۴۵۴۵
سال ماقبل کے انفکاکیہ فنڈ کا بقایا	۲۱۵۵۵	۳۳۲۱
	۲۲۱۰۹۶۰	۲۱۸۷۸۶۶
منہا کرو		
بقایا بروئے حساب جاریہ	۱۰۰۷۱۵	۱۰۴۸۲۶
ریزرو برائے ادائیگی سود قرضہ	۲۱۰۲۲۴۵	۲۰۸۳۰۴۰
جمع کرو		
فک شدہ حصص کا سود جو خالصاً سال رواں کے سود قرضہ کیلئے کارآمد ہوا	۸۵۸۹۵	۷۱۳۰۷
	۲۱۸۸۱۴۰	۲۱۵۴۳۴۷
منہا کرو		
ادائیگی سود وغیرہ بونڈ سکات ترجیحی	۴۳۰۵۰۰	۴۳۰۵۰۰ [سلہ]

سلہ اس رقم میں سود بشرح پانچ فیصدی اور اصلی قرضہ کی جزوی بیباقی یا انفکاک کی سالانہ رقم مقررہ بھی شامل ہے۔

یکم مارچ سنہ ۱۸۸۹ء عیسوی میں اس قرضہ کی تعداد ۱۰۱۳۰۱۷۰ پونڈ انگریزی تھی جو یکم مارچ سنہ ۱۸۹۴ء عیسوی کو پانچ سال کی رقومات بیباقی کی وجہ سے تقریباً ۱/۲۰ حصہ کم ہوگئی ہوگی۔

مد ۱۲	ترکی پونڈ سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء	سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء ترکی پونڈ
ادائگی سود بشرح ایک فیصدی بہ سلسلہ ہائے الف ب ج د و تمسکات	۱۱۶۱۳۵۱	۱۱۶۱۳۵۱ لعہ
خاص ادائگی سود وغیرہ بر قرضجات سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء و ۱۸۶۵ء و سنہ ۱۸۷۳ء	۹۴۵۹	۹۴۵۹
	۱۶۰۱۳۱۰	۱۶۰۱۳۱۰
بقایا جو فنڈ انفکاک تمسکات کے لیے باقی بچا	۵۸۶۸۳۰	۵۵۳۰۳۷

معمولی فنڈ انفکاک

رقم جو سلسلہ الف کے واپس خریدنے پر صرف ہوئی (بوجہ سود بر تمسکات فک شدہ)	۲۰۵۰۴۷	۲۹۲۸۹۵
رقم جو سلسلہ ب کے واپس خریدنے پر صرف کی گئی۔ (بوجہ سود بر تمسکات فک شدہ)	۹۹۲۰۶	۷۴۳۲۹

لعہ اس حساب سے کل بیرونی قرضہ یکم مارچ سنہ ۱۸۹۴ء کو ۱۱۶۱۳۵۱۰۰ ترکی پونڈ سلطنت عثمانیہ کے ذمہ ہوا۔ اور خاص قرضے سنہ ۱۸۶۵ء و ۱۸۷۳ء اور سنہ ۱۸۷۳ء کے اگر ان کی شرح سود کا اندازہ پانچ فیصدی کیا جاوے تو ۱۸۹۱۸۰ ترکی پونڈ ہوتے ہیں یعنی ہر سہ طبقوں کی جملہ قرضوں کی تعداد بابت تاوان جنگ و ہرجانہ رعایائے روس و ریلوے تمسکات کے تاریخ مذکور کو قریباً سوا بارہ کروڑ ترکی پونڈ ہوئی۔ سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء میں ان کی بیباقی کے لیے ۴۰۸۶۸۵۰۰ یعنے سال ماقبل کی نسبت ۳۳۷۹۳ پونڈ ترکی زیادہ ہوئے پس اگر سالانہ اوسط اس فنڈ کی چھ لاکھ ترکی پونڈ رکھی جاوے تو ہر سال سود کی کمی اور نیز اصلی خرچ شدہ رقم سے دگنا سرمایہ فک ہو جانے کی وجہ سے کل قرضہ تقریباً چالیس برس کی مدت میں بیباق ہوگا۔

یکم مارچ سنہ ۱۸۹۰ء کو کل قرضہ کی تعداد حسب ذیل تھی:۔

سود اگر ان غلطہ کے ترجیحی تمسکات ۷۱۳۶۰۰۰ پونڈ سٹرلنگ۔ کان سولیڈیٹڈ سٹاک دقرضہ مجتمع یعنی سلسلہ ہائے ا۔ ب۔ ج۔ د) ۸۰۶۳۱۱۲۰ پونڈ سٹرلنگ۔ قرضہ بر ضمانت انگلستان و فرانس بہ کفالت خراج مصر ۵۲۹۳۷۱۳ پونڈ سٹرلنگ۔ تمسکات ریلوے ۳۲۶۸۶۸۱۳ پونڈ سٹرلنگ۔ اندرونی قرضہ تقریباً ایک کروڑ اسّی لاکھ پونڈ اسٹرلنگ۔ تاوان جنگ اور ہرجانہ رعایائے روس کا بقایا ۷۵۳۰۸۰۳ پونڈ اسٹرلنگ۔

جملہ۔ سولہ کروڑ ۳۱ لاکھ تین ہزار آٹھ سو تیئیس پونڈ اسٹرلنگ تھا۔ یہ خیال رکھ لینا چاہیے کہ ترکی پونڈ ۱۸ شلنگ کا ہوتا ہے اور اسٹرلنگ پونڈ بیس شلنگ کا +

تبادلہ تمسکات ترجیحی سے جو تیرہ معمولی طور پر فنڈ انفکاک کو روپیہ حاصل ہوا وہ حسب ذیل خرچ ہوا

			۱۸۹۲و۹۳ء	۱۸۹۳و۹۴ء
رقوم بجہ سود تمسکات فک شدہ جو سلسلہ الف کے فک کرنے پر صرف ہوئیں			۱۱۷۳۰	۱۱۵۵۴
ایضاً	سلسلہ ب	ایضاً	۵۵۷۵۱	۵۴۰۲۷
ایضاً	سلسلہ ج	ایضاً	۵۸۲۷۴	۵۵۵۳۸
ایضاً	سلسلہ د	ایضاً	۴۸۴۴۸	۴۳۱۳۶
			۵۶۵۴۶۴	۵۳۱۴۸۲

جمع کرو

رقم جو استعمال آئندہ کے لیے انفکاک کے فنڈ کے حساب میں جمع کی گئی ہے	۲۱۳۶۶	۲۱۵۵۵
میزان کل	۵۸۶۸۳۰	۵۵۳۰۳۷

نامینل زر نام نہاد سرمایہ جو اس سال میں فک کرایا گیا	فیصدی جو ادا کیا گیا (اوسط قیمت)	پونڈ سٹرلنگ	فیصدی (اوسط قیمت)	پونڈ سٹرلنگ
سلسلہ الف	۴۷/۰۳	۲۸۹۰۰۰	۵۳/۹۴	۱۵۲۰۰۰
سلسلہ ب	۳۴/۸۷	۳۰۴۰۰۰	۳۰/۷۷	۳۸۰۰۰۰
سلسلہ ج	۱۳/۷۵	۳۲۳۰۸۰	۲۱/۵۸	۳۴۴۰۰۰۰
سلسلہ د	۲۲/۳۱	۱۸۵۱۰۰	۲۴/۰۸	۱۸۶۰۰۰
	۳۹/۵۰	۱۳۰۱۲۸۰	۳۶/۷۱	۱۳۱۶۰

ریڈیمپشن فنڈ (فنڈ انفکاک)

	اصلی نام نہاد سرمایہ	فک شدہ نام نہاد سرمایہ
گروپ اول سلسلہ الف	۷۱۱۹۸۸۲	۵۲۷۰۱۱۰
" دوم سلسلہ ب	۱۰۰۴۲۸۲۵	۱۲۳۴۵۰۰
" سوم سلسلہ ج	۳۰۵۴۹۲۵۱	۸۴۲۰۸۰
" چہارم سلسلہ د	۴۳۶۵۱۹۶۵	۶۵۷۵۰۰
ترکی تمسکات بشرح ۵ فیصدی / " " ۴ فیصدی	۱۴۲۱۱۴۰۷	۱۱۰۷۴۱
" واپس دی گئیں		۲۳۳۵۴۸
میزان کل	۱۰۵۵۷۷۳۳۰	۸۸۲۸۴۲۹

تفصیل آمدنی کی مدوار	سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء ترکی پونڈ	سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء ترکی پونڈ
مسکرات. نمک. اسٹامپ. شکار ماہی ریشم اور محصول تمباکو کا بقایا	۱۱۰۴۶۰۵	۱۰۹۱۰۳۷
تمباکو کا عُشر	۹۵۳۵۹	۱۰۰۸۶۵
تمباکو کا محصول	۷۵۰۰۰۰	۷۵۰۰۰۰
منافع محصول مسکرات کا ایک جزو	۳۷۰۱۴	۴۱۷۴۵
مشرقی رومیلیا کا خراج	۱۵۲۰۳۶	۱۵۲۰۲۶
محصول پرمٹ جزیرہ قبرس	۱۰۲۵۹۶	۱۰۲۵۹۶
محصول پرمٹ تمباکیہ	۵۰۰۰۰	۵۰۰۰۰
میزان کل	۲۱۹۱۶۷۰	۲۲۶۸۲۶۹
خرچ		
اخراجات سنٹرل بورڈ (صدر محکمہ)	۸۳۹۱۴	۶۷۴۸۳
بابت خسارہ چاندی بوجہ ایکسچینج (تبادلہ)	۱۰۰۹	۷۴۲
زر کمیشن اور دیگر اخراجات	۱۶۱۸۸	۱۷۷۳۵
	۱۰۰۷۱۱	۸۵۹۶۰
فایدہ روانگی روپیہ معین بوجہ ایکسچینج	۷۸۶۱	۲۸۷۸
امانتی فنڈ کے سود کی منہائی	۶۳۰۷	۵۱۱۴
میزان کل	۲۱۸۹۳۰۵	۲۱۰۴۵۳۵

جیساکہ مندرجہ بالا جدولون سے ظاہر ہے سنہ ۹۳-۹۲ء کی کارروائیون کا عام نتیجہ گزشتہ سالون مین سے ہر ایک سال کی نسبت نہایت عمدہ رہا ہے

مسٹر ونسنٹ کیلرڈ صاحب (ڈایرکٹر عثمانیہ بنک ہے جنکی خاص رپورٹ بھی عثمانیہ قومی قرضہ پر بابت سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء حال مین شایع ہوگئی ہے اوس مین سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت کے متعلق نہایت دلچسپ کیفیت مندرج ہے۔

صاحب موصوف لکھتے ہین کہ یہ امید کرنا تو بیجا ہے کہ مدات مفوضہ کی آمدنیون مین ہر سال ایسی ہی عظیم الشان بیشی ہوتی جاوے جیسی کہ پچھلے برس ہوی اور جیسی انہون نے اپنی رپورٹ سال گذشتہ مین

ریمارک کئے تھے چنانچہ اس برس ویسی ترقی نہیں ہوئی۔ لیکن اس مین کوئی شک نہین کہ معاملات کی
حالت بہ اغلب وجہ ترقی کی چال پر چلتی معلوم ہوتی ہے۔ کل آمدنی جو گزشتہ سال مین ۲۵۰۸۷۰
ترکی پونڈ ہوئی تھی۔ اس برس ۵۳۵،۲۴۲،۵۳ پونڈ ترکی ہوئی ہے یعنی ۵، ۹۳۴ ترکی پونڈ یا ۵۳ ر ۰ فیصدی
کی بیشی ہوئی۔ لیکن دوسری طرف بمد خرچ بھی ۲۳۲۲۰۳ پونڈ ترکی کا اضافہ ہوا ہے جس سے خالص
آمدنی مین صرف ۳۴۶۳ پونڈ ترکی کا اضافہ رہگیا۔ اگر ۹۴-۱۸۹۳ء کا ۹۲-۱۸۹۱ء سے مقابلہ کیا جاوے
تو سال اوّل الذکر مین ۱۳۶۰۱۱ پونڈ ترکی یا ۴۲،۵ فیصدی کا اضافہ پایا جاتا ہے۔

خرچ مین زیادتی زیادہ تر تنخواہون کے بڑھائے جانے سے ہوئی ہے اور یہ امر محکمہ مذکور کو تجربہ کار
اور زیادہ قابل اشخاص کی خدمات حاصل کرنے کے قابل بنانے کیلئے کیا گیا تھا۔ انسپکٹرون کی تعداد بڑھا
دیگئی ہے اور جو نتائج حاصل ہوئے ہین وہ مفید ثابت ہوئے ہین۔ لیکن ان اصلاحات کا اثر اچھی طرح
سال رواں کے اختتام پر محسوس ہوگا۔

سال زیر ریویو مین متوسط الحال فصلون اور ارزانی اجناس کیوجہ سے محاصل کی وصولی مین بہت کچھ
مشکلات پیش آئین۔ مگر پھر بھی جو رقم وصول ہوگئی ہے وہ نہایت اطمینان بخش متصور ہونی چاہئے۔

۹۵-۱۸۹۴ء مین ظاہری آثار سے پایا جاتا ہے کہ اچھی آمدنی ہوگی اور یہ ایسا امر ہو کہ اسپر جسقدر
خوشی ظاہر کیجاوے کم ہے۔ کیونکہ ارزانی نرخ غلہ نے کاشتکارون کو پست ہمت اور اون کے وسایل
کو محدود کر دیا ہوا ہے اور یہ مصیبت ایسی آبادی پر جو بالخصوص زراعتی ہو جیسی کہ ٹرکی کی ہے نازل ہونی
جسقدر بری ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہین۔ سال رواں کیحالت بجائے بہتر ہونے کے ۱۸۹۳ء کی نسبت
خراب تر تھی۔ پس جس برس مین حالات ایسی ناقص ہون اوس برس مین آمدنیون کا اسی سطح پر قایم
رہنا کچھہ کم تعجب انگیز نہین ہے۔ مگر میرے خیال مین مداخل کی بیشی کے قایم رہنے کی توقع رکھنا فضول ہوگا
اور اگر ہم پچھلے برس جتنے ہی محاصل جمع کرلین تو ہمین بالیقین نہایت مغتنم سمجھنا چاہئیے۔"

قرضہ کے سود بڑھانے کیلئے جو ریزرو فنڈ قایم کیا گیا ہوا ہے اوسکی نسبت صاحب ممدوح اپنی رپورٹ
مین یہ عبارت تحریر فرماتے ہین۔

"یہ ریزرو فنڈ ۹۴-۱۸۹۳ء کے اخیر پر ۳۹۴۸۲۲ ترکی پونڈ کی رقم کو پہونچگیا ہے اور مارچ ۱۸۹۵ء کو
۰۰۰،۷۴۳ پونڈ تک پہونچ جائے گا۔ اب قرضہ کے سود مین ½ فیصدی سالانہ زیادہ دینے کیلئے ۲۲،۰۰
ترکی پونڈ خرچ ہوتے ہین پس یہ ادائیگی مارچ ۱۸۹۵ء مین عمل مین آنی ممکن ہو جاویگی۔
لیکن اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ وہ فوراً اسی وقت ادا کر دیجاوے۔ ٹوگری (فرمان) مکرم

کی دسوین اور گیارہوین دفعات کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ شرح سود قانون کی رو سے مقرر ہونی چاہئے کیونکہ اسی لیے تو ریزرو فنڈ قایم کیا گیا تہا۔

ڈگری (فرمان) مذکور کے نافذ کنندگان سود کی شرحونکی کمی بیشی اور اوس مالی خلل خرابی کی جو اوس کی سکیم بیباقی یا انفکاک کی کارروائی مین پیدا ہوتی پہلے ہی سے نہین جانچ سکتے تھے اور غالباً اسی لیے اونکا یہ منشاء رہا ہے کہ شرح سود جب ایک دفعہ ٹہرا دیجاوے تو وہ ہمیشہ ویسی ہی رہے اور تاکہ کونسل کو ان تمام کے قایم رکھنے کی مسایل قرار واقعی طور پر بہم پہنچانے چاہئین ایسکو ریزرو فنڈ قایم کرنے کا اختیار دیا گیا تہا تاکہ وہ حسب ضرورت ایک ششماہی کی تخفیف کیوپون کو دوسری ششماہی تک پر کرنیکے لیئے اس فنڈ سے روپیہ برآمد کر سکے "

مگر یہ مسٹر ونسٹ کیلرڈ کی ذاتی رائے ہے لیکن اس رائے مین جیساکہ وہ اپنی رپورٹ کے صفحہ ۷ مین لکھتے ہین ساتھ ہی وہ دعوے سے یہ کہتے ہین کہ کسی شبہ کا احتمال نہین ہے۔ آگے چلکر صاحب موصوف لکھتے ہین کہ

"مالی معاملات مین تمام دیگر تجاویز سے یہی پالیسی عمدہ معلوم ہوتی ہے لیکن پہر بھی مین اس امر سے انکار نہین کرسکتا کہ ڈگری کی عبارت سے اون لوگونکی بیشک بظاہر حال تائید ہوتی ہے جو ۴ فیصدی سود کے فوراً ادا کیئے جانے کے خواہشمند ہین اور اس تائید کو اس امر سے اور بھی تقویت ملجاتی ہے کہ اس مدعا کے لیئے ضروری رقم موجود ہے اور اس امر پر غور کرنے کی کوئی حاجت نہین ہے کہ کیا یہ شرح سود ہمیشہ کے لیئے قایم رہ سکتی ہے یا نہین [۱۵]"

---

۱۵ ۱۳۰۸ ہجری (مطابق مارچ ۱۸۹۲ء لغایت فروری ۱۸۹۳ء) مین قلمرو عثمانیہ سے جسقدر مال باہر گیا یا باہر سے وہان آیا۔ اوس کا نقشہ معہ مداخل محصول نومبر ۱۸۹۵ء مین شایع ہوا ہے اس مین کوئی شک نہین کہ وہ بہت ہی دیر کے بعد شایع کیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی اوس کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہین۔ اوس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سال مذکور مین ۵۸۹۶۶۴۲۲ پونڈ ترکی کا مال داخل ہوا جو ۱۳۰۷ ہجری کی نسبت ۴۵۹۸۶ پونڈ ترکی کم ہے اسی لیئے ۱۳۰۸ ہجری مین محصول درآمد سے ۱۸۶۴۴۸۱ پونڈ ترکی وصول ہوئے اور ۱۳۰۷ ہجری مین ۱۸۰۹۲۷۸ پونڈ ترکی۔ سال زیر ریویو مین ۱۵۵۷۲۰۴۴ پونڈ ترکی کا مال ممالک عثمانیہ سے باہر گیا جو سال سابق کی نسبت ۶۸۵۷۰۲ پونڈ زیادہ ہے۔ محصول برآمد سے ۸۱۹۲۴۲ پونڈ ترکی حاصل ہوئے ۱۳۰۷ ہجری مین ۷۵۵۰۱۲ پونڈ ترکی وصول ہوئے تھے۔ ان اعداد مین وہ اسلحہ و سامان حرب شامل نہین ہین جو عثمانیہ گورنمنٹ نے ممالک غیر سے [illegible] اور نہ ہی وہ پارسل جو دول اجنبیہ کے کونسلون اور مشنون کو وصول ہوتے ہین اونکو اشیاء [illegible] کے استعمال کے لیئے منگوائی گئین زراعتی و صنعتی کلین اور وہ سامان جو پلون ریلیون بنادر [illegible] وغیرہ کی تعمیر کے لیئے منگایا گیا شامل نہین کیونکہ یہ سب محصول سے بری ہین۔ اس باب کے خاتمہ پر مین ترکی

برّی فوج

عثمانیہ فوج برّی اپنی موجودہ طرز و ترتیب کے مطابق جو اعلیحضرت سلطان عبدالحمید غازی کے عہد حکومت مین اوسے حاصل ہوئی ہے ان تین بڑے بڑے حصون مین منقسم ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰ — اور مصری تمسکات اور قرضون کی موجودہ قیمت درج کر دینی بھی مناسب سمجھتا ہون۔

بتاریخ ۵ فروری سنہ ۱۸۹۶ء	نام قرضہ	قیمت بازاری فیصدی
ٹرکی	یونیفائیڈ لون - د قرضہ اتفاقی) ※	۱۰۱ ¾
"	گروپ ۱ سلسلہ الف	۵۸
"	" ۲ " ب	۴۳ ⅝
"	" ۳ " ج	۲۱ ⅞
"	" ۴ " د	۲۱ ⅜
مصر	مجتمع قرضہ سود ۴ فیصدی	۱۰۴ ¼
"	ترجیحی قرضہ سود ۳½ فیصدی	۱۰۰ ⅝
"	قرضہ سرکاری سود ۳½ فیصدی	۱۰۳ ¾
"	جدید قرضہ دائرہ سود ۴ فیصدی	۱۰۲ ¾

※ اس تاریخ اٹلی کے تمسکات پانچ فیصدی سود والونکا بہاؤ ¾ ۴۸ فیصدی جرمنی کے ۳ فیصدی سود والون کا ¾ ۹۹ اسپانیہ کے ۴ فیصدی سود والون کا ½ ۶۰ فرانس کے تین فیصدی سود والون کا ¾ ۱۰۱ یونان کا ¼ ۳۰ ہنگری کے ۴ فیصدی والون کا ¾ ۱۰۱ امریکا کے ۴ فیصدی کا ¾ ۱۲۵ تہا ٹرکی کے اس قرضہ کا سود ۴ فیصدی — اس سے معلوم ہوجائیگا کہ ٹرکی کا مالی اعتبار آج کس پایہ کا ہے توضیحات سلسلہ الف تا دکی کمی قیمت کی وجہ یہ ہے کہ انکا سود صرف ۱ فیصدی ہے پس بلحاظ سود انکی قیمت بھی کسی دوسری سلطنت کے تمسکات سے کم نہین۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین مصر کی آمدنی ۱۰۵۶۲۰۰۰ پونڈ مصری اور خرچ ۹۰۵۶۰۰۰ مصری پونڈ ہوا اور سنہ ۱۸۹۵ء کو قرضہ کی تعداد ۱۰۵۸۲۰۰۰ پونڈ تھی جسکا سالانہ سود ۴۲۲۱۲۳۵ پونڈ تہا (مصری پونڈ ½ ۲۰ شلنگ کے برابر ہے) سنہ ۱۸۸۲ء مین بباعث [illegible] سوڈان کے نکل جانے سے جس کا رقبہ ½ ۹ لاکھ میل مربع اور آبادی ایک کروڑ سے زائد ہے صرف خدیو مصر کا رقبہ فقط ۴ لاکھ ۰۰ ہزار میل مربع اور آبادی نو لاکھ رہگئی ہے۔ اس رقبہ مین سے صرف ۱۰۷۰۰ میل مربع زمین قابل زراعت و زیر کاشت ہے [illegible] ۱۳۳ میل مربع دریاؤن نہرون اور سڑکون آبادیون اور پشتون وغیرہ کے نیچے ہے اور باقی رقبہ مین محض ریگستان ہے۔ سنہ ۱۸۹۵ء کے وسط مین ۵۸۵ میل ریلوے جاری تھی اور قصبہ کینہ سے اسوان تک بن رہی ہے جو

(۱) مصافیہ (یعنے فوج حاضر باش) اسکی دو قسمین ہین۔

اول۔ نظام (یعنے جو حقیقت ہر وقت عملی خدمت کیلئے تیار رہتی ہے)

دوم۔ احتیاطیہ (عملی خدمت بجا لانے والی فوج جو غیر محدود رخصت پر رہتی ہے)

(۲) ردیف یا فوج ریزرو اسکی بھی دو قسمین ہین۔

(۳) مستحفظ یا ٹیری ٹوریل فوج۔

فوجی خدمت کی کل میعاد ۲۰ برس مقرر ہے۔ ایکٹو یعنے مصافیہ فوج کے لیئے چھہ برس جن مین سے چار نظام مین اور دو احتیاطیہ مین بسر ہوتے ہین۔ فوج ریزرو مین آٹھ یعنے ہر دو قسمون مین چار چار برس اور فوج مستحفظ مین چھہ برس۔ فوج مین صرف مسلمان بھرتی کیئے جاتے ہین غیر مسلم رعایا سے جنگی خدمت کے عوض بدل عسکریہ نام ٹیکس لیا جاتا ہے۔ ہر ایک غیر مسلم مذکر رعایا سے سلطانی تاریخ پیدایش سے یہ ٹیکس ادا کرتا ہے اسے جماعت وار سرگروہان قوم وصول کر کے سالانہ خزانہ عامرہ مین داخل کرتے ہین۔ سنہ ۱۸۰۶ء کے جنگی قانون نے سلطنت کے ہر ایک مسلمان پر بہ استثنار دار الخلافہ کی آبادی کے جو خاص مراعات کیوجہ سے آزاد رکھی گئی ہے۔ فوجی خدمت لازمی کر دی ہے۔ ایکٹو آرمی مین (۱) دار الخلافہ اور صوبجات کی مسلح فوج سواران پولیس (۲) فوج بیقاعدہ اور (۳) مصر کی مختلط فوج جو جنگ کے وقت خدیو مصر کو بھیجنی پڑتی ہے شامل نہین ہین۔ فوجی خدمت لازمی ہونے کی عمر ۲۰ برس سے ۴۱ برس مقرر کیگئی ہے اور ہر سال پچاس ہزار سے لیکر ساٹھ ہزار تک نوجوان فوجی خدمت کے لیئے طلب کیئے جانے کے مستوجب ہوتے ہین۔ مگر وہ سارے ہی فوج مین بھرتی نہین کر لیئے جاتے جو شخص بھرتی نہیں کیئے جاتے اونکی دو جماعتون مین تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک جماعت کو جس مین برابر فوج کیطرح درجہ بندی ہوتی ہے اور پلٹنین اور کمپنیان بنائی جاتی ہین اُن مقامات کی اہمیت اور قدر و منزلت کے مطابق جن مین اوس جماعت کے آدمی رہتے ہین۔ ہر سال چھہ مہینے سے لیکر نو مہینے تک جنگی قواعد و تعلیم سیکھنی پڑتی ہے اور دوسری کو ہفتہ مین صرف ایک دفعہ یعنے نماز جمعہ کے بعد مشق کرنی پڑتی ہے جنگ کیوقت فوجکی تیاری حسب ذیل ہوگی:-

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴۔ لائن ۱۸۹۷ء مین مکمل ہو جاویگی اس کے تیار ہونے پر اسکندریہ سے لیکر دریائے نیل کی پہلی آبشار تک جسکو کتاریکٹ اسوان آباد ہے سات سو میل لمبی ایک سیدھی ریلوے لائن بنجاوے گی۔ مصر کے نیم مختار بننے اور انگریزون کے قابض ہونے کی مفصل تاریخ کتاب عہد حکومت کے متن اور حاشیہ مین مندرج ہے اس وقت ساڑھے چار ہزار کے قریب انگریزی فوج وہان مقیم ہے مصری افواج اور پولیس کی تعداد ۱۶ ہزار ہے +

(الف) ۔ ایکٹو آرمی (نظام و احتیاطیہ) ساڑہے تین لاکھ افسر و سپاہی۔

(ب) ۔ ریزرو آرمی (ردیف) ساڑہے چار لاکھ۔

(ج) ۔ ٹیری ٹوریل آرمی (مستحفظ) دو لاکھ۔

یعنے تقریبًا دس لاکھ نبرد آزما ۔ ۱۲۱۵ میدانی توپین اور ۳۳۰ کوہی توپین سلطنت کی تمام جنگی قوت چار آرمی کوروان (حصۂ فوج جس مین دو یا تین دستے ہون) مین تقسیم ہین اور ہر ایک آرمی کور ایک ایک مارشل یا جرنیل حصۂ فوج کے زیر کمان ہے۔ قواعد اور جنگی مشق سے جو امور تعلق رکھتے ہین۔ وہ آرمی کور کے سٹاف کی زیر نگرانی ہین اور انتظامی معاملات آرمی کور کی کونسل سے تعلق رکھتے ہین آرمی کورون کی تعداد سات ہے۔ اور انکے صدر مقام مندرجہ ذیل شہر ہین:۔

۱۔ قسطنطنیہ۔ اول آرمی کور (امپیریل گارڈ) یعنے شہنشاہ کی اردل یا حفاظت کی فوج۔

۲۔ ایڈریانوپل۔ دوم آرمی کور۔

۳۔ مناسطر (واقع البانیا) سوم کور۔

۴۔ ارزن گیہان (واقع آرمینیا مترجم) چہارم کور۔

۵۔ دمشق پنجم آرمی کور۔

۶۔ بغداد۔ ششم آرمی کور۔

۷۔ یمن (صنعا مترجم) ہفتم آرمی کور۔

ان آرمی کورون کے علاوہ طرابلس الغرب۔ حجاز (اور جزیرہ کریٹ۔ مترجم) مین بھی علیحدہ علیحدہ دستہ ہائے فوج ہین۔

وزارت جنگ یعنے سرعسکر براہ راست سلطان المعظم کے زیر حکم ہے جو بہ نفس نفیس فوج کے سردار اعلے ہین۔ اور گرینڈ کونسل آف وار (دار شوری عسکریہ) اور کونسل آف دی گرینڈ میٹریس آف آرٹیلری (مجلس توپ خانہ عامرہ) کی امداد سے خود اوس کی نگرانی اور انتظام کرتے ہین۔ گرینڈ ماسٹر آف آرٹیلری (افسر اعلے توپخانجات) کو خود خلیفۃ المؤمنین مقرر فرماتے ہین اور وہ جیسا کہ وزارت جنگی کے ماتحت ہے ویسا ہی براہ راست اعلیحضرت کے زیر فرمان ہے۔ مگر اس کے عہدہ کی نوعیت ہی ایسی ہے کہ تمام انجنیر اور جملہ فوج توپخانہ اون کے ماتحت ہین اور جس وجہ سے اون کی قدر و منزلت تقریبًا وزیر جنگ کے [illegible] ہے۔

عثمانیہ فوج [illegible] ہمیشہ سے اپنی قوت مدافعت اور تیزی [illegible] و شجاعت و ثبات بالمجاہدت مین آفاق شہرہ

رہی ہے۔ دشمن پر سنگینون سے حملہ کرنے مین تو عثمانیہ انفنٹری (فوج پیدل) ایک تند و تیز سیل عظیم کے مشابہ ہے جسکی غضبناک تیزی کو صرف وہی فوج روک سکتی ہے جو طاقت مین اس سے بدرجہا زیادہ ہو اور کسی مقام یا مورچہ کی حفاظت کرتے وقت ترکی پیادہ سپاہی ہر وقت اپنی جگہہ پہ چٹان کیطرح ثابت قدم ہوتا ہے انفنٹری کا ساز و سامان نہایت ہی سادہ اور علی قسم کا ہے۔ امپیریل گارڈ کی پلٹنون کے سوا جو ذوالعوفی[۱۰] کوٹ اور پتلون پہنتی ہین۔ باقی سب کی وردی سیاہی مائل نیلے رنگ کا کوٹ اور اسی رنگ کی پٹیان اور پتلون ہے۔ سر پہ فیض (ترکی ٹوپی) پہنی جاتی ہے۔

تھوڑی مدت تک تمام فوج پیدل ساڑھے ۷ ملیمٹر[۱۱] قطر کی نالی والی ماسر ری پیٹنگ[۱۲] رائفلون سے مسلح ہو جاوے گی عثمانیہ گورنمنٹ نے ۱۸۹۰ء مین ہنری مارٹینی اور ونچسٹر رائفلون کیجگہہ جن سے اس وقت تک عثمانیہ افواج مسلح تھین۔ اس رائفل کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور ماسر اینڈ کمپنی کو فوج پیدل کے لیئے پانچ لاکھہ اور فوج سواران کے لیئے باون ہزار ری پیٹنگ رائفلین بہم پہونچانے کا ٹھیکہ دیا جس نے ۱۸۹۰ء مین ان اسلحہ کی پہلی قسط روانہ کی اور اب تقریباً کل مطلوبہ تعداد گورنمنٹ عثمانیہ کو موصول ہو گئی ہے۔

ترکی فوج سواران کو یوروپین افواج سواران کی نسبت یہ بڑا فایدہ ہے کہ وہ بڑی آسانی سے ان لوگون مین سے بھرتی کیجا سکتی ہے جو پیدایش سے شہسواری کے عادی ہین۔ برعکس اسکے یوروپ کی

[۱۰] ذوالعوف الجیریا کے کوہستان جرجیرہ کے ایک قبیلہ کا نام ہے جو پھرتی اور مستعدی مین بے نظیر ہے۔ فرانس نے اس ملک کو فتح کرنے کے بعد اس قبیلہ سے چند پلٹنین تیار کی تھین۔ اور اون کی نیی پوشاک ہی کو ان کی فوجی وردی رہنے دیا۔ کچھہ عرصہ کے بعد وہ وردی ایسی مقبول ہوئی کہ چند خاص فرانسیسی پلٹنون کی بھی وہی پوشاک وردی بنائی گئی جس کی تقلید مین امریکہ اور یوروپ کی چند سلطنتون نے بھی اپنی اپنی فوجون مین کچھہ پلٹنون کی ویسی ہی وردی کر دی۔ اور وردی کے لحاظ سے وہ "ذواآوٗ" یعنے ذوالعوفی پلٹنین پکاری جاتی ہین + مترجم۔

[۱۱] ملیمیٹر = ۰.۰۳۹۳۷ انچ کے +

[۱۲] ری پیٹنگ یا میگزین رائفل ان بندوقون کو کہتے ہین جن مین متعدد ۵۔۷ یا زیادہ کارتوس ایک دفعہ بھری جاوین اور وہ ایک ایک کرکے چلائے جاوین یعنے ان مین بار بار کارتوس نہین بھرنا پڑتا۔ کل طاقتون نے عموماً وہ رائفلین خریدی ہین جن مین پانچ کارتوس ایک دم رکھے جاتے ہین۔ بماہ جنوری ۱۸۹۹ء جس قدر ری پیٹنگ یا میگزین رائفلین ابھی گودام مین رکھی ہوئی تھین وہ بھی عثمانیہ افواج مین تقسیم کر دی گئی ہین۔ چونکہ رسالہ ہذا اوس کے

دوسری طاقتون کو اپنی اپنی مملکت کے ہر ایک مقام سے رنگروٹ بھرتی کرنے پڑتے ہین جو زیادہ تر
تجارت یا مزدوری پیشہ اور دہقانی جماعتون سے اور کمتر ایسی جماعتون سے حاصل ہوتے ہین جن کو
سواری کی مشق ہوتی ہے۔ فرانس اور جرمنی کے برخلاف جہان تین برس کی میعاد ہے ترکی سوارون کو
چار سال فوجی خدمت کرنی پڑتی ہے اور اس زیادہ لمبی میعاد ملازمت سے جو فوائد مترتب ہوتے
ہین اون کو ہر کوئی بخوبی سمجھہ سکتا ہے۔ بیان کرنے کی ضرورت نہین۔ جدید ضابطۂ قواعد نے گو
ان حالتون کو جن کی موجودگی مین کیولری (فوج سواران) کو کام کرنا ضروری ہو جاتا ہے ترمیم
کر دیا ہے تاہم اوس نے کیولری کی وقعت مین کسیطرح سے کوئی کمی نہین کر دی۔ بیشک ریپیٹنگ
رائیفلون اور دور تک زد کرنے والی توپون کے زمانہ مین کیولری میدان کارزار پر پرانے طریق
مین ایک جگہہ جھنڈ باندہ کر کھڑی نہین ہو سکتی اور نہ ہی ایک بھاری تعداد مین دشمن پر بڑے بڑے
زوردار حملے کر سکتی ہے مگر اس مین کوئی کلام نہین ہے کہ کیولری فوج کی آنکھ بھی ہے اور پردہ
بھی ہے جسکی اوٹ مین وہ اپنی حرکات کو چھپاتی ہے اور بنا برین ایک معقول جنگی فوج کے لیئے
کثیر کیولری کا ہونا لابدی ہے۔ ترکی کیولری مین پانچ پانچ سکوڈرنون (رسالون) کی ۵ ۳ رجمنٹین
ہین۔ یہ تعداد ٹرکی کی جنگی حیثیت کو برقرار رکہنے کے لیئے بادی النظر مین تھوڑی معلوم ہوتی ہوگی مگر
سلطان المعظم کو اپنی جان نثار رعایا کے جوش حب الوطنی کی طفیل ایسا لٹکا ہاتھ آگیا ہے کہ وہ
اپنی فوج سواران کو جنگ کے وقت دوگنا بلکہ اس سے بھی زیادہ کر سکتے ہین۔ عثمانیہ کیولری کے اسلحہ
خفیف سی خمدار تلوارین اور چھوٹی نالی کی رائیفلین ہین۔ چند رجمنٹون کے پاس نیزے بھی ہین اور ہر ایک
امر سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ باقیماندہ رجمنٹون مین بھی وہ تقسیم کیئے جاوینگے۔ سوارون
کی وردی یہ ہے۔ سیدھا سادہ کوٹ جس مین بٹنون کی صرف ایک قطار ہے۔ خاکی رنگ کی پتلون
اور جرمنی کی ساخت کے بوٹ۔ گھوڑے عموماً ترکی۔ ایرانی نسل کے یا دوغلے عربی ہین۔ اون کے
قد چھوٹے۔ جسم نازک اور پتلی ٹانگین ہین۔ مگر وہ نہ صرف چست و چالاک اور جفاکش ہی ہین بلکہ
نہایت ذہین و بیحد اصیل بھی ہین۔

میدانی توپخانہ مین چھہ چھہ توپون کی ۲۵۴ باٹریان اور کوہی آرٹیلری مین بھی چھہ چھہ
توپونکی ۵۶ باٹریان ہین۔ میدانی یا قلعون کے توپخانے بمعہ توپون اور جمیع لوازمات کے مقام
ایسن (واقع پرشیا) کے کارخانجات کرپ سے آتے ہین مگر انہی نمونون کی چند توپین قسطنطنیہ کے
توپخانہ عامرہ سے بھی تیار ہوئی ہین۔ کوہی باٹریان اپنی عجیب وغریب صناعی اور ساخت کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ مصنف نے ۱۸۹۵ء کے شروع مین لکہا تہا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸- اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت سے بعد جو مزید حالات اس بارہ میں معلوم ہوتے ہین اون کو ناظرین کی آگاہی کے لیئے اخبار وکیل امرتسر سے یہان بجنسہ درج کر دیا جاوے:-

(منقول از وکیل ۳ فروری سنہ ۱۸۹۶ء)

ترکی افواج - افواج روم کے متعلق اکثر اخبارات مین آجکل عجیب و غریب رقمین شہرہ ہو رہی ہین - اور خاصکر ہمارے مکرم و معظم مرزا حیرت صاحب نے صرف آبنائے ڈارڈونیلز پر ۷۰ لاکھہ ترکی افواج کی موجودگی بحوالہ انسائیکلو پیڈیا دیہ نہین بتایا کونسا؟) ظاہر کی ہے لس لیئے سب سے پہلے ہم یہ بتا کر کہ انسائیکلو پیڈیا برٹیسی نیکا مین (جو سب سے مستند و معتبر انسائیکلو پیڈیا ہے) ہر قسم کی جملہ ترکی افواج کی تعداد دس لاکھ لکھی ہوئی ہے - ولایت کے ایک نہایت ہی معتبر پرچہ سے عثمانیہ افواج کی تعداد ملاحظہ ناظرین کیلئے درج کرتے ہین جس سے افسوس ہے کہ مرزا صاحب کے قول کی تصدیق نہین ہوگی - مگر خداوند کریم کی بارگاہ مین ہم دل سے دعا کرتے ہین کہ وہ سلطنت علیہ عثمانیہ کو وہی طاقت و عظمت عطا فرماوے جسے ہمارے مکرم دوست جوش ہمدردی اور رفاقی الحب قوم ہونیکی وجہ سے اس وقت فی الواقعہ موجود دیکھہ رہے ہین - اور مرزا صاحب اور کل دنیا کے اہل اسلام کی دلی آرزو کو اونکی اسلامی سلطنت کی بہبہ و جو شبہ وطکو نیسے پورا کرے لیکن سر دست ہم مرزا صاحب یا نیز دیگر مسلمان بھائیوں کو خوش کرنیکے لیئے حق الامر کو چھپانا نہین چاہتے - اس سے کوئی صاحب یہ نتیجہ نہ نکالین کہ سلطنت عثمانیہ فوجی طاقت کے لحاظ سے کمزور ہے اور مرزا صاحب اسکی کمزوری کو چھپاتے ہین نہین نہین یہ بات نہین جنگی طاقت اس وقت بھی ترکونکی کچھہ کم نہین - اور جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنے کسی مضمون مین تحریر فرمایا ہے وہ سوائے روس کے دنیا کی اور جس طاقت کا نام لو اوس کو بری جنگ مین مغلوب کرنیکے لیئے کافی ہین - اور اعلیحضرت امیر المومنین کی ظل عاطفت مین بعد جنگ کے بعد دوسرے صیغونکی طرح آئین بھی و نہون نے حیرت انگیز ترقی کی اور کر رہے ہین - اصل بحث صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اونکی موجودہ قوت کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے اور پھر اوسپر منحصر ہوئے ہین - ورنہ کون نہین جانتا کہ سلطان المعظم کی عمر مین خداوند کریم نے برکت دی اور وہ بیرونی حملون اور در اندازیون سے بچے رہے تو اور دس پندرہ برس مین ۷۰ لاکھہ تو اعداد افواج در دانیال پر تو نہین لیکن کل قلمرو عثمانیہ مین ضرور موجود ہو جاوینگی یعنے کہ تبتک سلطنت عثمانیہ کے کل مسلمان مرد جدید فوجی قانون کی طفیل سلحہ اور فنون جنگ سے پورے ماہر ہو جاوینگے - اسوقت تو کل مسلم ذکور کی تعداد بھی جنکی عمر ۲۰ اور ۵۰ برس کے درمیان ہو مشکل پچاس لاکھہ کے قریب ہے - اس تمہیدی بحث کے بعد ہم اخبار مذکور کا اقتباس درج کرتے ہین:-

دو سلطنت عثمانیہ کی بری افواج کی تعداد جو جنگ مین شامل ہو سکتی ہے تقریباً ساڑھے سات لاکھہ ہے - جنکی تفصیل حسب ذیل ہے فوج پیدل کی ۸۴۴ پلٹنون مین تقریباً ۶ لاکھہ (۵۸۳۰۰۰ - ایڈیٹر) فوج سوارون کی ۲۰۲ دستون مین زیادہ از پچاس ہزار (۵۵۳۰۰۰ - ایڈیٹر) فوج توپخانہ فوج سوارون کی برابر ہے (۵۴۷۲۰ - ایڈیٹر) اور توپون کی تعداد تقریباً ۱۴۰۰ ہے (۱۳۵۶ - ایڈیٹر) ۷۰۰ - انجنیر مین جنکی ۹۳ کمپنیاں ہین ان مین سے چار تلغراف کمپنیان ہین اور چار تار پیڈو کمپنیان - ان تمام فوجون مین تقریباً ترک ہی بھرتی ہین - خانہ بدوش عرب اور کرد عموماً جنگی خدمت سے پہلوتہی کرتے ہین (بقول مضمون نگار گویہ دونون قومین باقاعدہ فوج نظام مین بھرتی ہونے سے گریز کرتی ہون مگر آپ سمجھے مجمل طور پر بیان کرنیکو جیسا کہ اوس نے کیا ہے یا تفصیل یہ بتا دینا چاہیئے تہا کہ سلطان المعظم نے ان دونون قومون سے عساکر حمیدیہ یعنی ملیشیا فوج سواران کی ایک سو پلٹن تیار کرنیکی تجویز کی ہوئی ہے جنمین سے ۹۰ مکمل ہو چکی ہین اور ۹۰ ہزار سے زاید کر داوقات مقررہ پر فوجی ٹیشنونپر

حاضر اکر برابر قواعد سیکہتے ہین - اور عربون کے رسالے بھی برابر تیار ہوتے ہین - یہ فوج ملیشیا تعداد مندرجہ بالا مین شامل نہین اور نہ ہی قلعون کے
توپخانے اور توپچی مندرجہ بالا شمار مین شامل ہین - انکی ۲۲ کمپنیان ہین جن مین تقریباً ۱۱۰ توپین ہین - اڈیٹر کہل عیسائی بھرتی نہین کئے جاتے
اون سے جنگی خدمت کے عوض ایک ٹیکس (۵۰ پونڈ کا) وصول ہوتا ہے - جدید قانون کی رو سے کل مسلمانون پر بیس برس کی عمر مین جنگی خدمت
لازمی ہے - اور وہ چالیس برس کی عمر تک داخل افواج قاہرہ رہتے ہین - پہلے چھہ برس فوج نظام مین - دوسرے آٹھہ برس فوج ردیف مین
اور پچھلے چھہ برس فوج مستحفظ مین جو سوائے جنگ کے اپنے ضلع سے باہر نہین بھیجی جا سکتی - چھہ لاکھہ فوج پیدل مندرجہ بالا سے نصف کے قریب
فوج ردیف ہی مین ہے - مگر ردیف کو بھی حالت امن مین بھی اکثر طلب کر لیا جاتا ہے اور انکو اضلاع سکونتی سے دیگر اضلاع مین بھیجدیا جاتا ہے جیسے یہ
آرمینیا کے فساد فرو کرنے کے لیئے طلب کیگئے تہے - اڈیٹر پیدل فوج نظام مارٹینی پی باڈی رائفل اور چو دھارے سنگینون سے مسلح کیگئی ہے - مگر اب
اسکے پاس میگزین رائفلون کا کافی ذخیرہ ہے - مگر فوج ردیف میدان جنگ مین غالباً سابق الذکر رائفلون سے مسلح ہو کر شامل ہوگی
لڑائی کے وقت ہر ایک سپاہی کافی گولی بارود اپنے پاس رکہتا ہے - اور گاہ گاہ ایک سپاہی کے پاس اڑہائی اڑہائی سو کارتوس تک ہوتے
ہین - ہر ایک سوار کے پاس کاربین (چھوٹی نالی کی بندوق) ریوالور اور تلوار ہے اور چند جمعیتون کے سوار نیزون سے بھی مسلح ہین - میدانی
اور پہاڑی توپخانہ مین کل کی کل توپین کرپ قسم کی ہین جن مین سے اکثر نئی طرز کی ہین - اور کوہی باٹریون مین کچھہ کرپ قسم کی ہین اور کچھہ
وائیٹ ہیڈ قسم کی - یہ عظیم الشان فوج کل سلطنت عثمانیہ مین پھیلی ہوئی ہے - اور چھہ فوجی اضلاع پر منقسم ہے جن کو اردو کہتے ہین - پہلے اردو
کا صدر مقام قسطنطنیہ ہے - دوسرے کا اڈریانوپل - تیسرے کا مناستر - چوتھے کا ارزن گیہان - پانچوین کا دمشق - چھٹے کا بغداد - اور ایک
ساتوان اردو بھی ہے جس کا صدر مقام صنعا (یمن) ہے مگر اسمین سپاہی دیگر اضلاع سے بھرتی کیئے جاتے ہین - اور ساموا اور ٹریپولی
اور کریٹ مین بھی فوج مقیم ہے اور فوجکی ان مختلف اقسام کے سوا اور بھی کئی شاخین ہین جنمین سے ملیشیا فوج عساکر حمیدیہ کا مختصر اشارہ ہم
اوپر کر چکے ہین - اڈیٹر ہر ایک اردو مین جو دو دو ڈویژنون کا ایک ایک آرمی کور ہے خود اپنا کمسریٹ سٹاف اور سامان باربرداری (گہوڑے
وچھکڑے وغیرہ) رکہتا ہے میڈیکل ڈپارٹمنٹ مین سرجن اور اپاتھیکری بکفایت موجود ہین - اور ہر ایک آرمی کور مین چھہ چھہ جرنیلون اور
دیگر افسرون کا معہ ایڈی کانگون و دیگر متعلقین کے اپنا اپنا سٹاف ہے - تمام فوجکا انتظام اور طریقہ بالکل مکمل ہو چکا ہے اور ایک سنٹر مین
اسلحہ اور وردیونکا نہایت کافی ذخیرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے اور اگرچہ کل سلطنت مین عموماً اور ایشیائی حصص مین بالخصوص آمد و رفت کے
رستے عمدہ نہین ہین مگر پھر بھی یہ عام یقین ہے کہ کل فوج چند ہی ہفتون مین جہان ضرورت ہو جنگ کیواسطے بہمہ وجوہ تیار اکٹھی کیجا سکتی ہے ۔

بحری فوجکا اخبار مذکور کے مضمون نگار نے کوئی ذکر نہین کیا - اس لیئے ہم اجمالاً یہان بتا دینا مناسب سمجھتے ہین - عثمانیہ بحری فوج مین
اختتام جنگ کے بعد ۱۸۷۸ء مین پندرہ بڑے آہن پوش ۱۸ چھوٹے آہن پوش جہاز اور ۴۵ سٹیمر تہے اور ۴۰ ہزار ملاحین اور تین ہزار بحری
سپاہی تہے - اب آجکل ۱۸ بڑے آہن پوش اور ۴۳ چھوٹے آہن پوش سٹیمر اور ۲۵ تارپیڈو کی کشتیان ہین اور بحالت امن ۱۱۰۰۰ بحری سپاہی تعینات
رہتے ہین - یہ تعداد جنگ کیوقت بحری افواج ردیف کے شامل کرنیسے پچاس ہزار کے قریب پہنچ جاتی ہے - بحری فوج مین سپاہی کو آٹھہ برس
(یکطرفہ) ملازمت کے بعد ردیف مین سمجھا جاتا ہے - سہ سالہ سرکاری کارخانہ میں بحری مین عام جنگی خدمت کے لیئے چار آہن پوش جہازات تیار ہوئے[1]

---

[1] اس جہاز کی طاقت اور وزن وغیرہ کا اندراج جدول آہن پوشان مین ہو چکا ہے ۔

خداوندگار۔ رماف اور عقد البحر۔ اور خاص بحیرہ قلزم کے لیئے چھ انگبوٹ کستان سیتیق شدی۔ نصر حضرا۔ بانک ظفر۔ اور پلنگ دریا داور
ایک فوجی کشتی خاص سلطان المعظم کے لیئے موسومہ شرقیب[1] تیار ہوئی۔ اور علاوہ ان کے اس مد کے سرکاری کارخانہ مین ایک سوداگری کمپنی
کی لیئے چار جہاز دخانی تیار ہوئی۔ اس ایک برس کی کارگذاری سے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ گو اس شاخ مین بڑی دھیمی چال سے
ترقی ہو رہی ہے مگر سلطان المعظم اس کیطرف سے غافل نہین ہین ٭

(منقول از اخبار وکیل مطبوعہ ۲۸ فروری سنہ ۱۸۹۶ء)

سلطنت عثمانیہ کی جنگی طاقت | مسئلہ آرمینیا کے زیادہ طول پکڑجانیکی وجہ سے پہلے دونون یعنی منازعات وینیزولا وغیرہ کے چھڑنے سے کچھ
عرصہ پہلے انگلستان اور ترکی مین جنگ ہوجانیکا عام اندیشہ پیدا ہوگیا تھا۔ اور پبلک کل یوروپین سلطنتون خصوصاً سلطنت عثمانیہ کی جنگی
طاقت معلوم کرنے کی بہت کچھہ مشتاق ہو رہی تہی۔ چنانچہ لنڈن کی ایک مشہور و معروف پرچہ گلوب نے دول یوروپ کی افواج پر سلسلہ وار علیحدہ
علیحدہ مضمون لکھے جن مین سے ترکی افواج کے متعلق ہم اپنے کسی پرچہ مین اقتباس کرچکے ہین۔ ہمارہ مین صرف اسی اخبار کی تحریرون پر ہی اکتفا نہ
کیا گیا بلکہ شاہی توپخانہ کی کپتان سی۔ ای کالڈیل صاحب نے بہی گورنمنٹ و پبلک کی آگاہی کیلئے سرکاری محکمہ خبر رسانی مین ترکی افواج پر
ایک رسالہ بڑی تحقیق و تدقیق سے تیار کیا ہے جس کی پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عام جنگی خدمت لیئے جانیکا قاعدہ ٹرکی مین سنہ ۱۸۸۶ء سے جاری
ہوا ہے۔ سلطنت عثمانیہ چھہ جنگی ضلاع پر (باستثنا جنگی ضلاع یمن طرابلس غربی و کریٹ) منقسم ہے جن مین سے ہر ایک مین ایک ایک آدمی کور
(حصہ فوج) فوج نظام کا اور دو دو آدمی کور فوج ردیف کی ہین۔ ان آدمی کور کے علاوہ ایسے جوانون کی تعداد کہ جنکی عمر اگرچہ چالیس سال
سے کم ہو مگر فوج نظام و ردیف مین اپنی میعاد پوری کرچکے ہین اور جنگ کیوقت پھر طلب کیئے جاسکتے ہین ان آزمودہ کار جوانون کی تعداد
ہر ایک جنگی ضلع مین اڑہائی لاکھہ سے پانچ لاکھہ تک ہی جو سب کے سب ہی عین شباب کے عالم مین ہین۔ حالانکہ بہت سی علاقی اور جماعتین بہی فوجی
خدمت سے بری رکھی گئی ہین۔ فوج کیلیئے گویا در اصل نصف حصہ آبادی سے رنگروٹ بہرتی کیئے جاتے ہین قسطنطنیہ۔ بیروت۔ سقوطرا کے مسلمان باشندے
اور مشرقی ایشیا کے کرد فوجی خدمت سے سبکدوش ہین اور اسیطرح سے عرب بجز الجزائر۔ البانیا اور طرابلس کے مسلمان بہی فوج مین شریک نہین
ہوتے۔ تمام عیسائی پہلی ہی سے فوجی ملازمت سے آزاد ہین اور اسکی عوض ۲ ۳/۴ شلنگ (۲ ۳/۴ روپیہ) سالانہ کی قریب ٹکس ادا کرتے ہین۔ اس ٹکس کو
بدل عسکریہ سے تمام عورتین اور ۲۰ برس سے کم اور ۴۰ برس سے زائد عمر کے مرد مستثنیٰ ہین۔ گویا ہر ایک عیسائی مرد کو جو ۴۰ برس سے زیادہ عمر تک زندہ رہکر
صرف ۲۰ × ۲ ۳/۴ = ۵۵ روپیہ اپنی تمام عمر مین ادا کرنے پڑتے ہین لیکن ابہی چند برس پہلے اگر کوئی مسلمان فوج نظام کی بیجا خدمت سے ہی سبکدوش
رہنا چاہتا تھا تو اسے [illegible] پونڈ (۱۴۰۰ روپیہ) اور اسکے بعد اگر فوج ردیف اور ایلیا کی پندرہ سالہ خدمت سے بہی سبکدوش رہنا چاہتا تھا تو
اور ۵۰ (۷۵۰ روپیہ) دینے پڑتے یعنی بیس سال کی فوجی خدمت کے بدلے مین ۲۱۵۰ روپیہ ادا کرنے پڑتے تہے جائے غور ہے کہان ۵۵ روپیہ اور کہان دو ہزار کم
پانچہزار روپیہ۔ ناظرین حیران ہونگے کہ عیسائیون کے ساتھہ باوجود اس قسم کی رعایتون اور نیک سلوکون کے کیئے جانے کے بعض بیشرم اور متعصب کس منہ
سے ترکی گورنمنٹ کو کمینونکی طرح گالیان دیتے اور بدنام کرتے ہین [illegible]
لازمی کردی ہے جس سے وہ بہی بدل دیکر بہی آزادی حاصل نہین کرسکتے [illegible]

[1] یہ کشتی ۲۵ اپریل ۱۸۹۵ء کو سمندر مین اتاری گئی۔ [illegible]
۵۵ ٹن طاقت کی ۔۔۔ اور رفتار ۱۳ میل فی گھنٹہ ہے ٭

ونیز پڑتے ہین بخلاف اسکے یہ عیسائی کا فران نعمت ہین کہ صرف ۱½ روپیہ سال دیکر نہایت بیفکری او رمن چین سے گزر بسر ہو پار محنت مزدوری کہیتی باڑی کرتے ہین اور کوئی پوچھنے والا نہین کہ تمہارے منہ مین کے دانت ہین - ہر مسلمان پر اسکی عمر کا اکیسوان سال شروع ہوتے ہی فوجی ملازمت لازمی ہو جاتی ہے جسکے لئے وہ چھ برس فوج نظام مین رہتا ہے آٹھ برس ردیف مین اور باقی چھ برس فوج مستحفظ مین - ہر ایک آرمی کور مین چھ رجمنٹین سوار ونکی ۴ رجمنٹین فوج پیدل کی اٹھارہ توپین سپی توپخانہ کی ۱۰۲ توپین میدانی توپخانہ کی ہوتی ہین بعض دنیا کی آرمی کور مین (جسکا صدر مقام مناستر ہے) دوسری آرمی کورونکی نسبت ایک رجمنٹ فوج سواران ۱۳ رجمنٹ فوج پیدل ۳۰ باتریان میدانی توپخانہ کی اور ۲۲ باتریان کوہی توپخانہ کی زیادہ ہین یہ زیادہ سپاہ یہلی تیسری اور ساتوین آرمی کور ہین سے حاصل کیگئی ہے ہر ایک آرمی کور کے ساتھ فوج توپخانہ کا جو حصہ ہے اسمین تیس باتریان یعنی ۱۸۰ توپین میدانی اور سپی توپخانونکی اور چھ باتریان یعنی ۳۶ توپین کوہی توپخانہ کی ہین جو سب کے تقسیم کی ہین اپی توپخانون مین ۹۹۳ ۲/ انچ قطر کی سیدانی توپخانون مین ۳ / ۴ ۴ ۲ انچ قطر کی توپین ہین اور کوہی توپخانہ مین ۷ / ۲ ۱۰ انچ قطر کی توپین ہین میدانی جلد جلد چلنیوالی میکسم نارڈن فلٹ توپین بھی اب عثمانیہ توپخانہ مین ایزاد کیگئی ہین - ہر ایک رجمنٹ سواران مین ۵ سکواڈرن اور ہر ایک سکواڈرن مین ۱۵۰ افسر ۲۰ نان کمیشنڈ افسر - ۱۱۲ سوار اور ۱۷ انگلی نعلبند وغیرہ ہین یعنی پوری رجمنٹ مین ۱۶۰ افسر اور سوار اور ۷۰۰ زین بند ادا اور ۸ بارکش گھوڑے ہین یہ سب ٹماٹسری ٹیپنگ کا رہین تلوار اور نیزہ سے مسلح ہین اور ہر ایک ڈویژن اور ہر ایک ڈویژن آف کیولری کی ہر فوج سواران مین ایک ایک رجمنٹ نیزون سے بھی مسلح ہے نظام فوج پیدل مین ۲۸۴ بٹالین ہین جنمین دو بٹالین البنی ذوالعقولونکی سو عربی ذوالعقولونکی تین آگ بجھانیوالونکی پندرہ نشانہ بازونکی اور ایک سرحد مانٹی نیگرو کے سپاہیونکی بھی شامل ہین - ہر ایک بٹالین مین چار کمپنیان اور چھ سوسے لیکر آٹھ سو تک سپاہی ہین چار بٹالینونکی ایک رجمنٹ ہوتی ہے جس مین بٹالینی کمانیرون اور دو اون کے شاقون کے ایک کرنیل - ایک لفٹنٹ کرنیل اور ایک ایجوٹنینٹ میجر ہوتا ہے - فوج پیدل مانسری ٹیپنگ رائیفلون سے جن کا قطر ۳۰۱ - انچ ہے مسلح ہے اور جن مین سخت لا دیر شدی ہوئی سیسہ کی گولیان بہری جاتی ہین اور دھوئی کا بے دود بارود استعمال کیا جاتا ہے سنگین وہی پرانی طرز کا تلوار کی شکل کا ہے جسکا طول ½ ۱۸ انچ ہے اور جس سے ۱۸۷۷ء کی جنگ مین ترکون نے ہزارون روسیون کو ڈھیر کیا تھا - ترکی افسرون کو اعلٰی تعلیم ملتی ہے جو لڑکے سپاہی پیشہ بننا چاہتے ہین انکی ابتدائی تعلیم کیلئے سلطنت کے مختلف حصون مین ۸۰ پری پیریٹری سکول داعلٰی تعلیم کیلئے تیار کرنیوالی مدارس) موجود ہین جنمین لڑکون کو ۱۴ برس کی عمر تک مفت تعلیم دیجاتی ہے اور بعد ازان وہ جنگی کالجون مین جنکی تعداد ۹ ہے داخل ہوتے ہین - اور سترہ برس کی عمر تک وہان تعلیم پاکر فوج پیدل یا فوج سواران کے مدارس مین یا اوس مدرسہ مین جو سائنٹفک کور (عالمانہ فوجی جماعت) کیلئے مخصوص ہے داخل ہو جاتے ہین ان سکولون مین ۴ سو اور ۵ سو کے درمیان سب الٹرن (لفٹنٹ سے چھوٹا عہدہ دار) سالانہ افواج پیدل و سواران مین بھرتی کئے جاتے ہین - اور ایک سو فوج توپ خانہ مین - ان مدارس مین جرمنی یا روسی زبان لازمی ہے اور کئی سب الٹرن آخری امتحان پاس کرنے پر جنگی تعلیم کی تکمیل کیلئے جرمنی فوج مین بھیجدیئے جاتے ہین -

ترکی فوج سواران یوروپ کی تمام دوسری سلطنتونکی افواج سواران پر سپاہیون اور گھوڑون دونون کے لحاظ سے بہت بڑی فوقیت رکھتی ہے - اور اگرچہ فوج نظام مین کیولری کی تعداد چندان زیادہ نہین مگر سلطان روم نے کردون اور عربون کو عساکر حمیدیہ نام ملیشیا فوج سواران مین بھرتی کرنیسے اسکی تعداد کو تگنا چوگنا کر دیا ہے ۔

باعث واقعی خاص تذکرہ کے مستحق ہین۔ توپ گاڑی اور پہیون وغیرہ کا ڈھانچ اور گولہ بارود چارچرخ اوٹھاتی ہین اور ان پر سے آتارنے اور توپ کو پھر درست کرنے مین دو منٹ بھی نہین صرف ہوتے ہین۔ توپ خانہ کی وردی یہ ہے۔ سیاہی مایل نیلے رنگ کا چغہ جس مین سیاہ بٹن لگے ہوئے ہین خاکی رنگ کی پتلون اور بوٹ۔

کیولری (فوج سواران) اور آرٹیلری (فوج توپ خانہ) انفنٹری (فوج پیدل) کیطرح فیض نہین پہنتین۔ بلکہ سیاہ بالون کی قلپاق پہنتی ہین جو اس ٹوپی کی مانند ہے جو سنہ ۱۸۷۰ء سے پہلے فرانس شاسیر (سواران) سباک سیرا اور ہزار (سوار) پہنتے تھے۔ جماعت افسران ماتحت افسرون اور قمبر خانہ اور پنکالڈی کے مدارس حربیہ کے طالب علمون سے بھرتی کیجاتی ہے۔ قمبر خانہ کا مدرسہ توپ خانہ کے لئے ہے اور دوسرے مقام کا انفنٹری کیولری اور سٹاف کیلیئے۔

پچھلی جنگ تک ٹرکی مین کوئی جنرل سٹاف (زمرہ عہدہ داران جنگی) موجود نہین تھا اور واقعی اوسکی عدم موجودگی کو بھی جنگ مذکور کے افسوسناک نتیجہ کی ایک حد تک وجہ قرار دے سکتے ہین۔ مگر خداوند کریم سلطان عبد الحمید کا بھلا کرے اونکی توجہ سے یہ کمی پوری ہوگئی ہے۔ سنہ ۱۸۹۴ء سے مدرسہ پنکالڈی مین افسران سٹاف تیار کرنے کیلیئے ایک جماعت کھولدیگئی ہے جو جرمن وار اکیڈیمی (جرمن کا مدرسہ حربیہ) اور فرانس سوپیریئر وار کالج (اعلے جنگی کالج) کے ہم پلہ ہے۔

آرٹیلری اور انجینرنگ سکول مین طالب علم پندرہ برس کی عمر مین داخل ہوکر چار برس ابتدائی درجہ مین۔ اور دو برس اعلے درجہ مین تعلیم پاتے ہین جس کے بعد ان کو سب آلٹرن کا رتبہ ملجاتا ہے۔ اور انتہائی تعلیم پر ایک برس اور خرچ کرنے سے وہ لفٹننٹ ہوکر کالج سے باہر نکلتے ہین۔

مدرسہ پنکالڈی مین طلبا تین برس پڑھنے کے بعد انڈر لفٹننٹ (نائب لفٹننٹ) کا عہدہ پاکر باہر نکلتے ہین لیکن سب سے اچھے اور لائق طالب علم جو زمرہ افسران سٹاف کیلیئے موزون ہوتے ہین کالج مین اور تین برس ٹھہرتے ہین جنکے بعد وہ کپتان ہوکر تعلیم سے فارغ ہوجاتے ہین۔

ان دونون عظیم الشان کالجون کی ترکیب و ترتیب ایسی کامل ہے کہ کتابی اور عملی تعلیم اور مشق و قواعد کے متعلق کسی بات کی کسر باقی نہین رہ جاتی۔ اور مزید بر آن غیر زبانون کے سکھانے مین ان کالجون مین اسقدر کوشش کیجاتی ہے کہ دوسرے ملکون کے کالج اس بارہ مین ان کا بالکل مقابلہ نہین کر سکتے۔

قمبرخانہ اور نیکالڈی کے مدارس کے ماتحت اڈریانوپل ۔مناسطر۔ بروصہ۔ ارض روم ۔دمشق ۔بغداد اور باسفورس کے ایشیائی ساحل پر مضافات قسطنطنیہ مین ابتدائی مکاتب حربیہ موجود ہین جن مین سے موخر الذکر ایک بریگیڈیر جنرل کے اور باقی لفٹننٹ کرنیلون یا صدر افسران پلاٹن کے زیر نگرانی ہین انمین طلبا بارہ برس کی عمر مین داخل ہوتے اور تین برس وہان تعلیم پاتے ہین ❊

بحری فوج

اگرچہ عثمانیہ بحری طاقت نے سنہ ۱۹۱۱ ۱۲ء کی جنگ مین نہایت ہی قابل داد و تحسین کارروائی کی تھی لیکن پھر بھی جنگ مذکور کے پروفیسر نے اوس مین کسیقدر ابتری ڈالدی تھی اور جیسی کہ بری فوج از سر نو درستی کی محتاج ہوگئی تھی ویسے ہی اوس کی درستی بھی ضروری ہوگئی تھی۔ یہ درستی سلطان المعظم کی اس دور اندیشی اور استقلال سے جنکو وہ اپنی تمام اصلاحی تجاویز کو تکمیل تک پہونچانے کیلیے کام مین لاتے ہین اب مکمل ہوگئی ہے اور اوس کو زیر عمل لانے کی تفصیلی سکیم مین صرف آخری کیل کانٹے جڑنے باقی رہ گئے ہین جو اصلی تجاویز کے صرف معمولی امدادی مدارج ہین سنہ ۱۹۱۴ء کی پچھلی سرکاری نقشہ کے مطابق عثمانیہ بحری طاقت مین آج مندرجہ ذیل جہازات ہین:-

آہن پوش [۱] ۔سات فرائیگیٹ جہاز تین شاہنشاہی یاٹ (تفریحی جہاز) تین پان ٹون جہاز او

[۱] سلطان المعظم کی بحری فوج کا کچھ بیان ضمنا صفحہ ۹ کے نوٹ مین ہوچکا ہے جس مین ان جہازات کے نام بھی بتا دیے گئے ہین۔ جو سنہ ۱۹۱۳ء مین ترکی کے کارخانون مین تیار ہوئے تھے سنہ ۱۹۱۴ء مین ترکی کارخانہ میر بحری نے علاوہ اون چند کشتیون کے جو وزن مین ایک ایک سو ٹن سے کم تہین۔ چار تجارتی چھوٹے چھوٹے جہاز تیار کیے جن سب کا ۱۵۰ ٹن وزن تھا۔ اور چھ جنگی جہاز تیار کیے جن کا مجموعی وزن ۲۳۰۰ ٹن ہے۔ خلیفۃ المومنین پر مخالفین اکثر یہ اعتراض۔۔۔ کرتے ہین (ایک سب سے بڑے معترض مسٹر سٹیڈ اڈیٹر ریویو آف ریویوز کے مضمون کا ترجمہ بجنسہ اخیر پر بطور ضمیمہ بڑہا دیا گیا ہے) کہ اونہون نے عثمانیہ بحری طاقت کو بڑہانے کیطرف کوئی توجہ نہین کی بلکہ جو آہن پوش جہاز پہلے ہی سے موجود ہین اون کو بھی عدم استعمال اور بے توجہی سے بیکار یا قریبًا بیکار کردیا ہے اور اسکی وجہ وہ یہ بتاتے ہین کہ جب سے سلطان عبدالعزیز مرحوم اور سلطان مراد کے معزول کرنے مین بیڑہ جہازات سے شاہان مذکور کو ڈرانے کا کام لیا گیا تھا تب ہی سے وہ اوسکی طرف سے بدگمان ہوگئے ہین اور نہین چاہتے کہ اس آتش بیڑہ کو جو سلطان مرحوم کے ہمسایہ نے کرلیے اون کے محل پر گولہ باری کرنے کو باسفورس مین اکٹھا ہوا تھا۔ کوئی رونق یا تقویت دین۔ مگر یہ سب ناقص دلیلین محض اون کے اپنے دماغون کا اختراع ہین۔

اکیس تارپیڈو کی کشتیان (یہ تعداد واقعی دگنی ہوگئی ہے) اور نارڈن فلٹ طرز کی دو سطح آب کے نیچے چلنے والی کشتیان۔ ان سب کا مجموعی وزن ۶۶۹۰۹ ٹن اور مجموعی اسپی طاقت ۳۹۹۴۶ ہے اور ان پر ۳۰۶۰ کرپ۔ آرمسٹرانگ اور نارڈن فلٹ قسم کی توپین چڑہی ہوئی ہین۔ اور ۵۴۴۰ آدمی اور ۵۰۵ افسران پر مامور ہین چھوٹی جہاز اور سمیتین فرانگیٹ جہاز۔ سات کاروٹ قسم کے جہاز۔ بارہ مسلح

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۰۔ برخلاف اس کے نہ صرف پرانے جہاز ہی عمدہ حالت مین رکہے ہوئے ہین۔ بلکہ وہ اپنے دوران حکومت مین حمیدیہ اور عبدالقادر نام کلان آہن پوش جہازات جنگی بیڑے مین شامل کرچکے ہین۔

اصل بات یہ ہے کہ بحری طاقت کو آہن پوشون سے بڑہانا زر خطیر کا صرف چاہتا ہے۔ ایک ایک آئرن کلیڈ پر دو ڈہائی کروڑ روپیہ صرف پڑتا ہے اور ٹرکی کی مالی حالت ایسے خرچون کو ابہی برداشت نہین کرسکتی۔ علاوہ برین بڑے بڑے آہن پوشون کی صرف اوسی سلطنت کو ضرورت ہوتی ہے جو کالونیل (ایسے دور دراز مقبوضات رکہنے والی جہان براہ سمندر جانا پڑے) کالونائیزنگ (موصوف بصفت بالا مقبوضات اور نو آبادیان حاصل کرنے والی) یا تجارتی سلطنت ہو۔ تاکہ وہ ان مقبوضات یا اپنے تجارتی جہازات کو دشمنون کی دستبرد سے بچاسکے برعکس اس کے ایسی سلطنت کو جس کے نہ ایسے مقبوضات ہون اور جو نہ خود ہی ایسے موقع پر واقع ہو کہ اوسے دشمنون کے بحری حملہ کا اندیشہ ہو۔ بحری طاقت رکہنے کی ضرورت ہے اور نہ وہ عملداری ساحل کی عدم موجودگی کے باعث اوسے قایم کرسکتی ہے۔ اس قسم کی سلطنتین بہت ہی کم ہین۔ مگر ہین ضرور۔ جیسے افغانستان، سوئٹزرلینڈ حبش۔ ٹرنسوال وغیرہ۔ لیکن ان دونون قسمون کے ماسوا چند ایسی سلطنتین بہی ہین جن کے ماتحت مقبوضات بعیدہ تو نہین۔ مگر اون کے کسی نہ کسی جانب سمندر موجود ہے اور اس کے رستہ اون کے سواحل پر دشمن حملہ کرسکتا ہے۔ اس لیے ان کو اپنی سواحل کی حفاظت لازمی ہے اس غرض کے لیے بڑے بڑے آہن پوشون کی احتیاج نہین ہے۔

سب سے بڑہ کر خشکی پر اون وسایل کی موجودگی کی ضرورت ہے۔ مثلاً ریلوے اور عمدہ سڑکین جو فوج کو اندرون ملک فوراً دشمن کے ساحل پر اپنی فوج کے اتارنے کو روکنے کے لیے مقام مطلوبہ تک پہونچا سکین۔ اور ثانیاً بنادر کی مورچہ بندی اور قلعہ بندی کی ضرورت ہے۔ ثالثاً تارپیڈون سے کنارہ ساحل اور بندرگاہون کے ناکون کو محفوظ کردینا۔ اور رابعاً حفظ ماتقدم اور دشمن کی حرکات وسکنات کو دیکہتے بہالتے یا اپنی ساحلی تجارت کو بحری قزاقون سے بچانے کے لیے چہوٹے چہوٹے مگر تیز رو جہازون کا ہونا لازمی ہے۔ یہ چیزین تو ایسی ہین کہ ان کے بغیر کوئی سلطنت اس قسم کی اپنے تئین محفوظ نہین سمجہہ سکتی۔ رہی یہ بات کہ وہ صرف بچاؤ کے پہلو پر رہنے کو اپنی ہتک سمجہتی ہو اور اس مین اپنا فخر جانتی ہو کہ دشمن کا کہلے سمندر مین رو در رو مقابلہ کرے تو اگر اوسکی مالی حالت اوسے اجازت دیتی

حفاظت سواحل کے جہاز۔ اٹھارہ شونز قسم کے جہاز۔ جملہ چالیس جہازات جنکا مجموعی وزن ۴۰۹۱۲ ٹن او مجموعی طاقت اسپی ۱۹۱۱۳ گھوڑونکی ہے۔ اور انپر ۱۸۳ توپین مختلف جسامت کی چڑہی ہوئی ہین اور ۳۵۴۰ آدمی اور ۱۹۵ افسر مامور ہین۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۱ ۔ اور دیگر ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اس مطلب کیلیے اوس کے پاس روپیہ بچ رہتا ہو تو وہ اپنی بحری طاقت مین جنگی کلان حجم کے آیرن کلیڈ چاہے بڑھائے اوس کو کوئی برا نہین کہتا مگر اسراف ضرور ہے۔ اس تیسرے قسم کی بڑی بڑی سلطنتین چاپان۔ ایران۔ روم۔ مصر۔ مراکو۔ آسٹریا صوبجات متحدہ امریکہ کی چند اور بڑی بڑی ریاستین ہین۔ ان مین سے روس اور صوبجات متحدہ اور کسی قدر آسٹریا فی زماننا اس قسم کی دوسری شق مین داخل ہین اور سلطان عبد العزیز مرحوم کے وقت ٹرکی بھی داخل رہ چکی ہے۔ لیکن واقعات گزشتہ و حال پر اگر غور کیا جائے تو سلطان مرحوم کی اس مشیخت جتانے سے ٹرکی کو سخت نقصان پہونچا ہے اور فائدہ خاک بھی نہین ہوا۔ ان بڑے بڑے آہن پوشون کیخاطر انہون نے ٹرکی کے خزانہ کو کروڑون روپیہ کا زیربار بنادیا۔ مگر اونکی ضرورت کوئی نہین تھی۔ سلطنت عثمانیہ کی تجارت یا مقبوضات دور دراز سمندرون مین موجود تھی ہی نہین کہ وہ اونکی حفاظت مین کہین باہر سمندر مین نکلتے۔ پس قدرتی طور پر وہ باسفرس کے ادہر یا ادہر بحیرہ مارمورا یا بحیرہ اسود مین لنگر ڈالے پڑے رہتے تھے ان کے لیئے نہ کوئی کام تھا اور نہ وہ کرتے تھے۔ اور آخر کار جب جنگ روم و روس چھڑی تو انہین کچھ جنبش کرنے کا موقع ملا۔ مگر نہ ملنے کے برابر۔ روس کے بحیرہ اسود مین کوئی آیرن کلیڈ ایسی موجود ہی نہ تھی کہ وہ اس عظیم الشان بیڑہ کا مقابلہ سمندر مین نکلکر کرتی اور روسی ساحل تارپیڈوون سے ایسے محفوظ تھے کہ وہ اون کے نزدیک نہین پھٹک سکتا تھا۔ جارحانہ کارروائی مین تو وہ اس طرح سے ناکارہ ثابت ہوا۔ اور مدافعانہ فعل مین وہ اس سے بڑہ کر نکما پایا گیا۔ اس کے گھمنڈ پر ادھر تو سلطنت عثمانیہ نے تارپیڈوون یا دہس بندی وغیرہ سے اپنے ساحلون کو مضبوط نہ کیا۔ اور ادہر دشمن کو جب موقع ملتا۔ ترکی آہن پوشون سے نظر بچا کر ترکی بندرون اور تجارتی جہازون کو برباد کر جاتا۔ اور جب ان آہنی قلعون کو اطلاع ملتی تو ان کے منک منک کر موقع واردات تک پہونچنے سے پہلے ہی چالاک دشمن اپنا کام کر کے اپنے محفوظ بندرگاہون مین جا چھپتے قصہ مختصر خرچ تو ان پہ اسقدر ہوا کہ اس روپیہ کو دوسری طرح پر کام مین لانے سے تمام سواحل کے تارپیڈوون اور مورچہ بندیون سے حفاظت بھی بخوبی کرلیجاتی۔ اور مزید برآن ممالک عثمانیہ کے چپہ چپہ پر ریلوے بھی جاری ہو جاتی جس کے بالواسطہ اور بلاواسطہ منفعتون سے ٹرکی آج کروڑون روپیہ مین کھیلتی نظر آتی۔ اور کام اوس نے یہ کیا کہ روسیون کے ایک آدہ بندرگاہ پوٹی وغیرہ کو گولہ باری سے کچھ نقصان پہونچانیکے بعد روسیون کی تارپیڈو کشتیون سے ڈر کر آخر کار بحیرہ مارمورا مین آچھپا۔ اور آج تک وہین پڑا ہوا ہے۔ نہ اوس کے لیئے کوئی کام نکلا

بادبانی جہازات۔ ایک تعلیمی جہاز۔ ایک شونر۔ ایک ایویزو ڈاک یا خبر پہونچانے کا جہاز اور تیس بار برداری کے جہازات ہین جنکا مجموعی وزن ۸۲۷۵ ٹن ہے۔

آہن پوش **فراشگیٹ** جہازات مین حمیدیہ جہاز خاص ذکر کے قابل ہے وہ بڑا عالیشان جہاز ہے اور قسطنطنیہ کے بحری کارخانہ سے تیار ہوکر ۱۸۸۵ء مین سمندر مین اتارا گیا تھا۔ اس جہاز نے ثابت کردیا ہے کہ جہازون کی بنانے مین بھی ترک دوسری بحری طاقتون سے پیچھے رہے ہوئے نہین ہین۔

اس وقت قسطنطنیہ اور اسمٰعلیہ کے بحری کارخانون مین متعدد فراشگیٹون اور کاروٹ جہازونکی سرسے لیکر پاؤن تک پوری پوری مرمت ہو رہی ہے جسکے بعد وہ آجکل کی بحری لڑائی کے بخوبی قابل ہوجائینگے۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۲ ـــ اور نہ اوس نے کیا۔ پس سلطنت عثمانیہ کے اندرونی یا بیرونی انتظامات و معاملات کو جس پہلو پر نظر کرو سلطان المعظم عبدالحمید خان ثانی الغازی ایدالله بہ الدین یسو نیانس رجل اور حکیم کامل کا انپر متصرف ہونا خداوند کریم کی خاص رحمت اور عنایت کا ثبوت دے رہا ہے۔ اس مرد بیدار کے اسباب مرض کو جیسا کچھ اونہون نے سمجھا ہے وہ صاف صاف بتا رہے ہین کہ ذو الجلال نے حسب اقتضائے وقت اوس کے ازالۂ امراض کیلئے اس بے نظیر و بے عدیل شخص کو عنان حکومت عطا فرماکر خاص الہام سے سب نشیب و فراز سے آگاہ کردیا ہے اور اس مرد باکمال نے اس ودیعت قومی کو ہاتھ مین لیتے ہی اوسکی مرض مزمنہ کی کامل تشخیص کرکے ہر ایک سبب کے دفعیہ کا خطا نہ کرنے والا حکمی علاج کرنا شروع کردیا۔ نادان دوست نادان طبیبون کیطرح سے اونکی بعض تدابیر پر نکتہ چینی تو کر بیٹھتے ہین۔ مگر در اصل اونکی علت غائی سمجھنے کا اون مین مادہ ہی نہین ہے۔ وہ یہ نہین سوچتے کہ جس شخص کے دماغ اور ہاتھ سے یہ تدابیر اور افعال ظہور پذیر ہو رہے ہین وہ نہ صرف اس بیماری کی کلی و جزوی اور کامل حالات سے واقف و ماہر اور بذات خاص ایک پورا پورا نبض شناس اور مسیحا اثر طبیب کامل ہے بلکہ خاص رب العالمین کیطرف سے اس ڈوبتی ناؤ کو کنارۂ عافیت پر پہونچانے کیلئے مامور ہوچکا ہے اور جس کو اُسنے بتائید ایزد منان تمام حوادث سے بچاکر بعافیت و خوبی منزل مقصود پر پہونچا بھی دیا ہے۔ پس وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہین کہ خلیفۃ المومنین نے عثمانیہ بحری طاقت کیطرف مطلقاً کوئی توجہ نہین کی بلکہ اون آہن پوش جہازات کو بھی جو پہلے ہی سے موجود تھے بیکار کردیا ہے وہ اپنی نافہمی اور عدم تدبری کا اظہار کر رہے ہین۔ بحری طاقت کے متعلق جس چیز کی سلطنت عظمیٰ کو اس نازک وقت مین اشد ضرورت تھی اوس کو امیر المومنین نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی اچھی طرح سے سمجھ لیا تھا اور اس ضرورت کو سب سے پہلے پورا کرنے کیطرف اونہون نے توجہ مبارک کو مبذول فرمایا۔ انہون نے اپنی ساحلی حفاظت کے لیئے تارپیڈو ون اور چھوٹے چھوٹے آہن پوشون اور گنبوٹون کو ضروری سمجھا۔ اور آج اونکی عثمانیہ بحری طاقت مین اسقدر افراط ہے کہ تارپیڈو ون کی وجہ سے کل دنیا کے متفقہ بیڑہ

گورنمنٹ عثمانیہ نے اپنی آہن پوش جہازات اور سلطنت کے سواحل کی حفاظت کے لیئے اونکی بناوٹ سامانی ساخت اور زیر بحر از بر دست اثر رکھنے والی طاقت کے باعث تارپیڈوون کو خاصکر پسند کیا ہے چنانچہ کوئی اجنبی بیڑہ جہازات اگر جبراً ڈاردنیلز مین داخل ہونے کی کوشش کرے تو اسے بالضرور نہایت ہی تباہی بخش نقصانات برداشت کرنے پڑین۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۳ ۔ جہازات بھی درہ اینال یا باسفرس مین داخل نہیں ہو سکتے ۔ اور نہ سلطنت عثمانیہ کی کسی اور بندرگاہ مین ہی قدم رکھنے کی جرأت کر سکتے ہین ۔ جسکا ثبوت اب حال کی شورش آرمینیا اور اوس کے ضمن مین دول یوروپ اور خاصکر انگلستان کی بحری طاقت کی نمائش اور فون خان کے بے اثر رہنے سے کماحقہ ملگیا ہو مگر اوس کے ساتھ ہی جیسا کہ مین اوپر عرض کر آیا ہون یہ خیال نہ کر لینا چاہیئے کہ ایرن کلیڈون کیطرف سے سلطان المعظم غافل ہین ۔ نہیں ۔ برخلاف اس کے سابقہ آئرن کلیڈ اس وقت جنگ کے لیئے ایسے تیار ہین کہ حضور ممدوح کے وقت سے پہلے کبھی نہ تھے۔

اور اس کے علاوہ حضور ممدوح وقتاً فوقتاً دوسری ضروریات پورا کرنے کے بعد جسقدر روپیہ کی بہ آسانی بچت نکل سکتی ہے اون سے نئے آہن پوش منواتے یا خریدتے بھی جاتے ہین ۔ جن مین سے چند ایک کے نام مین اوپر لکھہ آیا ہون ۔ لیکن اس مین کوئی شک نہیں کہ اون کے وجود کو اعلیحضرت سردست چندان ضروری نہیں سمجھتے مگر انشاءاللہ العزیز یقین واثق ہے کہ اپنی وزارت کی مسلسل اور ان تھک کوششون اور تائید ربانی سے چند برسون مین وہ اپنی سلطنت کی حالت ایسی مضبوط کر لیں گے کہ اوس کو بیرونی حملون کا خوف کوئی نہیں رہ جائے گا یعنی اسکی طاقت اتنی زبردست ہو جائے گی کہ کسی طاقت کو اوس پر چڑھائی کرنے کی جرأت باقی نہ رہ جاوے گی ۔ اس وقت اپنی سلطنت کی حفاظت سے فارغ ہونے پر وہ ان وسائل کیطرف بھی ضرور متوجہ ہو جائین گے جن سے وہ اپنے دشمنون کو خود اون کے گھر مین پہونچکر راہ راست پر لا سکین ۔ اور اسی وقت وہ ترکی بیڑہ جہازات کو اس امر کا اہل ہونے کے قابل بنانے کی کوشش فرماوین گے ۔ لیکن جیسا کہ فہرست مندرجہ ذیل سے معلوم ہو جاوے گا اس وقت بھی ترکی بیڑہ جہازات کچھہ ایسا کم طاقت نہیں ہے کہ اوسے بنظر حقارت دیکھا جاوے ۔ یا وہ کھلے سمندر مین باستثنائے انگلستان اور فرانس کے کسی اور طاقت کے بیڑہ جہازات کا یا متفقہ طاقتون کے بیڑہ جہازات متعینہ بحیرہ روم کا ترکی بہ ترکی مقابلہ نہ کر سکے ۔ بلکہ یوروپ کے پولٹیکل گرد آلود مطلع سے معلوم ہو رہا ہے کہ عنقریب دنیا کو اوس کی طاقت وجبروت کا عملی ثبوت ملجاوے گا ۔

بیس بڑی آہنی جہازون کے نام

مخالف جہازات ایشیائی اور یوروپین دونون سواحل کے بالمقابل گولہ باری اور تارپیڈو وغیرہ کی قطار در قطار سے جو راستہ مین پھیلے ہوئے ہین اور جن سے ہر لحظہ اون کے اوڑ جانے کا خطرہ ہے بچکر بہر گر مقام

نمبر	نام جہاز	سطح آب پر آہنی چادر کی موٹائی	توپ تعداد	توپ وزن	طاقت اسپی	وزن ٹن مین	درجہ
۱	مسعودیہ	۱۲-انچہ	۱۲ / ۹	۱۸ ٹن / ۶¾ ٹن	۵۵۰۰	۹۱۴۰	اوّل
۲	حمیدیہ (جدید آہن پوش)	۹-انچہ	۴ / ۴	۱۰½ انچ / ۶ انچ	۶۸۰۰	۶۷۰۰	اوّل
۳	عبدالقادر (")	۱۴-انچہ	۴ / ۶ / ۱۰	۱۱-انچ / ۵ انچ / جلد چلنے والی تین	۱۱۵۰۰	۸۰۰۰	اوّل
۴	عزیزیہ	۱۰-انچہ	۱۵	۱۲ ٹن / ۶½ "	۴۸۰۰	۶۴۰۰	دوم
۵	ارخانیہ	۱۰-انچہ	۱۵	۱۲ ٹن / ۶½ "	۴۸۰۰	۶۴۰۰	دوم
۶	محمودیہ	۱۰-انچہ	۱۵	۱۲ ٹن / ۶½ "	۴۸۰۰	۶۴۰۰	دوم
۷	عثمانیہ	۱۰-انچہ	۱۵	۱۲ ٹن / ۶½ "	۳۰۰۰	۴۲۰۰	دوم
۸	آثار توفیق	۹-انچہ	۸	۱۲ ٹن	۳۰۰۰	۴۲۰۰	دوم
۹	فتح بلند	۹-انچہ	۴	۱۲ ٹن	۲۸۰۰	۶۲۷۰	سوم
۱۰	مقدم خیر	۹-انچہ	۴	۱۲ ٹن	۱۸۰۰	۲۷۶۰	سوم
۱۱	اجلالیہ	۷-انچہ	۴	۱۲ ٹن	۱۶۵۰	۲۴۰۰	سوم
۱۲	آثار شوکت	۷-انچہ	۱ / ۵	۱۲ ٹن / ۶½ "	۱۶۵۰	۲۴۰۰	سوم
۱۳	نجم شوکت	۵½-انچہ	۱ / ۵	۱۲ ٹن / ۶½ "	۱۵۰۰	۲۲۴۸	سوم
۱۴	عون اللہ	۵½-انچہ	۴	۱۲ ٹن	۱۲۰۰	۱۴۰۰	سوم
۱۵	معین ظفر	۵½-انچہ	۴	۱۲ ٹن	۱۲۰۰	۱۴۰۰	سوم
۱۶	ہیبت نما	۵½ انچہ	۹	۹ انچ / ۵ انچ / ۱۷ انچ	۲۷۰۰	۱۹۹۸	
۱۷	فتح اسلام (گن بوٹ)	۳-انچہ	۲		۲۹۰	۳۳۰	چہارم
۱۸	سعدیہ (")	" "	۲	"	"	"	"
۱۹	شہر بہ در (")	" "	"	۵¾ انچ گریب	۴۰۰	۴۰۰	"
۲۰	حفظ رحمٰن	۵½ "	۲ / ۲	۹ انچ / ۵	۲۴۰۰	۲۵۰۰	سوم

جنگی بیڑہ کے علاوہ ترکی تجارتی بیڑہ مین بھی دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے اور بحری تجارت کیطرف رعایائے سلطانی کو خاص خیال ہوگیا ہے حضور ظل سبحانی کے عہد سعادت سے پہلے دور دراز تجارت کیلئے کوئی کمپنی موجود نہ تھی صرف ساحلی تجارت کیلئے سوداگرون نے کچھہ جہاز یا ملاحون نے کچھہ کشتیان بنائی ہوئی تہین جو ۱۸۹۱ء

ل

نگار آنتک نہین پھونچ سکتے۔ بفرض محال اگر اون مین سے کچھہ دریا کے بہاؤ کی امداد سے اس ہفت منزل کی پہلی منزل حفاظت سے گزر جانے مین کامیاب بھی ہو جائین تو چار لاچار لازمی طور پر اون کو عثمانیہ جنگی جہازون کے مقابل آنا پڑے گا جو ان قلعونکی امداد سے جو ساحل پر سلسلہ وار بنے ہوئے ہین ان پہلے ہی سے نقصان رسیدہ جہازون کا تھوڑی دیر مین خاتمہ کر دین گے۔ علاوہ ازین دردانیال کا بہی مالک ہو سکتا ہے

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۵ - مین کل تجارتی بیڑہ جہازات کا مجموعی وزن ۵۰۰ ۱۸ ٹن تھا جن مین ۳۲ دور دراز سفر کرنے والے ۲۰ ۲ بادبانی وزنی ۵۰۰ ۴۳ ٹن - اور صرف ۱ اسٹیمر (دخانی جہاز) وزنی ۵۰ ۳۳ ٹن تھے - آج ساحلی تجارت کے لیئے بہت سی اور دور دراز بحری تجارت کر لیئے تین کمپنیان شرکت مخصوصیہ۔ شرکت قورچی و شرکت علیسا یان قایم ہین سنہ ۹۵-۱۸۹۴ء مین ترکی تجارتی بیڑہ مین ان دخانی اور بادبانی جہازون کی تعداد جو وزن مین ایک سو ٹن سے زیادہ تھے ۱۰۶۹ - اور انکا مجموعی وزن ۲ ۵۲ ۳ ۶۶ ٹن تھا - اور سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین تعداد سو ٹن سے زاید وزن کے دخانی و بادبانی جہازات کی ۱۱۰۸ - اور انکا وزن ۱۰ ۲ ۸ ۷ ۲ ٹن حسب تفصیل مندرجہ ذیل ہو گیا - یعنے ایک برس مین بجائے ۹۸ دخانی جہازات کے ۱۰۰ ہوئے اور بجائے ۹۰۸ بادبانی جہازات کے ۱۰۰۸ ہوئے اور ان سب کے وزن مین ۵۸ ۱۱ ٹن کی بیشی ہوئی - اور اگر انکا سنہ ۱۸۷۹ء کی تعداد و وزن سے مقابلہ کیا جاوے تو سترہ برس مین ۱۷ اسٹیمر کی جگہہ ۱۰۰ اسٹیمر ہوئے جن کا وزن بالترتیب ۵۰ ۳۳ ٹن اور ۶۶ ۹۶ ۷ ٹن ہے - اور ۲۰ ۲ بادبانی جہازونکی جگہہ ۱۰۰۸ بادبانی جہاز ہوئے جن کا وزن بالترتیب ۵۰۰ ۴۳ ٹن اور ۱۴ ۱۴ ۲۰ ٹن ہے یعنی سٹیمر تعداد مین لوگنی سے زیادہ اور وزن مین ۳۴ گنا زیادہ ہو گئے اور بادبانی جہاز تعداد مین ۴½ گنے سے زیادہ اور وزن مین چھہ گنے سے کچھہ کم ہوئے ان اعداد سے ناظرین کو بہ آسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ سلطنت عثمانیہ کا کوئی صیغہ ایسا نہین ہے جس مین اعلیحضرت کی ظل عاطفت مین لمبے لمبے ڈگون سے ترقی نہ ہو رہی ہو اور ابھی مصری تجارتی بیڑہ ان سے الگ ہے جو سلطنت عثمانیہ کا ایک جزو ہونے کی وجہ سے اوسکے ساتھہ شمار کرنا چاہیئے - اوس مین سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین ۱۴ اسٹیمر وزنی ۹ ۹۴ ۱۱ ٹن اور ۱۵ بادبانی جہاز وزنی ۴۴ ۳۳ ٹن یعنے جملہ جہاز ہر دو قسم کے جن کا وزن ایک سو ٹن سے متجاوز ہے ۲۹ عدد وزنی ۴۴ ۸ ۷ ۱ ٹن ہین جنکو ترکی بیڑہ کے ساتھہ شامل کرنے سے ایک سو ٹن سے متجاوز وزن رکہنے والے جملہ جہازات کی تعداد ۱۱۳۷ - اور ان کا وزن ۴ ۵ ۰ ۶ ۹ ۲ ٹن ہے روس جو نسبتًا بہت بڑی سلطنت ہے سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین اوس کی تجارتی بیڑہ جہازات مین یہی صفت ہے کہ صرف ۱۰۸۶ جہاز وزنی ۱۸ ۶ ۷ ۸ ۳ ٹن ہین اور باوجودیکہ سلطنت عثمانیہ ایک تجارتی سلطنت نہین شمار ہوتی - اور ماسوا ازین اوسنے تجارت کو فروغ دینے کی طرف سلطان المعظم ہی کیوقت سے توجہ کی ہے تو بہی بروئے تعداد دنیا کی کل سلطنتوں میں سلطنت عثمانیہ کے تجارتی بیڑہ کا ساتواں نمبر ہے اور بروئے وزن پندرہواں نمبر ہے -

جو یورپین ساحل کا مالک ہو کیونکہ ایشیائی ساحل کچھہ ایسی بڑی زعمت نہین کہتا لیکن یورپین ساحل کے جزیرہ نما گیلی پولی پر یا اوس سے اوپر سے مغرب کیطرف جسقدر کوششین فوج اتارنیکے لیئے کیجاوین اون مین سبب حملہ آور کو فاش شکست پہونچیگی۔ اوسکی فوجون کو نگہبان ترکی افواج اپنی کثیر التعداد کیوجہ سے ایسا دبا ڈالینگی کہ وہ اپنے جہازون مین پناہ بچانے تک کے قابل نہین رہ جاوین گی اور ان کو بالضرور ہتھیار رکہدینے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہ جاویگا۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۶ –

تفصیل ترکی جہازات تجارتی متجاوز از یک صد ٹن سنہ ۹۵-۱۸۹۴ء مین } کل تعداد ۱۰۶۹ ، وزن ۲۶۹۲۵۲

سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین " " " " " " } کل تعداد ۱۱۰۸ ، وزن ۲۲۸۲۱۰

سٹیم								بادبانی							
چوب و آہن دونون سے بنے ہوئے		آہنی		فولادی		میزان		چوب و آہن سے بنے ہوئے		آہنی		فولادی		میزان	
تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن
۲۱ ترکی بیڑہ جہازات تجارتی سنہ ۹۵-۱۸۹۴ء مین	۳۰۲۲	۵۵	۶۳۲۹۰	۱۳	۵۰۹۳	۸۹	۷۱۳۵۸	۹۸۰	۱۹۳۶۹۲	۰	۰	۰	۰	۹۸۰	۱۹۳۶۹۲
۲۱ ترکی بیڑہ تجارتی جہازات سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء	۳۰۲۲	۵۸	۱۳۶۹۱	۲۲	۹۰۱۳	۱۰۰	۲۶۶۹۶	۱۰۰۸	۲۰۱۳۱۳	۰	۰	۰	۰	۱۰۰۸	۲۰۱۳۱۳
۱ مصری تجارتی جہازات سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء	۳۰۱۶	۹	۱۵۹۲	۲	۱۵۳۰	۱۲	۱۱۳۹۹	۱۵	۳۳۲۵	۰	۰	۰	۰	۱۵	۳۳۲۵
		کل تعداد ۴۹ وزن ۱۷۸۴۴													

بحری فوج کی ملازمت کی میعاد بارہ برس ہے۔ پانچ برس ایکٹو (نظام) سروس مین تین برس ایکٹو سروس کے ریزرو (یعنی احتیاط) مین۔ اور چار برس وقفی ریزرو ردیف مین۔

بحری فوج کیلئے ہلکی کارسے بیہ بحریہ افسر بہم پہونچاتا ہے اور وہ قابلیت و استعداد مین انگریزیا فرانسیسی بحری افسرون سے کسیطرح کم نہین ہین۔

سلطان المعظم نے تجارتی جہاز رانی کو بھی رونق اور ترقی دینے مین حتے الامکان بڑی کوشش کی ہے۔ انہی کی ذات بابرکات کی الطفیل سے تقریباً چار سال ہوئے ہین ہلکی مین تجارتی مدرسہ قایم ہوا ہے یہ مدرسہ ساحلی تجارت کرنے والی چھوٹے اور بڑے جہازات اور نیز اون جہازون کے کپتانون کو جو دور دراز سمندرون مین سفر کرتے ہین عملی اور کتابی تعلیم دیتا ہے جسکی وجہ سے بحری طاقت کی لڑائی کے واسطے نمایان ملازمت بجا لاسکین گے۔

بحری طاقت کی ترکیب و ترتیب کے لحاظ سے ٹرکی نو بحری سٹیشنون یعنی قسطنطنیہ سقوطرا (جزیرہ) شایو (جزیرہ) پریونیرا۔ سالونیکا۔ کریٹ طرابلس (افریقہ) بصرہ و خلیج فارس اور جدہ و بحیرہ قلزم پر منقسم ہے۔ ۱۸۷۰ء کی شکستون کے بعد فرانس کو اپنی جنگی حالت کی بہبود درست کرنے مین ۲۰ برس صرف کرنے پڑے مگر ٹرکی نے یہی کام اوس سے نصف مدت مین سرانجام کر لیا ہے۔ پس یہی سب سے بڑی تعریف ہے جو ہم سلطنت عثمانیہ اور اوسکے لایق شہنشاہ (عمرش دراز باد و آقبالش زیاد) کی کرسکتے ہین ٭

تعلیم عامہ اور مدارس

سلطنت روم مین سابقاً مسلمانون کو تعلیم صرف مساجد مین ملا کرتی تھی۔ قسطنطنیہ کے مدارس کل آفاق مین مشہور تھے۔ کیونکہ مشہور و معروف مقولہ کے مطابق "تحصیل علوم مسلمانون کے لیئے خدائی حکم تھا"۔ اس وقت دو قسم کے مدارس موجود تھے۔ مکاتب یعنی ابتدائی سکول جنکا انتظام اماموں یعنی مختلف محلون کے مذہبی لوگون کے سپرد ہوتا تھا۔ اور مدرسے یعنے شرع۔ فقہ اور فلسفہ کے سکول جو بڑی بڑی مسجدون سے متعلق ہوتے تھے۔ ان سب کا خرچ مد اوقاف سے کیا جاتا تھا۔ مڈل (درمیانی) سکولون کا کوئی وجود نہین تھا۔ لڑکے جب ابتدائی سکولون سے فارغ التحصیل ہوتے تھے تو اونکی تیاری ایسی کافی نہین ہوتی تھی کہ وہ اعلیٰ علوم سے بخوبی مستفید ہونے کیلئے اونکی طرف مائل ہوسکین۔ تعلیم عامہ کی دنیوی تعلیم بنائے جانیکا یہ اثر ہوا کہ مسجدی تعلیم کیجگہہ سکولون مین سرکاری تعلیم جاری کیگئی۔ البتہ مدرسون مین کوئی دخل نہ دیا گیا۔ اور بطور سابق محکمہ شیخ الاسلامت کے ماتحت رہنے دیئے گئے۔ اس قسم کی تبدیلیان

یکبارگی ظہور مین نہین آسکتین۔ جو اصلاحین کاغذ پر لکہی جاوین اون کے زیر عمل لانے کے لیے ہمیشہ ایک زمانہ آزمائشون کا ضروری ہے۔ عملی اطلاق ونفاذ کے عمدہ طریقہ کے بغیر کاغذی تجویزین خواہ کیسی ہی اعلےٰ ترین پایہ کی کیون نہون۔ بہرحال بے اثر رہتی ہین۔ مدتون تک ایسی طریقہ اطلاق عملی کی کمی رہی تھی۔ اور اسی واسطے عثمانیہ گورنمنٹ کو اپنے بیحد استقلال اور سرگرمی کے مقابلہ مین نسبتاً بہت کم کامیابی نصیب ہوتی تھی۔

۱۸۷۶ء سے پہلے چند اعلےٰ تعلیم کے مدارس کے ماسوا جن کو گورنمنٹ نے قسطنطنیہ مین قائم کیا ہوا تھا۔ جہانتک کہ مسلمان آبادی کا تعلق تھا تعلیم عامہ بہت ہی بے حیثیت اور محض برائے نام تھی۔ ابتدائی سکولون کی ترکیب نہائت ہی قدیمی طریقہ کے مطابق ہونے کی وجہ سے وہ ان مسلمان بچون کو جو بغرض تعلیم ان مین داخل ہوتے صرف ایک نہائت ہی ابتدائی قسم کی تعلیم دے سکتے تھے اور انکی زیادہ سے زیادہ تعلیم بھی بالکل ادہوری اور بدرجہ غائت ناکمل ہوتی تھی۔ ان مدارس وزحاکر اون مدارس مین جو باہر صوبون مین تھے۔ طالب علم محض لکہنا اور پڑہنا سیکھ لیتا تھا۔ اور تاریخ جغرافیہ کا عموماً کوئی شوق نہین ہوتا تھا۔ درمیانی اور اعلےٰ تعلیم کیحالت بھی چندان اچھی نہ تھی۔ بلکہ بالکل ردی اور ناقص تھی۔ اس مین کوئی شک نہین ہے کہ قسطنطنیہ مین ذی حیثیت اور صاحب مقدرت جماعتون کے نوجوان لڑکون کو سپیشل (خاص) گورنمنٹ سکولون یا اجنبی کالجون مین داخل ہونیکے موقعے ملجاتے تھے لیکن ابتدائی سکولون مین اس قسم کے وسائل موجود نہین تھے۔

آجکل کیفیت بالکل اس کے برعکس ہے۔ تعلیم عامہ ٹرکی مین آفتاب عالمتاب کیطرح چمک رہی ہے۔ اوسکی روشنی نے تاریکی کو دور کر دیا ہے اور اوس کے کرنون نے سلطنت کے دور دراز اور بعید ترین مقامات تک کو منور کر رکہا ہے۔ خلیفۃ المسلمین اعلیحضرت سلطان عبدالحمید خان کو یہ امر بخوبی ذہن نشین ہو چکا ہوا ہے کہ علم پھیلانا اپنی طاقت کو بڑھانا ہے۔ اور اس لیے وہ حضرت سرور انام (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) کی حدیث مبارک "اطلبوا العلم ولو کان بالصین" (طلب کرو علم کو خواہ وہ چین مین ہو) کو زیر عمل لا رہے ... اور سلطنت عثمانیہ کو ذہنی اور دماغی تعلیم مین سب سے اول بنانے کی کوشش کر رہے ہین۔ تعلیم عامہ کے متعلق قانون ترتیب دہندہ قیاسی طور پر سلطنت عظمیٰ کے سکولون کو دو جماعتون مین تقسیم کرتا ہے۔ اول سرکاری مدارس جنکا انتظام تمام گورنمنٹ کے متعلق ہے اور دوم پرائیویٹ سکول جنکو واحد اشخاص یا جماعتین قائم کرکے خود چلا رہی ہین۔ اور صرف اون کی نگرانی گورنمنٹ کرتی ہے۔ اس پہلے قسم مین دینی تعلیم کے مدرسے اور

غیر مسلم لوگون کے سکول شامل ہین۔ سرکاری مدارس کی تعلیم کے تین درجے ہین۔ ابتدائی۔ سکینڈری (دوسرے درجے کے) اور اعلے۔

ابتدائی تعلیم

اس مین تین طرح کے سکول شامل ہین۔ مکاتب صبیان جو وسط یوروپ کی مکاتب طفلان کی مشابہ ہین۔ امدادیہ یعنے ٹھیٹھ ابتدائی سکول ورشدیہ یعنی اعلے پرائمری (ابتدائی) سکول۔ امدادیہ سکولون مین میعاد تعلیم چار برس ہے اور ان میں فقط ابتدائی مضامین کی تعلیم ملتی ہے۔

ترکی زبان کی ہجے۔ قرآن کریم کی آیات اور رکوعات ترکی زبان مین پڑہنا۔ خوشخطی۔ ترکی قواعد حساب۔ جغرافیہ اور تاریخ۔ مسلمانون کیو اسطے ابتدائی تعلیم لازمی ہے اور مفت دیجاتی ہے۔ بروئے قانون تمام صاحب اولادون پر فرض ہے کہ جس محلہ مین وہ رہتے ہون اوسکی میونیلپٹی کے افسر اعلے کے پاس جسے مختار کہا جاتا ہے۔ حاضر ہوکر مکاتب صبیان اور امدادیہ کے رجسٹرون مین اپنی اولاد ذکور و اناث کا جبکہ وہ چھ برس کے ہون نام درج کرائین۔ یا یہ ثابت کرین کہ وہ اپنے بچون کو گھر پر معقول ابتدائی تعلیم دلوانے کی مقدرت رکھتے ہین۔

رشدیہ سکولون مین لڑکے دس یا بارہ برس کی عمر مین داخل ہوتے ہین اور وہان چار برس تعلیم پاتے ہین۔ ان مدارس کا تعلیمی کورس حسب ذیل ہے۔ صرف و نحو۔ ترکی عربی اور فارسی۔ املا۔ انشا۔ اور سہج طرز تحریر۔ تاریخ سلطنت عثمانیہ و تاریخ عالم۔ جغرافیہ۔ حساب۔ اصول اقلیدس۔ سادہ نقشہ کشی اور اس علاقہ کی جس مین مدرسہ واقع ہے غیر مسلم قومون مین سے ایک قوم کی زبان۔

لڑکیون کو مدارس مذکور مین حسب ذیل تعلیم ملتی ہے۔ دینیات۔ ترکی قواعد عربی فارسی قواعد کے اصول۔ علم ادب و تاریخ جغرافیہ کے متعلق چند اشارات۔ حساب۔ تدبیر خانہ داری سینا پرونا۔ نقاشی اور موسیقی۔ آخر الذکر اختیاری ہے۔

پانچسو مسلمان گھرونکی ہر ایک جماعت کیلیو ایک رشدیہ مدرسہ ہونا لازمی ہے۔ اعلے پرائمری تعلیم لازمی نہین مگر یہ بھی مفت دیجاتی ہے۔

مدارس کی تعمیر و درستی پروفیسرون اور استادون کی تنخواہین متعلمون کیلیے کتابین اور آلات کی خرید قصہ مختصر جملہ اخراجات سرکاری خزانہ سے ادا کیے جاتے ہین۔

سب سے پچھلی رپورٹ مین جو چند برس ہوئے شائع ہوئی تھی اوس مین دار الخلافہ کے ابتدائی

مدارس کی تعداد حسب ذیل مندرج تھی۔

مکاتب صبیان ٢٦٥ لڑکون کے لیئے ١٤٢ - اور لڑکیون کے لیئے ١٢٣ - لڑکونکی تعداد جو انمین داخل تھے ٦٩٠٩ - اور لڑکیونکی ٤٧٣٤ -

ابتدائیہ مدارس چالیس لڑکون کے لیئے ٣٢ - اور لڑکیون کے لیئے ٨ - زیر تعلیم لڑکے ١٦٠١ لڑکیان ٣٩٣

رشدیہ سکول ٢٩ - لڑکون کے لیئے ١٩ - لڑکیون کے لیئے ١٠ - زیر تعلیم لڑکے ١١٨٠ - لڑکیان ٣٥٣

صوبجات مین ہر ایک گاؤن مین خواہ وہ کیسا ہی چھوٹا ہو ایک مکتب صبیان موجود ہے اور جو دیہات کچھ بھی بڑے ہین اون مین ایک ایک ابتدائیہ سکول ہے۔

ہر سال پرائمری سکولون مین طلباء کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ موجودہ فرمان روا کے عہد حکومت مین ہر سو بچون مین سے کم از کم ٩٠ عمدہ پرائمری تعلیم پا رہے ہین۔

صوبجات مین رشدیہ سکولونکی تعداد ١١٣ ہے جس مین تین لڑکیون کیلیئے ہین دو بیروت مین اور ایک بروصہ مین۔ اور ان سب مین ١٤٩١٤ بچے زیر تعلیم ہین۔ آج ان مدارس کی تعداد مندرجہ بالا تعداد سے بہت زیادہ ہے۔

سکینڈری (دوسرے درجہ کی) تعلیم

یہ دو قسم کے سکولون پر مشتمل ہے۔ ابتدائیہ یا پریپریٹری سکول اور سلطانیہ یعنے کالج۔ ابتدائیہ مدارس سب کے لیئے عام ہین۔ اور وہ تمام لڑکے خواہ مسلم ہون یا غیر مسلم۔ جنہون نے رشدیہ سکولون کی تمام جماعتین طے کر کے آخری امتحان پاس کیا ہو ان مین داخل ہو سکتے ہین۔

ہر ایک شہر جس مین ہزار گھر ہون۔ ایک ابتدائیہ مدرسہ رکھتا ہے۔ تعلیم کی میعاد تین برس ہے اور کورس مین یہ چیزین داخل ہین۔ ترکی علم ادب۔ انشاء۔ فرانسیسی علم کلام۔ حساب۔ جبر مقابلہ۔ اقلیدس مساحت ارضی۔ علم طبعیات۔ کیمسٹری (کیمیا) نیچرل ہسٹری (علم خواص الاشیاء) اور نقشہ کشی۔ کالجون کی واسطے حکم ہے کہ ہر ولائیت کے صدر مقام یا دار الریاست مین لازمی طور پر قائم کیئے جاوین۔ یہ کالج دو طرح کے ہین۔ ایک گریمر سکول جن مین وہی چیزین پڑھائی جاتی ہین۔ جو ابتدائیہ مدارس مین پڑھائی جاتی ہین اور دوسرے وہ جن مین اس سے اعلےٰ تعلیم دیجاتی ہے۔ اور انکی پھر دو قسمین ہین (لیٹرز کے لیئے) ادبی اور دوسری (سائنس کے لیئے) علمی ان ہر دو شاخون مین تعلیم کی میعاد تین تین برس ہے۔

یہ کالج جون جون بجٹ مین انکے مناسب اور معقول قیام کے لیئے ضروری اخراجات کی گنجائش ہوتی گئی

نون تون یکے بعد دیگرے غلطہ سرائے کی امپیریل کالج (مکتب سلطانیہ) واقع محلہ پیرا کے نمونہ پر کھولے جاتے ہین اور یہ متوخر الذکر کالج ان بڑے بڑے مدارس کے نمونہ پر قایم کیا گیا ہوا ہے جو فرانس مین سکینڈری تعلیم کے لئے موجود ہین۔ ان کالجون کے کچھہ پروفیسر یورپین ہین اور تعلیم فرانسیسی زبان مین دیجاتی ہے مگر اہتمام نگرانی عثمانی ہے میعاد تعلیم پانچ برس ہے۔ مگر ان لڑکون کو جو کالج مین داخل ہوتے وقت کافی ابتدائی تعلیم نہین رکہتے۔ اس میعاد کے علاوہ تین برس اور زائد صرف کرنے پڑتے ہین جنمین انکو پریپریٹری (ابتدائی یا تیار کنندہ) تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔

سب سے آخری قواعد کے مطابق جنکو اعلیحضرت کی گورنمنٹ نے منظور فرمایا ہے۔ ان کالجونکا سکیم آف سٹڈی حسب ذیل ہے۔ ترکی زبان۔ عربی زبان۔ فرانسیسی زبان۔ ترکی اور فرانسیسی خوشخطی ترکی اور فرانسیسی علم ادب۔ ترجمہ فرانسیسی سے ترکی مین۔ اور ترکی سے فرانسیسی مین۔ فلاسفی۔ عثمانیہ تاریخ اسلام۔ اسقدر لاطینی زبان جسقدر کہ علم الادویہ طب اور قانون کے مطالعہ کیلئے ضروری ہے۔ تمام بڑی بڑی سلطنتونکا بالعموم اور سلطنت عثمانیہ کا بالخصوص پولیٹیکل (ملکی) ایڈمنسٹریٹو (انتظامی) کمرشل (تجارتی) ایگریکلچرل (زراعتی) اور انڈسٹریل (صنعت حرفتی) جغرافیہ۔ ریاضی۔ حساب۔ دوکانداری رکہنا اور خطی نقشہ کشی اور یونانی ارمنی۔ جرمنی۔ انگریزی اور لاطینی زبانین جو اختیاری ہین غلطہ سرای کی یونیورسٹی (یا کالج) بیچلر (بی اے) وغیرہ کے ڈپلومے دیتا ہے جو درجہ مین ان ڈپلومون کے مساوی ہوتے ہین جو فرانس مین دیے جاتے ہین مدارس برائے تعلیم سکینڈری کے زمرہ مین مندرجہ ذیل بھی شامل ہین:۔

(۱)۔ امپیریل سول سکول "مکتب ملکیہ شاہانہ" واقع استنبول۔ اس کے مربی اور پیٹرن حضور قدر قدرت فلک شوکت۔ امیر المومنین سلطان البر والبحرین عبد الحمید خان ثانی الغازی ہین جنہون نے ہی اسکو قایم کیا۔ اور جو اپنے صرف خاص سے اسکے تمام اخراجات ادا فرماتے ہین اسمین کینن لا (فقہی شریف) کمرشل لا (تجارتی قانون) سول لیجسلیشن (ملکی قانون) عام تاریخ۔ سیاست مدن۔ اڈیٹری۔ حساب کتاب رکہنا۔ جغرافیہ۔ فرانسیسی۔ علم خواص الاشیاء۔ اور کیمسٹری پڑھائے جاتے ہین۔ جو طالب علم آخری امتحانات پاس کرکے ڈگری حاصل کرلین وہ پراونشل ایڈمنسٹریشن (صوبون کی حکومتون) مین قایمقام کے عہدہ کے یا سلطنت کے دوسرے محکمون مین اوسی عہدہ کے برابر منصب کے مستحق ہوجاتے ہین۔

(۲)۔ نوجوان لڑکیون کیلئے انٹرنیشنل (سب قومون کیلئے) عثمانیہ سکول جسے اعلیحضرت سلطان اعظم نے جو ہمیشہ سے تعلیم نسوان مین بیحد سرگرمی وجانفشانی سے سعی فرماتے رہے ہین سنہ ۱۸۸۰ء مین بمقام استنبول قایم کیا تھا۔ تعلیمی کورس یہ ہے ترکی زبان۔ ارمنی اور یونانی۔ فرانسیسی۔ جرمن۔ انگریزی اور روسی۔ پیانو

چارون اخرالذکر اختیاری ہین۔

جغرافیہ۔ علم خواص الاشیاء۔ پیانو بجانا۔ گانا۔ اور سینا پرونا

۱۸۶۹ء کے قانون متعلقہ تعلیم عامہ کی پابندی مین ہر ایک ولایت مین ڈائرکٹر اور انسپکٹران سررشتہ کا محکمہ تعلیم موجود ہے۔

اعلی تعلیم

یوروپ مین یونیورسٹیان پانچ ڈپارٹمنٹ رکھتی ہین جن مین سے ہر ایک کی ساتھ ایک ایک فیکلٹی (جماعت پروفیسران و ماسٹران) ہوتی ہے یعنے لیٹرز (علم ادب) سائنس (علم) قانون طب اور آلہیات کی۔ عثمانیہ یونیورسٹی مین میڈیکل فیکلٹی اور ڈپارٹمنٹ کی کوئی ضرورت نہین تھی۔ کیونکہ ایک ایسا طبی مدرسہ پہلے ہی سے موجود تھا۔ جو اوس شاخ علم کی تمام ضروریات کو بہت اچھی طرح سے پورا کر رہا تھا اور جو وزارت صیغہ جنگ کی ماتحت اپنا علیحدہ انتظام رکھتا تھا۔ اور تھیولوجیکل (علم آلہیات) فیکلٹی اور ڈیپارٹمنٹ کے متعلق بہت بڑی مشکلات حادث تھین۔ اگر یہ فیکلٹی قایم کیجاتی تو جس قدر سلطنت مین مختلف المذاہب والشرائع فرقے ہین اوسی قدر مذہبی فیکلٹیان قایم کرنی پڑتین۔ اس لیئے اس کے قیام کی نسبت کوئی سوال پیدا ہی نہین ہو سکتا تھا۔ علاوہ ازین اس کے متعلق جماعتین بنانی اور پروفیسر مقرر کرنے بالکل فضول تھے کیونکہ تمام فرقون نے بطور خود اپنے اپنے عقائد کے مطابق آلہیات کی تعلیم دینے کے لیئے انتظام کیا ہوا تھا۔ اور اس بارہ مین انکو جہانتک ممکن ہے نہائت ہی بڑی آزادی حاصل تھی پس اسطرح سے صرف قانون علم ادب اور سائنس کی فیکلٹیان باقی رہگئین۔ جن مین سے پہلی کی ماتحت قانونی مدرسہ اور دوسری کے سکول آف لیٹرز اینڈ فلالوجی (علم ادب و صرف نحو) اور تیسری کے ماتحت انجینرنگ سکول موجود ہے۔

(۱)۔ قانونی مدرسہ (حقوق مکتبی) کو اعلیحضرت سلطان المکرم عبدالحمید خان کی تخت پر جلوہ افروز ہونے پہ غلطہ سرائے کالج کے ابتدائی قانون اور سیاست مدن کی جماعتون کو اعلی حیثیت مین لانے سے بنایا گیا تھا ۱۸۸۰ء مین مستقل بنیاد پر اوسکی از سر نو ترتیب کیگئی۔ تعلیم کی میعاد چار برس ہے۔ اور کورس مین مدارج ذیل شامل ہین:

عثمانیہ قانون (مجلہ) شرع محمدی۔ رومن یعنے قانون دیوانی۔ رومن قوانین و آئین تاریخی نسبتاً کے موافق عثمانیہ قانون تجارتی۔ دیوانی اور تجارتی ضابطہ تعزیری اور فوجداری قانون۔ انتظامی قانون

اور سیاست مدن۔

(۲) سکول آف لیٹرز اینڈ فلولاجی (ادبیات عالیہ مکتبی) مین تعلیمی کورس یہ ہین:۔

عربی علم ادب۔ یونانی علم ادب۔ لاطینی علم ادب منطق۔ فلاسفی۔ علم عمارات ورواجات قدیمہ۔ تاریخ عالم وفلسفہ تاریخ۔

(۳)۔ انجینرنگ سکول (طرق ومعابر مکتبی) سابق مین سول انجینرنگ سکول۔ (ملکیہ مھندسیہ مکتبی) کے نام سے غلطہ سرائے کالج کے ساتھ شامل تھا مگر اعلیحضرت سلطان المعظم عبدالحمید ثانی کے پہلے سن جلوس میمنت مانوس مین اوس سے بالکل علیحدہ ہوکر موجودہ حیثیت مین آگیا۔ دیگر کالجون کیطرح میعاد تعلیم اس مین بھی چار برس ہے۔

خاص مدارس کے زمرہ مین ان مدارس کا جو وزارت تعلیم عامہ کی ماتحتی مین یونیورسٹی کے ساتھ بلکہ سلطنت مین اعلے تعلیم پھیلا رہے ہین اور نیز ان خاص مدرس کا جو دیگر مختلف وزارتون کے ماتحت ہین ذکر کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔

سابق الذکر تعداد مین چھ ہین۔

(۱) سول سکول آف میڈیسن (مکتب طبیہ ملکیہ) واقع استنبول ۱۸۸۱ء مین امپیریل سکول آف میڈیسن سے علیحدہ کرکے وزارت تعلیم عامہ کے ماتحت کر دیا گیا تھا جو طالب علم اس مدرسہ سے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کرکے نکلین وہ درجہ ثالثہ اور میونسپل طبیب کے عہدہ کے مستحق ہوتے ہین۔ اور محکمہ عسکریہ (جنگی) یا محکمہ امیر البحری کو اگر زاید ڈاکٹرون کے ملازم رکھنے کی ضرورت ہو۔ تو ان پر فرض ہے کہ اس سکول کے طلباء کو ترجیح دین۔

(۲) (۳) و (۴) نارمل سکول ہین جنمین سے دار المعلمان صبیان ابتدائی پرائمری مدارس کے لیئے۔ اور دار المعلمان رشدیہ اعلے پرائمری مدارس کے لیئے استاد بہم پہنچانے کے واسطے اور تیسرا دار المعلمات نوجوان لڑکیون کو استانیان اور نرسین بنانے کیلیئے ہے۔

(۵)۔ مدرسۃ الالسنہ جو حسب الحکم سلطانی اکتوبر ۱۸۸۳ء مین باب عالی اور وزارت خارجیہ کے ان ملازمون اور عہدہ دارون کے لیئے جنکی عمر ۲۵ برس سے زیادہ نہ ہو قایم کیا گیا تھا۔ پانچ برس کے کورس مین گریمر۔ فرانسیسی زبان مین ایڈیٹری کرنا۔ ترجمہ از فرانسیسی بترکی و از ترکی بہ فرانسیسی۔ ترکی، عربی اور فرانسیسی (یہ لازمی ہین) اور جوڈانی۔ ازنی۔ انگریزی جرمن اور روسی جو اختیاری ہین شامل ہین۔

اس مدرسہ مین نہ صرف سرکاری ملازم ہی تعلیم پانے کا استحقاق رکھتے ہین، بلکہ ممالک غیر کے طلباء

۲۵ پونڈ ترکی سالانہ ادا کرکے اوس مین داخل ہوسکتے ہین۔ مدرسہ ہذا کی ڈگری پانے سے طالب علم گورنمنٹ کی مختلف صیغون اور محکمہ جات ترجمہ مین ملازمت پانے کا مستحق ہوجاتا ہے۔

(۶) سکول آف فائین آرٹس (مدرسہ فنون لطیفہ) جسے موجودہ فرمانروا نے ۱۸۸۳ء مین قائم کرکے امپیریل عثمانیہ عجائب خانہ کے پہلو بہ پہلو گلخانہ (واقع استنبول) مین جگہ دی۔ اور اس عجائب خانہ کی منتظمہ جماعت کی ماتحت کردیا۔ اس مین مصوری۔ بت تراشی۔ قلم کاری۔ اور فن تعمیر کی جماعتین ہین اور اسکا انتظام کم ازکم قیاسی طور پر پیرس کے ایکول ڈی بو آرٹس (مدرسہ فنون لطیفہ) کے نمونہ پر ہے۔

سابق مین سلطنت عثمانیہ نے اپنی فنون سے دنیا مین ایک نورتا بان پھیلا دیا ہوا تھا۔ لیکن علم ادب اور سائنس مین اگرچہ وہ مغربی نامورون کے مقابلہ مین ویسے ہی نامور اشخاص پیدا کرتے رہنے مین ہمیشہ ہمسر رہی ہے مگر کچھہ عرصہ فنون لطیفہ کے متعلق یہ حالت نہین رہگئی تھی۔ وہ معمار جنہون نے سلیمانیہ۔ سلطان احمد۔ اور نئی جامع وغیرہ وغیرہ ایسی عالیشان مسجدین جو یورپ کی نہایت ہی شاندار عمارتون سے گوئی سبقت لیجانے کا دعوے کرتی ہین۔ بنائی تھین۔ وہ بت تراش اور سنگتراش جنکی چھینیون نے وہ وہ بیل بوٹے بنائی کہ پتہر کے کلابتون معلوم ہوتے تھے اور وہ صناع جنہون نے چینی کی کھپریلین بنائین اور چھتون پر وہ میناکاری کی جنہین دیکھکر اجنبی دنگ رہ جاتے ہین۔ بعد کی کونسلون مین موجود نہین رہگئے تھے مگر جس دن سے امیر المومنین سلطان عبد الحمید نے تخت عثمانی پر قدم رکھا ہے اوسی دن سے ٹرکی نے اوس خواب غفلت سے جو میدان فنون وصناعت مین اوسپر طاری ہوگئی تھی اپنے تئین بیدار کرنا شروع کردیا ہے۔ سابقاً وہ تمام قدیمی چیزین جو عثمانیہ قلمرو مین پائی جاتی تھین۔ ممالک اجنبیہ مین پہونچ جاتین۔ اور یورپ کی عجایب گاہون کی زیب وزینت جانتی تھین۔ اسی امر کی بدولت عالیشان ورگیگن توماشیا "دیوون کی لڑائی کی سنگی تصاویر" متر ہم) عجائب خانہ برلن کی رونق کو دوبالا کر رہا ہے۔ اور نینوہ کی قدیمی اشیاء پیرس اور لنڈن کی عجائب گھرون مین موجود ہین۔ مگر اب امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ انہی جائیز ورثون کو ہاتھ سے نہین جانے دیتی اور قسطنطنیہ کا عجائب گھر جو اپنے نام کی شان کے قابل ہوگیا ہے۔ سیر کنندہ کو حیران و متعجب بنادیتا ہے کیونکہ اسمین سکندر اعظم کی قبر جیسے بیش بہا نادرات وعجوبات موجود ہین (جو پانچ برس ہوئے صیدا مین پائے گئی تھی اور جو تمام مقابلون سی برتر اور ارفع ہے)۔

اعلےٰ تعلیم کے مدارس مین سے جو آج ٹرکی مین اس روشن دماغ شوق کی جو سلطان المکرم اعلیٰ انشاء وعلم ادب کے رونق دینے مین رکھتے ہین۔ اور جو بغرض نا اختتام پذیر تردد اور غور و پرداخت کی جنسے حضور ممدوح اپنی سلطنت کی ملازمین کے علم و ہنر کو وسیع کرنے کی کوششین کر رہے ہین مین

شہادتین ہین۔

ہم سکول آف ہائی ڈپلومیٹک سٹڈیز (اعلے سفارتی تعلیم کا مدرسہ) کا نام لیتے ہیں جو یقیناً بہت جلد پیرس کے سکول آف پولٹیکل سائنس کو ایک حد تک مات کر دیگا۔

وہ سکول جو وزارت تعلیم عامہ کے ماسوا دیگر وزارتون کے ماتحت ہین حسب ذیل ہین:۔

(۱)۔ وزارت تجارت و پبلک ورکس و زراعت کے ماتحت (الف) حمیدیہ تجارتی سکول جسے سلطان عبد الحمید نے ۱۸۸۲ء مین قایم کر کے سلطنت عثمانیہ مین ایک ایسا مدرسہ جاری فرمادیا ہے جو پبلک کی صنعت و حرفت اور تجارت کے فروغ دینے مین نہایت ہی مفید چیز ہے (ب) آرٹس و ٹریڈز سکول مکاتب صنعتی یہ تعداد مین دو ہین ایک لڑکون کیلئے اور دوسرا لڑکیون کے واسطے ہے زنانہ مدرسہ کو ۱۸۸۴ء مین از سر نو ترتیب دیگئی تھی۔ جس سے وہ صنعتی تعلیم نسوان مین اچھی آپ ہی نظیر ہو گیا ہے۔ اوس مین لکھنا پڑھنا اور سینے کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اور جو کچھ کام لڑکیان تیار کرتی ہین وہ انکی ہی منفعت کیلئے فروخت ہو کر زر قیمت ایک طرح کے سیونگز بنک مین جمع کر دیا جاتا ہے اور جمع شدہ رقم پاس شدہ لڑکیون مین حسب لیاقت تقسیم کر دیجاتی ہے۔ (ج) صنعتی مدارس جو فی ولائیت ایک ایک مدرسہ کے حساب سے ۱۸۸۴ء مین قایم اور جاری کئے جانے منظور ہوئے تھے۔ باقاعدہ طور پر سلسلہ وار برابر قایم ہو رہے ہین۔

(۲)۔ وزارت (صیغہ مال) کے ماتحت)۔

(الف) معدنیات و جنگلات کا مدرسہ عہد سعادت مہد اعلیحضرت سلطان عبد الحمید مین مدرسہ معدنیات اور مدرسہ جنگلات کے ملادینے سے ظہور مین آیا ہے۔

(ب)۔ مدرسہ تار برقی۔ جسے حضور ممدوح کی پرشفقت عاطفت شاہانہ سے موجودہ رونق و فروغ حاصل ہوا ہے۔

سلطنت عظمیٰ کے غیر مسلم باشندون کے سکولون پر ریویو کرنے سے پیشتر اسلامی مذہبی تعلیم پر چند کلمے تحریر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مدارس انکو جن کی تعلیم کا کورس حسب ذیل اشاخون پر منقسم ہے۔ قواعد نحو متعلق الٰہیات تعلیم (صرف و نحو) تاریخ زبان دانی، عروض، انشاء، علم کلام، اقلیدس و ہیئت۔ مدرسہ مین دس یا بارہ برس تعلیم پانے کے بعد طلباء قاضی مفتی یا امام بنتے ہین۔ مگر جو شخص نہایت اعلے مدارج قانونی حاصل کرنے کے خواہشمند ہون۔ انکو فقہ شرع محمدی تفسیر کلام اللہ اور احادیث کی تعلیم مین اور چند زاید سال خرچ کرنے پڑتے ہین ان مدرسون کے علاوہ شیخ الاسلام کے ماتحت مقتول سپاہیون کے یتیم بچون کیلئے ایک مدرسہ اور امامون اور موذنون کیلئے سٹنبول اور سقوطرا کے بھی دو مدرسے ہین۔ ان تینون کو ۱۸۸۳ء مین امیر المومنین اعلیحضرت سلطان المعظم نے قایم کیا تھا قسطنطنیہ مین بہت سی پبلک لائبریریان کتب خانے بھی ہین جو تعداد

مین چالیس سے متجاوز ہین۔ یہ عموماً مسجدون مین ضمنی طور پر قایم کیگئی ہوئی ہین اور نگل ور جمعہ کے سوا
ہر روز عام پبلک کیلئے کہلی رہتی ہین۔ پبلک لائبریریون کے علاوہ دار الخلافہ مین ایک ہزار سے زیادہ
پرائیویٹ لائبریریان ہین جو مالکون نے بعد مسجدون کو وقف کر دی ہوئی ہین۔

غیر مسلم جماعتون کے سکول تعلیم عامہ کے ان مدارس کی قسم مین داخل ہین جنکو قانون نوری (آزاد)
مدارس کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ امپیریل حکام سے ایک مرتبہ ان کے کہولنے کی اجازت ملگئی اور یہ مدارس
اپنے اندرونی اور انتظامی معاملات مین گورنمنٹ سے بالکل آزاد ہوگئے۔ جو اپنے لئے صرف یہ دیکھنے کا حق محفوظ
رکھتی ہے کہ جو تعلیم دیجاتی ہے وہ اخلاق یا سلطنت کی آئین کے برخلاف تو نہین اور یہ کہ جو پروفیسر مدارس
مین مقرر ہین وہ وزیر تعلیم عامہ یا اوس ولایت کی علمی مجلس جس مین وہ مدرسہ قائم ہے یا خود اس جماعت کے مذہبی
حکام کی عطا کی ہوئی فرمان یا ڈگریان رکھتے ہین کہ نہین۔ ان پابندیون کے ماسوا جو گورنمنٹ کی حقوق
قایم رکھنے کیلئے ضروری ہین اور سب طرح سے یہ غیر مسلم مدرسے سرکاری مداخلت سے آزاد ہین۔ بلا شبہ یہ ایک
بہت ہی بے نظیر اور خوبصورت مثال بے تعصبی کی ہے جسے امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ کل دیگر قومون کو
دکہلا رہی ہے۔ اور ممکن نہین کہ وہ اوس کے نہایت ہی اعلے قدر و منزلت کا اعتراف کئے بغیر رہ سکین
غیر مسلم جماعتون کے تمام مدرسون مین کلیسائی یونانی مذہب کی معتقد جماعت کے مدرسے کیا بلحاظ تعداد کیا
اور کیا بلحاظ عمدگی تعلیم ادراس کے اعلیٰ پایہ کے بہت بڑی سبقت رکھتے ہین۔ وہ ان تین قسمون پر
منقسم ہین۔ محلونکی سکول۔ پرائیویٹ سکول۔ اور مرکزی اعلیٰ سکول۔ پہلے قسم کے مدارس کو محلہ والون نے
قایم کیا ہوا ہے اور وہی انکو چلاتے ہین۔

پرائیمری ابتدائی سکول اور لڑکیون اور لڑکون کے سکول انہین شامل ہین۔ وہ مکاتب یا ان۔
ابتدائیہ اور رشدیہ کے مطابق درجہ وار شبیہ ہوئے ہین۔

دوسری قسم کے مدرسے ابتدائیہ مدارس کے ہم پلہ ہین اور اونکو سکینڈری تعلیم دینے کیلئے پرائیویٹ
شخصون نے اپنے خرچون سے قایم کیا ہوا ہے۔ تیسری قسم کے مدارس سرکاری اعلیٰ مدارس کے برابر ہین
ان مین سے فنار کا گریٹ نیشنل سکول (قومی مدرسہ عظمی) اور ہالکی کا تجارتی اور مذہبی مدرسہ بڑے اونچا پایہ
کے مدرسے ہین۔ گریٹ نیشنل سکول کی لائبریری مین تقریباً بیس ہزار جلدین موجود ہین۔

قسطنطنیہ اور اوس کے مضافات مین یونانی مدارس کی تعداد سو سے اوپر ہے اور ان مین گیارہ اور
بارہ ہزار کے درمیان طلبا جن مین سے ایک چوتھائی کے قریب لڑکیان ہین تعلیم پاتے ہین۔

اعلیحضرت سلطان عبد الحمید نے تعلیم عامہ کو رونق دینے مین جو بے انتہا کوششین کی ہین اون سے

زیادہ جو جماعت مستفید ہوئی ہے وہ ارمنی قوم ہے۔ حضور ممدوح کے عہد حکومت سے پہلے اس قوم کے قسطنطنیہ میں اور دیگر چند بڑے بڑے شہرون مین بہت ہی تہوڑے مدارس موجود تھے قسطنطنیہ مین ہر ایک ارمنی محلہ مین ایک ایک پرائمری سکول تھا جہان صرف لکھنا۔ پڑہنا۔ ابتدائی حساب۔ مذہبی جواب سوال اور اون لڑکون کو جنکی آواز اچھی ہوتی مذہبی گانا سکھایا جاتا تھا۔ ان مین سے چند سکولون مین علاوہ برین گریمر تاریخ۔ جغرافیہ اور تھوڑی سے ریاضی بھی سکھائی جاتی تھی۔ لیکن اعلیحضرت سلطان عبد الحمید کے بابرکت عہد مسعود مین ارمنی جماعت نے تعلیم مین بہت بڑی ترقی کی ہے۔ اور اب اونکے مدارس سلطنت عظمیٰ کے دیگر تعلیمی درسگاہون کے ہم پلہ ہو گئے ہین۔ خاصکر دار الخلافہ مین ارمنی جماعت نے بہ نسبت سابق بہت زیادہ ترقی کی ہے اوس مین منتشر طور پر اونکی آبادی دو لاکھ کے قریب ہے مگر زیادہ تر وہ ۴۳ محلون اور مضافاتون مین متحد اور کثیر آباد ہین۔ اور ان مین انکے ۲۹ گرجے ہین جنکے متعلق ۵۱ پرائمری سکول لڑکون اور لڑکیون کیلیئے ہین۔ ان سکولون کا خرچ جماعت مذکور ہی گرہ سے کرتی ہے اور انہین بھی اکثر مین تعلیم مفت دیجاتی ہے انہین چار ہزار لڑکے اور دو ہزار لڑکیان تعلیم پاتی ہین۔

ارمنیون کے سکینڈری درجہ کے سکولون مین زیادہ سر برآوردہ بربرین سکول۔ آغا جھان سکول سکوٹاری کا لیس یوین مدرسہ نسوان مینی کاپو دار کا مشدو رجیان سکول اور قوم کاپو دار کا تری وینانیان سکول ہین یہ تمام سکینڈری سکول پرائیویٹ اشخاص نے قایم کیئے ہین (جن کے نامون سے وہ موسوم ہین) ارمنی ہسپتال واقع یدی قولی کے ساتھ یتیم لڑکون اور لڑکیون کیلیئے ایک صنعتی سکول ہے۔ اس مین ۲۰۶ لڑکے ۲۱۹ لڑکیان ہین ہسکنی مین متروک یتیمون کے لیئے ارمنی مسون نے ایک پرورش خانہ قایم کیا ہوا ہے تمام ارمنی سکولون مین غلطہ کا سنٹرل سکول درجہ اول مین شمار ہوتا ہے جہان ۱۵۰ لڑکے سیکنڈری تعلیم پاتے ہین۔ اس مین ارمنی۔ ترک اور یوروپین پروفیسر مقرر ہین جو غلطہ سرائے کے امپیریل کالج کی ڈگلیٹی سے حاصل کیئے گئے ہین۔ تعلیمی پروگرام مین دینیات۔ ارمنی زباندانی اور علم ادب۔ ترکی زباندانی۔ فرانسیسی اور جرمن خوشخطی نقشہ کشی۔ جغرافیہ۔ عام تاریخ۔ فلسفہ۔ نیچرل ہسٹری۔ علم طبعیات۔ کیمسٹری۔ ریاضی۔ قانون سیاست مدن۔ حساب کتاب رکھنا۔ فن معلمی۔ حفظ صحت۔ اور جمناسٹک (ورزش جسمانی)۔ شامل ہین۔

سنہ ۱۸۸۶ء مین قایم ہو کر یہ مدرسہ ابتک بے نظیر نتائج ظاہر کر چکا ہے اور یہ امر اوس کے معلمون اور اوس کے پروفیسرون کے لیئے بڑے فخر کا موجب ہے۔

اپنے ہم مذہبون کو تعلیم کے فوائد اور منافع سے مستفید کرنے کے لیئے ارمنیون نے تعلیم کے پھیلانے

کے لیئے متعدد سوسائٹیان موسومہ یاری کور، وذگان ۔ آسیاگان ۔ ورتانیان صنع کریمیان وغیرہ وغیرہ قایم کی ہوئی ہین منجملہ ان سب سے بڑہ کر نہایت قابلقدر "یونائیٹڈ ارمینین سوسائیٹی" (متحدہ ارمنی انجمن) ہے جو اعلیحضرت سلطان عبدالحمید کے عہد حکومت مین بنائی گئی ہے حضور جلالت مآب بنفس نفیس اس انجمن کو سالانہ بہت بڑی امداد دیتے ہین تاکہ وہ حضرت سلطان کے ایشیائی علاقہ کی وفادار رعایا مین تعلیمی سلسلہ کو اچہی طرح سے بڑہانے اور رونق دینے کے قابل ہو جاوے ۔ انجمن مذکورہ ۳۰ مردانہ سکولون کو جن مین ۲۹۲۳ طالبعلم پڑہتے ہین اور دس زنانہ مدرسون کو جن مین ۹۳۰ لڑکیان تعلیم پا رہی ہین ۔ چلا رہی ہے یعنی اس کے طفیل ۴۰۲۳ غریب بچے مفت ابتدائی تعلیم پا رہے ہین۔

دو زنانہ انجمنین جو خیر مجسم حضرت امیر المسلمین کے عہد محمود مین ہی قایم ہوئی ہین جو صوبجات مین غریب لڑکیون کو تعلیم دلانے مین مردانہ سوسائیٹیون کا مردانہ وار مقابلہ کر رہی ہین انمین سے ایک ۔

(۱) "یہ طیبر وشنداسر حصیو ہیاز" سوسائیٹی ہے جو صوبجات مین زنانہ مدرسون کے لیئے استانیان تیار کرتی ہے انہو نے اسلامبول مین ایک نارمل سکول قایم کیا ہوا ہے جس مین ۸۰ لڑکیان زیر تعلیم ہین تاریخ قیام سے یہ مدرسہ صوبون کی مختلف مدرس کیلیئے ۳۰ استانیونکو قریب دو سال فارغ التحصیل کر کے باہر بہیجتا ہے ۔

(۲) "یہ اسکانانیر جیو ہیاز" سوسائیٹی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جن اضلاع مین پہلے زنانہ مدارس موجود نہین وہان انکو قایم کیا ۔ اور چلایا جاوے ۔ وہ ابتک پانچ پرائمری سکول قایم کر چکی ہے جن مین پانسو لڑکیان پڑہ رہی ہین۔

خاص و ارتحا فہ مین نوجوان لڑکیان پیرا کے صنعتی سکول مین اعلے تعلیم پاتی ہین ۔ اوس کے پرے پیپر ٹیری (تیار کنندہ ابتدائی) اور اعلے دونون حصون مین متعلمون کا شمار ۱۵۰ ہے اوس مین داخل ہونیکے لیئے ابتدائی تعلیم کا پہلے حاصل کر لینا ضروری ہے ۔ خاص تعلیمی کورس کے علاوہ ہر قسم کا سوئی کا کام سکہایا جاتا ہے جو ممالک غیر سے نوکر رکہی ہوئین ماہر استانیان سکہلاتی ہین ۔ اعلے جماعتونکی لڑکیان عروسی پوشاکین اور مشرقی کشیدہ کا نہایت لطیف و بے نظیر کام تیار کر لیتی ہین۔

یہان ارض روم کے "سناس سریان" مدرسے کا جسے ایک ارمنی روسی باشندہ وان نے بہ اجازت خلیفۃ المسلمین ۱۸۸۱ء مین قایم کیا تہا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ یہ مدرسہ جس سے زیادہ تر آرمینیا کی ولایتین مستفید ہوتی ہین ۔ سکینڈری تعلیم دیتا ہے ۔ اس کے پروفیسر جرمن یونیورسٹیون سے حاصل کیئے گئے ہین ۔ اس مین علمی تعلیم کے علاوہ نقش دوزی نجاری لوہاری وغیرہ وغیرہ کئی دستی پیشے بہی سکہلائے جاتے ہین اور زراعت باغبانی کی تعلیم بہی مشرقی اور مغربی ماہران فن کے ذریعہ سے دیجاتی ہے ۔

ارمنی کیتھولک جماعت کے مدرسے جماعت مذکور کے قلیل التعداد ہونے کی وجہ سے گو شمار مین کم ہین مگر اون کا انتظام و اہتمام نہایت معتدل ہے۔ سو اُنیا اور رومیس سکے مکاتبون کے مدارس اور نیز مدرسہ بطریق اعظم مدرسہ معض کیا خاص طور پر خاص تذکرہ کے قابل ہین۔ ایک مدرسہ مسونکی زیر اہتمام لڑکیون کو ابتدائی تعلیم دیتا ہے۔

یونانی اور ارمنی سکولون کے بعد یہودیونکی سکولونکی باری آتی ہے جو تمام چند متمول اشخاص یا یونیورسل اسرا ئیلایٹ الائنس (انجمن اتحاد عامہ بنی اسرائیل) نے قایم کیئے اور جن کو وہی چلا رہے ہین۔ سنہ ۱۸۹۰ء کے آغاز مین تمام قلمرو عثمانیہ مین ان مدارس مین سے ۵۲ لڑکون کے لیئے تھے جہان ۹۳۰۵ لڑکے پڑھتے تھے اور تیرہ لڑکیون کے لیئے تھے جن مین ۲۴۰۹ متعلمہ تھین۔ اور ایک سکنڈ (مخلوط) سکول لڑکون اور لڑکیون دونون کے لیئے تھا جس مین ۱۶۱ طلبا زیر تعلیم تھے۔

ان مدارس کا تعلیمی کورس وہی ہے جو رشدیہ مدارس کے لیئے ہے۔ اس مین عبرانی زبان تاریخ یہود تاریخ زمانہ حال جغرافیہ حساب کتاب رکھنا۔ اصول اقلیدس۔ علم طبعیات کیمسٹری اور نیچرل ہسٹری کے ابتدائی مسائل اور مقامی اقتضا کے مطابق ترکی۔ عربی۔ یونانی۔ اطالین یا اندلسوی بانین سکھائی جاتی ہین۔ اعلے تعلیم بنی اسرائیلی جماعت مین رواج پذیر نہین ہے۔ مگر دوسری طرف دس صنعتی مدرسے لڑکون کے لیئے اور نو مدرسے لڑکیون کے لیئے جاری کیئے ہوئے ہین جن مین بالترتیب ۲۰۴ لڑکے اور ۱۴۵ لڑکیان کسب ہنر سیکھتی ہین۔

سلطنت عثمانیہ کے وسیع خوان نعمت مین جو اوسنے اجنبیون کے لیئے بچھا یا ہوا ہے یورپینون کے قائم کردہ تعلیمی مدارس کی کمی نہین ہے جو دار الخلافہ اور صوبجات دونون جگہ موجود ہین۔ اجنبیون کی مدارس کھولنے کی اجازت دالنے کے لیئے جسقدر درخواستین کی ہین ان سب کو اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے ہمیشہ خلعت قبول عطا فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ سلطنت عظمی عثمانیہ کے تمام اطراف مین فرانسیسی۔ اطالین۔ انگلش آسٹرین جرمن اور امریکن مدارس اوس شاہنشاہ کیوان بارگاہ کے سایہ ہمایون مین پھلتے پھولتے نظر آرہے ہین جسکی ذات بابرکات مین علوم و فنون اور سائنس کو ایک نہایت زبردست اور فراخ حوصلہ مربی ملگیا ہوا ہے۔ صرف قسطنطینیہ مین ۵۲ ایسے کالج سکول اور یتیم خانے ہین جنکو دیگر ممالک۔ اکثر رومن کیتھولک عیسائی جماعتون اور مشنون نے قایم کیا ہوا ہے اور جن مین ۲۵۰۰ لڑکے اور لڑکیان تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ اور ان کے علاوہ پانچ پروٹسٹنٹ سکول انگریزی اور اوس کی مشنون کے زیر اہتمام ہین ایک یونانی کیتھولک مدرسہ ہے اور بارہ دیگر مدارس ابتدائی سکینڈری یا اعلے تعلیم کے لیئے ہین جنمیر

مذہبی تعلیم نہین دیجاتی۔

ایک متمول امریکن نے رابرٹ کالج قایم کیا ہوا ہے جو اپنی اعلےٰ تعلیم کے لیئے بہت مشہور...... ہے۔ علاوہ بریں امریکن مشن نے تعلیم نسوان کے لیئے ایک مدرسہ کھولا ہوا ہے جسکی بہت تعریف کیجاتی ہے۔

بیروت مین ایک فری (آزاد) طبی مدرسہ ہے جس سے عربی بولنے والے ممالک کو لا انتہا فایدہ پہنچ رہا ہے۔ ایڈریانوپل۔ سالونیکا۔ جینینا۔ سمرنا۔ طرابزون۔ عین تاب اور موصل وغیرہ مین بھی اجنبی مدارس موجود ہین جو تعلیم عامہ کی ترقی مین عثمانیہ مدارس کو بہت امداد دے رہے ہین۔

ہر سال ترقی تعلیم کے لیئے حضرت امیر المومنین اپنی جیب خاص سے بڑی بڑی رقمین خرچ فرماتے ہین۔ شہنشاہ موصوف نہ صرف لڑکون اور لڑکیون کے لیئے ایسی مقامات مین جہان مسلمان روپیہ کی کمی محسوس کرین اور ابتدائیہ مکاتب کی تعمیر اور قیام کے لیئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو وہی عطا فرماتے ہین۔ بلکہ برابر لگاتار مدارس کی نقد امداد سے جو وہ شاہان عالیمقدار کے مناسب حال فراخ دلی سے مرحمت فرماتے ہین۔ یا طالب علمون کے لیئے تاکہ اون کا شوق بڑھے طرح طرح کے انعامون اور تمغون کے بھیجنے سے اعانت فرماتے رہتے ہین۔ یہ کل انعام و اکرام بلا تمیز مذہب و قومیت تمام رعایا پر یکسان تقسیم کیئے جاتے ہین۔

کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر بتا آئے ہین اونکی تمام رعایا جو ایک ہی ملک کی بچے ہین۔ ہر طرح سے مساوی اور برابر ہے اور بیشک یہی وجہ ہے کہ حضرت بلند شوکت جب ہر سال بجلوس شاہانہ خرقہ شریف کی رسم کی بجا آوری کے لیئے استنبول تشریف لیجاتے ہین تو غیر مسلم سکولون کے طالب علم اور پر دنیا شہر کے ان تمام گلی کوچون مین جن مین سے امپیریل طور کی سواری نے گذرنا ہوتا ہے صف بستہ قرینے وار کھڑے ہو کر انکی موکب جلال کے دیکھتے ہی خوشی کے نعرے بلند کر دیتے ہین۔ اور " پادشاہم چوق یشا" کے پر زور صدائین اور نعرے اوس بے پایان امتنان و احسان کا ایک ادنی اظہار ہین جو رعایائے سلطانی اپنی شہنشاہ عالی مرتبت کیطرف سے اپنے دلون مین محسوس کرتی ہے۔

ارمنی

اوس بے نظیر ترقی کا بیان ختم کرنے سے پہلے جو ٹرکی نے اپنے موجودہ فرمانروا کے عہد حکومت مین کی ہے ہم اس ارمنی ایجی ٹیشن کی نسبت جو پچھلے تین مہینون سے ہم مشاہدہ کر رہے ہین اور نیز ان ارمنیون کی جو صوبجات متحدہ کی رعایا بن چکے ہین ٹرکی واپس جانے پر جو قانونی حیثیت ہوتی ہے اوسپر

چند سطور تحریر کر دینا مناسب خیال کرتے ہین۔

ایک عام ترکی ضرب المثل ہے کہ ایک ارمنی کو ٹھگنے کے لیئے چھہ یہودی درکار ہوتے ہین۔ اس کہاوت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ارمنی بہ اعتبار اپنی صداقت اور دیانت کے مشرق مین بالعموم کس وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ ارمنی خود بھی اپنے اس عیب سے بخوبی واقف ہین۔ کیونکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اون مین سے ایک نے نیویارک کے ایک سر برآوردہ روزانہ اخبار مین ایک خط شائع کر کے اپنے ہم مذہبون کو اپنے بیانات مین صداقت۔ صرف صداقت اور سوائے صداقت کے اور کچھہ زیادہ نہ بیان کرنے مین نہایت محتاط رہنے کی تاکید اکید کی تھی۔ اس سادہ لوح ارمنی کو اپنی کوششون اور نصیحتون مین جو کچھہ کامیابی ہوئی ہے وہ مندرجہ ذیل واقعہ سے معلوم ہو سکتی ہے جو تمام صوبجات متحدہ اور یوروپ مین شرقاً غرباً شمالاً جنوباً مشتہر ہو رہا ہے۔

"ارمنی سرگروہ گریگوری کی بیوی کی یہ کہانی (جسنے کچھہ عرصہ سے تمام دنیا مین ایک ہلچل ڈال رکھی تھی) کہ وہ ترکی ظالمون کے ہاتھون بیعزتی گوارا نہ کر کے اپنے بچے کو گود مین لیئے ہوئے ایک غار عمیق مین کود پڑی تھی۔ اور اوس کی تقلید مین دوسری عورتون نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ جسکے کہ وہ نالہ لاشون سے پٹ گیا تھا۔ جیسے کہ اکثر لوگون نے اس قصہ کے سنتے ہی پیشین گوئی کر دی تھی۔ از سر تا پا جھوٹا اور غلط ثابت ہوئی ہے۔

"اب یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ مکروہ اور خوفناک قصہ اوس پرانی کہانی سے جسے نظم مین مسٹر ہینز نے کئی برس ہوئے اپنی کتاب "سویلوٹ مدر" مین بیان کیا تھا۔ لیا گیا ہے اور واقعات موجودہ کے مناسب حال بنانے کے لیئے اوس پر بہت سی رنگ آمیزیان اور زیادتیان کر لیگئی ہین۔ اس انکشاف عجیبہ سے یہ اغلب نہ سہی مگر ممکن تو ضرور معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام "ارمنی مظالم" زیادہ تر کسی تنگ بند جنونی کی دماغی اختراعات ہین جو ذاتی منفعت۔ کینہ توزی یا کسی اور ویسے ہی مدعا کے لیئے گھڑی گئین۔ مگر یہ یقینی امر ہے کہ اس انکشاف حال نے سب طرفون سے ماسوا ان ارمنی ایجی ٹیٹرون (شورش برپا کرنے والون) کے جن کا پیشہ ہی یہی ہے اور جنپر اس ایجی ٹیشن کی مرگی کا ہمیشہ دورہ ہوا کرتا ہے۔ ترکون کی مخالفت کے جوش کو نمایان طور پر ختم کر دیا ہے۔

"یہ مندرجہ بالا ارمنی ایجی ٹیٹر اس بات کو کہ یہ کہانی محض ایک پرانی نظمیہ کتاب سے اخذ کیگئی ہے ورنہ درصل اسکی کوئی حقیقت یا بنیاد نہین ہے تسلیم نہین کرتے اور بڑے اطمینان اور بھروسہ کے ساتھہ تحقیقات کنندہ کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کر رہے ہین جو ارمنی سرزمین پر پہونچگئی ہوئی ہے۔"

اسمین کوئی کلام نہین ہے کہ ضلع ساسون مین کچھ شورش ہوئی ہے۔ مگر اوسکی پوری پوری تحقیقات ہوگی۔ کیونکہ اعلیحضرت کی یہ مستقل اور مضبوط خواہش ہے کہ اوسکی تمام رعایا کے ساتھ منصفانہ برتاو کیا جاوے اور تمام مجرمون کو قانون کے مطابق سزا دیجاوے۔ لیکن ہمارے خیال مین سب سے پہلے یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ وہان درصل تو عین کیا آیا ہے اور ثانیاً یہ کہ وقتی ابتدا کرنیوالے کون تھے۔ واقعات گذشتہ مندرجہ ذیل مختصر طرز مین جیسا کہ اون کو نیویارک ہیرلڈ نے شائع کیا ہی بہت عمدگی سے یہان بیان کئے جاسکتے ہین۔

یہ ان ارمنی فتنہ پردازون نے تالوری کی دشوار گذار پہاڑون مین جو موش (واقع ولایت بطلیس) کے جنوب مشرق مین ساسون اور ضلع قال واقعہ متصرفات (کمشنری) گنج کے درمیان ہین۔ سر انکالا۔ اور انہی نوجوان کو مسمی حمپرطزوم کے اغوا پر جو مورٹ کے فرضی نام سے ان علاقون مین پہلے سے شورش برپا کر رہا تھا جمع کیا۔

یہ حمپرطزوم ولایت ادانہ کے قصبہ حجین مین پیدا ہوا تھا اور آٹھ برس قسطنطنیہ کے سول میڈیکل سکول مین تعلیم پاتا رہا۔ مگر قوم قاپو کے ہنگامون مین شریک ہونیکی وجہ سے اتھنز کو اور وہانسے جنوا کو بھاگ گیا۔ بعد ازان وہ بھیس بدلکر اور اپنا نام بدلا کر سکندرتہ کے رستہ دیار بکر سے بطلیس کے نواح مین پہونچگیا۔ اور وہان پہونچتے ہی پانچ اور شخصون کے ساتھ ملکر اسی وقت اپنی باغیانہ ایجی ٹیشن (شورش) شروع کر دی۔

حمپرطزوم بھولی رعیت کو یہ یقین دلاتا پھرتا تھا کہ وہ ایک اجنبی ایجنٹ ہے اور ترکی حکومت کے تہ وبالا کرنے کے متعلق جسقدر وہ تجویزین کر رہا ہے اون مین کل یوروپ اوس کی ممد و معاون ہین چنانچہ اسطرح سے دیہات، سنار، سمائی۔ گلی گوزات۔ آہی۔ خدنگ۔ سینانک۔ چقند۔ الفرو۔ سونی۔ آتک۔ آق جبر اور علاقہ تالوری کے آرمینیون کو جس مین چار ضلعے شامل ہین وہ اپنی مجرمانہ اغراض مین شامل کرنے پر کامیاب ہوگیا۔

چنانچہ ان باغیون نے زیر کمان حمپرطزوم جولائی گذشتہ (سنہ ۱۸۹۴ء) کے آخری حصہ مین انہی اپنے دیہات کو ترک کر دیا۔ اور اپنی عورتون۔ بچون اور املاک کو ناقابل گذر اور ممتنع الوصول مقامات مین چھوڑ کر دوسرے مسلح باغیون کو بھی جو وادیئے موش اور قال وسلوان کی قضاؤن (علاقہ جات قاضی کے ماتحت ہونے تحصیل) سے آئے تھے اپنے ساتھ ملالیا۔ اور تین ہزار سے زیادہ کی تعداد مین بمقام اندوق داغ جمع ہوگئی۔ ان مین سے پانچسو یا چھہ سو باغیون نے موش پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیا

اور ابتداً قبیلہ ولیقان پر جو کوہ قورلنگ پر موش کے جنوب مین آباد ہے حملہ کرکے اون مین سے کئی ایک کو قتل کیا۔ اور اونکی تمام جائیدادین لوٹ لین۔ جسقدر مسلمان اونکے ہاتھ لگے۔ پہلے انکی سخت مذہبی توہین کیگئی۔ اور بعد مین اون کو نہائیت خوفناک اذیتین اور تکلیفین پہونچاکر قتل کیا گیا۔ باغیون نے نواح موش کی باقاعدہ فوج پر بھی حملہ کیا۔ مگر وہ خاص شہر موش پر وہان کی زبردست جنگی فوج کے خوف سے حملہ کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔

یہ گروہ پھر ان باغیون کے ساتھ ملکر جو اندوق داغ پر اکٹھے ہوئے تھے علیحدہ علیحدہ جماعتون مین آگیا جنہون نے آس پاس کے قبیلون پر بڑی خونخواری سے حملہ کرکے نہائیت مہیب اور خوفناک جرائم کا ارتکاب کیا اور چارون طرف لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا۔ انہون نے عمر آغا کے بھتیجے کو زندہ آگ مین جلا دیا۔ اور گلی گوزات کے گانون مین تین چار مسلمان گہرونکی عورتونکو ہلاک کر دیا۔ علاوہ برین انہون نے بے تعداد مسلمانونکو طرح طرح کی اذیتین پہونچائین۔ بکو صلیب چومنے پر مجبور کیا۔ انکی آنکھین نکال ڈالین۔ کان کتر دئیے اور اسیطرح کے اور ہزارون نہائیت درد انگیز ظلم و ستم ان غریبون پر کئے۔

یہی باغیون نے اگست گزشتہ کی شروع مین مقامات بجران و بادیکان کے قبیلہ جات فنی نار پر حملہ کرکے اوسیطرح کے جور و ستم کئے جیسے کہ اوپر لکھے جا چکے ہین۔ ان باغیون کے علاوہ دیہات علی اغ لق وبیر موش کے باغیون نے جو ضلع کلب کے پرگنہ جنان مین واقع ہین اون کردون پر جو ان اضلاع مین آباد تھے اور نیز اون کردون پر جو دیہات قیصرو چاٹ چال مین بستے تھے حملہ کر دیا۔

اگست کے اخیر مین ارمنی موش کی قرب و جوار مین کردون پر حملہ کر رہے تھے۔ اور موضع گلی گوزات اور دو تین اور موضعون کو جلا کر راکھ سیاہ کر چکے تھے۔ تا لوری کے باغی تعداد مین تین ہزار سے متجاوز تھے۔ اور عیسائی اور مسلمان دونون مین ہلاکت و تباہی برپا کرنیکے بعد اپنے ابلیسانہ کام مین برابر لگی ہوئی تھے۔ چنانچہ جب انکو ہتھیار رکہدینے اور مطیع ہوجانے کا حکم دیا گیا۔ تو اونہون نے انکار کر دیا۔ اسپر بغاوت کے فرو کرنے کیلئے باقاعدہ فوج موقعہ پر روانہ کیگئی۔ سرغنہ حمیرط زوم گیا رہ خطاکار ساتھیون کے ہمراہ بلند پہاڑونکی طرف بھاگ گیا۔ مگر آخرکار زندہ پکڑ لیا گیا۔ لیکن گرفتاری سے پہلے اوس نے دو سپاہیون کو قتل اور چھ کو زخمی کیا۔ اگست کی اخیر تک تمام باغی گروہ منتشر کر دئیے گئے۔

عورتون بچون اور بیمارون کی حسب مقتضائے انسانیت احکام اسلام کے مطابق پوری پوری خبرداری کیگئی۔ اور صرف وہی باغی فوج کی باڑہون سے ہلاک ہوئے جنہون نے ہتھیار رکہدینے سے انکار کیا۔ اور اپنے ملک کی جائیز حکام سے مقابلہ کرنے کو ترجیح دی۔

ان واقعات متذکرہ بالا کے بعد مین ایک چشم دید شاہد یعنے مسٹر زیمی نیز اندلسوی سیاح اور فیلو

رائل جغرافیکل سوسائٹی آف انگلینڈ کی شہادت سے تصدیق ہوگئی مصائب ساسونکی نسبت جو کچھہ اونکا بیان ہی اور اخبارات فی سند رجہ ذیل پیرایہ مین شایع کیا ہے:-

"سینور زیمی بینر مشہور اندلسوی سیاح اوس جغرافیکل مشن کو چیرمین تھے جو ترکی گورنمنٹ نے کردستان اور میسوپوٹیمیا دوابہ فرات و دجلہ مین بھیجا تھا۔ مارچ سے شروع کرکے بماہ نومبر اوسے ختم کرکے اب حال مین ہی یہان واپس آئے ہین۔ مفروضہ مظالم ساسون کے وقت وہ ارمنی صوبہ بطلس مین موجود تھے اور انکا بیان ہے کہ اونہون نے وہان کوئی ایسی چیز دیکھی یا سنی نہین جس سے ان دردانگیز کہانیونکی جو مظالم آرمینیا کی نسبت مشہور کیجا رہی ہے کوئی اصلیت یا بنیاد قرار دیجاسکے۔

"سینور زیمی بینر ایک مہینہ قسطنطنیہ مین رہے مگر وہان اونہون نے اس معاملہ پر کسیطرح کی بحث کرنے سے صاف انکار کردیا۔ اب وہ بعیت وزیر پاشا لندن مین ہین اور اس سے زیادہ عرصہ تک خاموش رہنے کی کوئی وجہ نہین دیکھتے۔ اون کے خیال مین آرمینیا کی موجودہ متوحش حالت کا الزام بہت کچھہ ان امریکن میتھوڈسٹ مشنون کے ذمہ عاید ہوتا ہے جو ایشیا کوچک مین ڈیرہ ڈالے ہوئے ہین۔ انکا بیان ہے کہ یہ مشنین آرمینیون کو ایسی سطحی تعلیم دیتی ہین جو جماعت مذکور کی ضرورتون کے بالکل متناقض ہے۔ ان مشنون کے طلبا اپنے گھرون کو واپس جانے اور نہی اراضیات پر محنت کرنے پر کبھی راضی نہین ہوتے۔ انکو ہر وقت امریکن آزادی کا خبط سمایا رہتا ہے اور سو مین سے نناوے صورتون مین ارمنی ایجی ٹیٹر (شورش کنندگان) وہ شخص پائے گئے ہین جو اونکی مشنون کے شاگرد رہ چکے ہین۔

"سینور زیمی فرماتے ہین کہ یہ امر بالکل غلط ہے کہ ترکی باقاعدہ یا بیقاعدہ فوج نے عورتون اور بچون پر ظلم کیئے یا ان کو بیحرمت کیا ہے۔ یہ کل واقعہ صرف ایک مقام کی شورش پر محدود ہے جو وہین اسی مقام مین دبادیگئی۔

"پچھلے موسم سرما مین آرمینیون اور کردون کے درمیان جو لڑائیان اور ہنگامے ہوئے ہین ان کو بیان کرنے کے بعد صاحب موصوف ارشاد فرماتے ہین کہ ارمنی ایک بہت بڑی تعداد مین ساسون کے قریب وادی تالوری مین جمع ہوئے گورنر بطلس کی درخواست پر ترکی پاشا کی فوج کو حرکت دینے اور امن قایم کرنے کا حکم بھیجا گیا۔ اسپر چار پلٹنین جن مین تقریباً بارہ سو سپاہی تھے جلدی جلدی اکٹھی کیگئین۔ اور آرمینیون کو منتشر کرنے کے لیئے بھیجی گئین۔ فوج نے باغیون کو بتاریخ ۲۰ اگست ایک میدان مرتفع پر آدبوچا۔ اور ان کو ہتھیار رکھدینے کا حکم دیا گیا۔

"آرمینیون نے جو تعداد مین تین ہزار سے زیادہ تھے سپاہیون کو منہ چڑانا اور ان پر پتھر پھینکنے شروع

کر دیئے اور آخر مین اونہون نے فوج پر چند گولیان بھی چلادین جسپر فوج نے بھی ایک باڑہ ماری۔ اسپر ارمنی بھاگ گئے۔ اور ایک تنگ گھاٹی مین اکٹھے ہوگئے۔ جہان پہ ترکی فوج پھر انکے تعاقب مین پہونچگئی اور ترکی کمان افسر نے آشتی آمیز تقریر مین انکو منتشر ہوجانے کی نصیحت کی۔ چندنے اس نصیحت کو قبول کرلیا۔ مگر اکثرون نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ جسپر فوج نے پھر دوسری باڑہ ماری۔ اور کلہم تین سوارمنی مارے گئے۔ اور کل معاملہ مین صرف ایک ہی واقعہ کسیقدر سنگین ظہور مین آیا۔ یہ سچ ہے کہ بہت سے قیدی گرفتار کئے گئے تھے مگر وہ بعد مین رہا کردیئے گئے تھے ؎

اب رہا یہ امر کہ اصلی محرک کون تھے اور کن کی مہربانی سے یہ حالت حادثہ ہوئی ہے۔ سو ہمارے خیال مین انگریزی زبان بولنے والی قومون کو پادری سرس ہیملین صاحب جیسے معتبر اور متدین شخص کے بیان سے بڑھ کر جس نے اسقدر عرصہ پہلے یعنے ۲۳ دسمبر ۱۸۹۳ء کو اخبار "کان گری گرشینٹ" (مذہبی پرچہ) مین مندرجہ ذیل بے نظیر خط شایع کرکے ان سوالون کا جواب دیدیا ہے۔ کوئی اور جواب زیادہ مقبول نہین ہوسکتا۔

"ایک ارمنی فتنہ پرداز جماعت سلطنت عثمانیہ کے بعض حصونکی تمام عیسائی آبادی اور مشنری کام کو نہایت سخت نقصان اور زیان پہونچارہی ہے۔ یہ ایک خفیہ انجمن ہے اور وہ اپنا کام ایسی باہنر مکاری اور چالاکی سے کررہی ہے کہ اوس مکاری کو صرف مشرق کے لوگ ہی اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہین

"ایک پمفلٹ مین جو بڑی کثرت سے تقسیم کیا گیا ہے اخیر پر یہ اشتہار درج کیا گیا ہے۔ "یہی صرف ارمنی ایسی جماعت ہے جو آرمینیا مین انقلابی تحریک کی رغبت دلارہی ہے اور اوس کو پھیلا رہی ہے اوس کا صدر مقام اتھینز (دار الخلافہ یونان) مین ہے اور اسکی شاخین آرمینیا کے ہر ایک قصبہ اور گانون مین اور غیر نو آبادیون مین موجود ہین۔

"انجمن ہذا کے بانیون مین سے ایک مسمی نشان غرابدیان امریکہ مین ہے اور جو شخص مزید حالات دریافت کرنا چاہین وہ اس سے یا مرکزی کمیٹی کے ایجنٹ آرٹو سے خط وکتابت کرسکتے ہین۔ سابق الذکر کا یہ پتہ ہے۔ نشان غرابدیان نمبر ۱۵ نوٹنگھم سٹریٹ قصبہ ووسٹر ریاست مسیسپی (صوبجات متحدہ امریکہ) اور آخر الذکر کوڈاکخانہ اتھینز یونان کی معرفت خطوط بھیجے جاسکتے ہین"

"ایک بڑے عقیل وفہیم ارمنی جنٹلمین نے جو نہ صرف ارمنی زبان بلکہ انگریزی بھی بہت شستہ اور پاکیزہ بولتا ہے اور انقلاب حکومت کا بڑا زبردست حامی ہے مجھے یقین دلایا ہے کہ آرمینیون کو بڑی زبردست امیدین ہین کہ وہ روسیون کے لیئے ایشیا کو چک مین داخل ہوکر اوسپر قابض ہونے کا رستہ تیار کررہے ہین

مین نے دریافت کیا کہ کسطرح؟ جس کے جواب مین اوسنے کہا کہ

"یہ تمام ہنچاکو وسٹ (باغی ارمنی) گروہ جو کل سلطنت مین قایم ہو چکے ہین بموقع مناسب کے ملتے ہی ترکون اور کردون کو قتل کر دینگے۔ پہر دیہات کو جلا دین گے۔ اور پھر خود پہاڑون مین جا چھپین گے اس کارروائی سے مسلمان سخت غضب آلود ہو جائین گے۔ اور وہ یکبارگی اوٹھ کر بے پناہ آرمینیون پر جا پڑین گے۔ اور ان سخت وحشیانہ طریقون سے ذبح کرنا شروع کر دین گے جسپر روس انسانیت اور عیسوی تہذیب کی حمایت کرنیکے لیئے حملہ آور ہو جائے گا اور قبضہ کر لیگا"

یہ سنکر جب مین نے اس تجویز کو نہایت ہی سفاکانہ اور ابلیسانہ کہا تو پھر مجھے بڑی متانت اور سنجیدگی سے یہ جوابدیا۔

"تمہین بیشک ایسی ہی معلوم ہوتی ہوگی مگر ہم آرمینیون نے آزاد ہونے کی ٹھان لی ہی یورپ نے بلغاری مظالم کیطرف توجہ کی اور بلگیریا کو آزاد کرا دیا۔ اسیطرح جب لاکھون عورتون اور بچون کی خون کی ندیان بہینگی۔ اور انکی آہ و بکا آسمان تک پہونچے گی تو وہ ہماری فریاد کو بھی سنے گا"

مین نے اوسے یہ سمجہانے کی بیفایدہ کوشش کی کہ یہ تجویز آرمینیونکا نام تک تمام مہذب لوگون مین قابل نفرت و حقارت بنا دیگی مگر اوسنے جوابدیا کہ "ہم مایوس ہو گئے ہین۔ اور ہم یہی کرین گے" مین نے کہا "مگر تمہاری قوم روسی حفاظت کی خواہشمند نہین ہے وہ تو ٹرکی ہی کو خواہ وہ کیسی بُری ہو ترجیح دیتی ہی دونون سلطنتونکی حدین کئی سو میل تک ایک دوسرے سے ملحق ہین۔ اور ایک سے دوسری مین ہجرت کر جانا ہر وقت نہایت آسان ہے اور یہ اتصال آجکا ہی نہین ہے۔ بلکہ اسلامی حکومت کے آغاز ہی سے یہی کیفیت ہی۔ پس اگر تمہاری قوم روسی گورنمنٹ کو پسند کرتی تو آج ٹرکی مین ایک خاندان بھی نظر نہ آتا" اوسنے جوابدیا۔ "ہان جو کچھہ تم نے کہا ہے درست ہی مگر اسی حماقت کی بدلے تو وہ تکلیفین اوٹھا رہے ہین اور ابہی اوٹھائین گے"

"میری اور بھی کئی لوگون سے گفتگو ہوئی جو اسیطرح کے ارادے رکھتے ہین مگر یہ بات کوئی بھی تسلیم نہین کرتا کہ وہ انجمن مذکور کا ممبر ہے۔ لیکن جو لوگ قتل و آتشزدگی کو مباح سمجھتے ہون جہوٹ بولنا انکے سامنے کیا حقیقت رکھتا ہے۔"

"ٹرکی مین جماعت مذکور ترکون کو پروٹسٹنٹ پادریون اور پروٹسٹنٹ آرمینیون کے برخلاف برانگیختہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مقام مرسوان مین جسقدر ہنگامے ہوئے تھے وہ سب اسی جماعت کی ارکان سے ہوئے تھے۔ وہ سب کے سب بڑے مکار۔ بے صولے اور ظالم ہین۔ وہ خود اپنی جماعت کے

لوگون کو قتل کر دینے کی دہمکئین دیکر اون سے زرِ چندہ جبراً طلب کرتے ہین۔ اور یہ دہمکیان محض ڈراوا ہی نہین۔ بلکہ اکثر عمل مین بھی لائی جاتی ہین۔ مینے اس ہنچاگو سٹ انقلابی جماعت کی ناپاک اغراض مین سے صرف چند ایک ہی کا۔ اور وہ بھی حتے الامکان نہایت ہی نرم اور رعایتی انداز سے پردہ فاش کیا ہے اوس کا آغاز روس سے ہوا ہے اور روسی سونا اور روسی چالبازی ہی اسکی روح و روان ہین۔ تمام پادریون کو جو خواہ وطنی ہون یا اجنبی لازم ہے کہ اس انجمن کی بر ملا ندمت کرین۔ اور پروٹسٹنٹ پادریون کو تو خاصکر بڑے زور سے اسکی مذمت کرنی واجب ہے۔ اسی جماعت کے ممبر ہر ایک اتواری سکول مین داخل ہونے اور معصوم اور بھولے بھالے لوگون کو دہوکہ دیتے اور اون کو ہرطرح سے باغی بنانے اور اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہین۔ اسلیئے ہمکو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ آرمینیونکی حمایت کرتے وقت ہم کوئی ایسا فعل تو نہین کر رہے جو کسیطرح سے اس کمبخت انجمن کی اغراض کا جس سے ہر ایک شخصکو نفرت کرنی چاہیئے مویّد ہو سکے ہم مانتے ہین کہ ممکن ہے اس ملک (امریکہ) کے چند ارمنی ہنچاگو اسٹ انجمن کے ظالمانہ ارادون اور اوسکے اصلی مدعا سے ناواقف ہون اور محض حب الوطنی سے اونکے ساتھ شامل ہوگئے ہون۔ ماسوا ازین ہم صوبہ آرمینیا کے ارمنی باشندون کی مصیبتون سے ہمدردی بھی رکھتے ہین لیکن ایسی سر باختہ اور مہلک کوششون سے جن کا نتیجہ پروٹسٹنٹ مشنون۔ گرجون، سکولون اور انجیلی تبلیغ سب کو ایک ایسی عام تباہی مین جسکے ہم پہونچانے کی بڑی مستعدی اور مکاری سے کوشش کیجارہی ہے ڈالدینے کا ہو۔ بالکل الگ رہنا اشد ضروری ہے مین تمام وطنی اور غیر وطنی پادریون کو آگاہ کرتا ہون کہ وہ ہنچاگو اسٹ لوگون سے کسیطرح کا کوئی تعلق ہرگز نہ رکھین اور نہ اُنسے کوئی اتحاد و موانست ہی کرین۔

راقم سیرس ہیملن از لیکسنگٹن (امریکہ) مورخہ ۲۳ دسمبر

اس سچی پیشگوئی کرنیوالے خط کے ساتھ ہم ایک اخبار کے خاص نامہ نگار کے خط سے مندرجہ ذیل اقتباسات درج کردینے مناسب خیال کرتے ہین۔ نامہ نگار مذکور بالیقین ترکون اور ترکی گورنمنٹ کا دوست نہین ہے مگر پھر بھی جو کچھہ لکھتا ہے وہ یہ ہے:

"یہ ایک امر واقعہ ہے کہ چند ارمنی مفسدون نے مقام مارسووان کے پادری ایڈورڈ ورگز اور دو دیگر امریکن پادریون کو خود قتل کرکے الزام ترکون کے سر تھوپنے کی صلاح کر لی تھی تاکہ صوبجات متحدہ ترکی گورنمنٹ سے لڑائی شروع کردے جس سے آرمینیون کا آزاد ہونا ممکن ہوجائیگا۔ اللہ اکبر یہ ایک ایسی ابلیسانہ سازش ہے کہ تواریخ عالم کے ہزارون صفحے الٹنے پھر بھی اسکی نظیر بمشکل ملیگی۔ اور غضب یہ ہے کہ اگر پادریون کو انکا ایک ارمنی دوست خبردار نہ کردیتا تو وہ ضرور ہلاک کردیئے جاتے

"ڈاکٹر رگز سے بڑی نفس کشی سے محض للہی طور پر اپنی عمر مشنری سکولون مین ارمنی نوجوانون کے تعلیم دینے پر خرچ کردی ہے۔ اور آرمینیون کو لائق اور حکومت کرنے کے قابل بنانے مین جو کچھہ اوسنے کیا ہے کسی ارمنی نے اوس کا عشر عشیر بھی کر کے نہین دکھلایا لیکن افسوس سازشیون نے اسکا بھی کوئی لحاظ نہ کیا۔ . . . . . . یہ کہنا تو بیشک ناممکن ہے کہ انقلاب پسند لوگون مین آزادی کے خیالات فلان حد تک غالب ہین لیکن بعض سرغناؤن کی تجویز بلاشبہ ایسی خوفناک ہین کہ اون کو سنکر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین۔ بالاختصار انکی تجویزین یہ ہین کہ ترکون پر ناگفتنی مظالم توڑے جاوین۔ تاکہ وہ غضب مین آکر اون کے جواب مین ایسی وحشیانہ حرکات کا مرتکب ہون کہ عیسائی دنیا اون سے چونک اٹھے۔

زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جب ان تجویز کنندگان کو نصیحت کیجاتی ہے کہ تمہاری یہ تدبیرین عیسائیت کے نقیض ہین تو وہ جواب دیتے ہین کہ "تم کو یہ ظالمانہ اور وحشیانہ معلوم ہوتی ہونگی مگر جو کچھہ ہم کر رہے ہین اور جس غرض کیلئے کر رہے ہین اوسے ہم خود خوب سمجھتے ہین"۔

"ان لوگون نے حصول روپیہ کے لیئے جو طریقے مقرر کیئے ہوئے ہین۔ وہ بھی پولیٹکل ایجی ٹیشن کی تجاویز سے کچھہ کم نفرت انگیز نہین ہین۔ گانٹھہ کے پورے اور عقل کے اندھے آرمینیون کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ کمیٹی کو اتنے اتنے ہزار پیاسٹر کی امداد دین اور روپیہ حاصل کرنیکے وسائل بھی بڑی وضاحت کے ساتھہ مقرر کیئے گئے ہین۔ اسکی مثال مین ہم ایک واقعہ ذیل مین درج کرتے ہین:۔

"ایک متمول ترک کو جو قسطنطنیہ مین سرکاری ملازم ہے ایک دن یہ خط ملا کہ اگر وہ چوبیس گھنٹے کے اندر فلان مقام پر بارہ ہزار پیاسٹر نہ رکھدے گا تو وہ قتل کردیا جاوے گا تحقیقات شروع ہونے پر معلوم ہوا کہ خط مذکور ایک ارمنی کا لکھا ہوا تھا جو کئی برسون سے اسی ترک کا ملازم تھا۔ اور بڑا اعتباری سمجھا جاتا تھا۔ نوکر مذکور نے اپنے جرم سے اقبال کیا۔ مگر ساتھہ ہی اپنے بچاؤ مین یہ عذر کیا کہ انقلاب پسند مفسدون نے اوسے قتل کرنے کی دہمکی دیکر اس خط کے لکھنے پر مجبور کیا تھا۔ پس ظاہر ہے کہ وہ دو بلاؤن مین گرفتار تھا۔ اور بیچارہ نے چند برسون کی قید کے عوض اپنی جان کو مفسدون کے ہاتھہ سے بچا لیا۔ یہ عام یقین ہے کہ اس طریقہ سے بہت روپیہ بہم پہونچایا جاتا ہے۔ مگر یہ کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ آیا وہ روپیہ ان انقلابی مفسدون کی جیبون سے بھی باہر نکلتا ہے یا نہین۔ البتہ عام خیال ہے کہ یہ روپیہ بندوقون اور گولی بارود کے خریدنے پر صرف ہوتا ہے۔ لیکن اسکا علم بھی اس انقلاب چاہنے والے مفسدون کو ہی ٹھیک طور پر ہو سکتا ہے"۔

مندرجہ بالا عبارت کو پڑہ کر روئے زمین پر کیا کوئی ایسا شخص جسمین صداقت اور عام

دانائی کا ایک ذرہ بھی ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ ترکی گورنمنٹ اور ترک لوگ ہی ہین جو آرمینیون کو ستا رہے ہین۔ اور اون کے مذہب اور نسل کو روئے زمین پر سے نیست و نابود کرنے کی کوشش کر رہے ہین۔ بلکہ برخلاف اس کے یہ امر واقع ہے کہ وفادار اور قانون کی متابعت کرنے والے ارمنیون کی نہ فقط حفاظت ہی کیجاتی ہے بلکہ وہ بڑے بڑے اعلیٰ سرکاری عہدون پر مامور کیئے جاتے ہین چنانچہ اون مین سے ایک (آرتیان واویان پاشا مترجم) اس وقت امپیریل گورنمنٹ کا ایک وزیر بھی ہے نیز یہ بھی ایک امر واقعہ ہے کہ ٹرکی کے ارمنی جو تعداد مین نو لاکھ سے کچھہ زیادہ نہین (کیونکہ اونکی تعداد اس سے متجاوز نہین ہے) اپنے سکول رکھتے ہین۔ اونکی زبان اور علم ادب محفوظ ہے۔ اونکی قومیت کی عزت کیجاتی ہے اور اون کے سرکردہ آدمی بڑے بڑے اعلیٰ اور ذی عزت عہدون پر مامور کیئے جاتے ہین۔ درآنحالیکہ عیسائی یوروپ اور امریکہ یہودیون کی خس کے برابر بھی پروا نہین کرتے اور رومن کیتھولک ہسپانیہ نے اپنی یورپی علاقہ مین ایک واحد مسلمان کو رہنے نہین دیا۔ اور صدیان گذرین کہ انکو وہین نکالا دیدیا اس عظیم الشان فرق کی یہ وجہ ہے کہ اسلام فی الحقیقت اصولاً اور رواجاً ہر طرح سے ایک نہایت بے تعصب اور صلح کل مذہب ہے۔ اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو آج اس وقت ٹرکی کے وسیع مقبوضات مین ایک عیسائی رعایا کا نام نہ پایا جاتا مگر ساتھہ ہی ترکونکی خوش قسمتی سے وہ نہ ختم ہونے والا" ہے جسے مشرقی مسئلہ کہا جاتا ہے اس کا بھی اگلے دن کوئی وجود نہ ہوتا۔ ترک فی زماننا اس بے تعصبی کیوجہ سے سختیان جھیل رہے ہین جو اون کے مذہب کا ایک اصلی اور لازمی اور ضروری جزو ہے۔ یوروپ اور امریکہ کو ان کا مشکور ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کے عوض ہم بہت سے فصیح و بلیغ عیسائی جنونیون کو دیکھہ رہے ہین کہ وہ ٹرکی مین اوس چیز یعنے سرکشی و بغاوت کی حمایت کر رہے ہین۔ جسے وہ اپنے ملکون مین کبھی رونق دینے کی کوشش نہ کرین۔

یہی ناانصافی ٹرکی سے اوسکی اس پالیسی کی نسبت ظاہر کیجاتی ہے جو وہ امریکہ کے باشندگان بن گئے ہوئے آرمینیون سے اون کے اپنے مولد و وطن (آرمینیا) کو واپس آنے پر برتتی ہے۔ اور باب عالی پر بے تعداد نامعقول اور بے بنیاد اتہام اس لیئے لگائے جاتے ہین کہ خواہ امریکہ و ٹرکی مین نیچرولائی زیشن (دوسرے ملک کی رعیت کو اپنی رعیت بنانا) کے متعلق کوئی معاہدہ موجود نہین مگر وہ اس قانون پر کیون کاربند ہوتی ہے۔ جو نہ صرف ضروری اور نہایت مدبرانہ ہے بلکہ ان ارمنی ہنگامون کے شروع ہونے سے برسون پہلے جاری کیا گیا تھا۔

اس لیئے اصلی واقعات کا (جیسا کہ وہ درحقیقت ہین۔ نہ کہ ویسے جیسا کہ ترکی کے بدنام کنندگان نے

اوسکو توڑ مروڑ کر ظاہر کیا ہوا ہے) بیان کر دینا ہمین یقین ہے کہ اس قاعدے کے سمجھنے کے لیئے نہایت کارآمد
ثابت ہوگا۔

سے اندر درخواست دی سے عثمانیہ قومیت کی سیئت تو پھر ہم تسلیم کرتی ہے لیکن یہ شرط صرف اوسی
ذات سے متعلق ہے۔ اوسکی جائیداد بہرحال ملک کی عام قوانین کے تابع ہوگی۔

اوسکو توڑ مروڑ کر ظاہر کیا ہوا ہے) بیان کر دینا ہمین یقین ہے کہ ہمقدمہ کے سمجھنے کیلئے مفید ثابت ہوگا۔

عثمانیہ پنچورسے لائی زیشن کے متعلق قانون ۱۹ جنوری ۱۸۶۹ء کو نافذ کیا گیا تھا اور وہ حسب ذیل ہے:

دفعہ ۱۔ ہر ایک شخص جسکے ماں باپ عثمانی ہوں یا اوس کا صرف باپ عثمانی ہو عثمانی رعیت ہے۔

دفعہ ۲۔ ہر ایک جو اجنبی والدین کی اولاد ہے مگر عثمانیہ سرزمین مین متولد ہوا ہو وہ بالغ ہونیسے تین برس بعد عثمانی رعیت کی حیثیت کی مستحق ہونیکا دعوے کرسکتا ہے

دفعہ ۳۔ ہر ایک بالغ اجنبی جو برابر پانچ برس مسلسل سلطنت عثمانیہ مین رہائش پذیر رہا ہو وہ براہ راست یا کسی معرفت وزیر صیغہ خارجیہ کے پاس درخواست کرنے سے عثمانی رعیت کی حیثیت حاصل کرسکتا ہے۔

دفعہ ۴۔ امپیریل گورنمنٹ اپنی غیر معمولی اختیارات کی روسے کسی اجنبی کو جس نے مندرجہ بالا دفعات کی شرائط پوری نہ کی ہوں مگر جو اس خاص رعایت کی قابل سمجھا جاتا ہو عثمانیہ قومیت عطا کرسکتی ہے

دفعہ ۵۔ وہ عثمانی رعیت جس نے امپیریل گورنمنٹ کی اجازت سے کوئی اجنبی قومیت اختیار کر لی ہو وہ ایک اجنبی رعیت متصور ہوتی ہے۔ لیکن برخلاف اس کے اگر وہ بلا اجازت امپیریل گورنمنٹ کے کسی دوسری سلطنت کی رعیت بنگیا ہو۔ تو اوسکی یہ تبدیلی حیثیت کالعدم اور بے اثر سمجھی جاوے گی۔ اور وہ ہر طرح سے عثمانیہ رعیت ہی شمار ہوتا اور اس سے اسی حیثیت سے برتاؤ ہوتا رہے گا۔

کوئی عثمانیہ رعیت کسی صورت مین بھی اپنے آپ کو کسی اجنبی سلطنت کی رعیت نہین بنا سکتی جبتک کہ وہ پہلا سارٹیفکٹ اجازت حاصل نہ کرلے جو فرمان شاہی کے روسے تیار کیا گیا ہو۔

دفعہ ۶۔ مگر امپیریل گورنمنٹ کسی ایسی عثمانی رعیت کی نسبت جس نے اپنے شہنشاہ کی اجازت کے بغیر کسی دوسری گورنمنٹ کی ماتحت فوجی ملازمت اختیار کر لی ہو۔ یا کسی اجنبی سلطنت کی رعیت ہونیکی حیثیت اختیار کرلی ہو یہ حکم دے سکتی ہے کہ اوسنے اپنی عثمانی قومیت کھو دی ہے

اس صورت مین عثمانیہ قومیت کی حیثیت کی کھو جائیگا . . . . . (بدیہی اور لازمی) یہ اثر ہوگا کہ وہ شخص جسنے وہ حیثیت کھوئی ہوگی سلطنت عثمانیہ کو واپس نہین آسکے گا

دفعہ ۷۔ وہ عثمانیہ عورت جسنے کسی اجنبی سے شادی کرلی ہو بیوہ ہونے پر اپنے خاوند کی وفات کے تین برس کے اندر درخواست دینے سے عثمانیہ قومیت کی حیثیت کو پھر حاصل کر سکتی ہے لیکن یہ شرط صرف اوسکی ذات سے متعلق ہے۔ اوسکی جائداد ہر حال ملک کے عام قوانین کے تابع ہوگی

دفعہ ۸۔ ایسی عثمانیہ رعیت کا بچہ خواہ وہ نابالغ ہی ہو جسنے اجنبی توبیت اختیار کرنے سے اپنی توبیت کھودی ہے اپنی باپ کی حیثیت پر نہین جاتا۔ بلکہ عثمانیہ رعیت ہی رہتا ہے اور اسطرح سے کسی ایسے اجنبی کا بچہ خواہ وہ نابالغ ہی ہو جس نے خود کو تو عثمانی بنا لیا ہو اپنے باپ کی حیثیت کی تقلید نہین کرتا۔ بلکہ برابر اجنبی رہتا ہے۔

دفعہ ۹۔ ہر ایک شخص جو قلمرو عثمانیہ مین رہتا ہے عثمانی رعیت سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی حیثیت سے اوس کے ساتھ برتاؤ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کہ اوس کے اجنبی ہونے کی حیثیت باضابطہ طور پر ثابت ہوگئی ہو۔

مندرجہ ذیل سرکلر مورخہ ۲۶ مارچ ۱۸۶۹ء از جانب وزیر اعظم بنام جملہ گورنر جنرلان مین اس قانون کے مضامین کی بخوبی توضیح کردیگئی اور اس کے اصلی معنی بتادیے گئے تھے۔

عثمانیہ نیشنلٹی (توبیت) کا قانون جو ۶ شوال ۱۲۸۵ ہجری (مطابق ۱۹ جنوری ۱۸۶۹ء) کو نافذ ہوا۔ مین نے بذات خاص تمھارے پاس بھیجا تھا۔ اور اگرچہ اوسکا متن ایسا نہین ہے کہ اوس سے متعدد معانی مستنبط ہو سکین۔ تاہم مین اوسکی نہایت ہی ضروری شرائط کی غرض وغایت کی تشریح کردینا ضروری خیال کرتا ہون

سب سے اول مین اس امر کے بیان کرنے کی حاجت نہین پاتا کہ قانون مذکور کسی دوسرے قانون کیطرح اثر پس بینی نہین رکھتا۔ بلکہ وہ تمام اشخاص جو اوس سے پہلے عثمانیہ قوم مین داخل شدہ تسلیم ہو چکے ہین اور نیز وہ کل دیسی عثمانی رعایا جن کو بروئے معاہدات یا اون خاص اقرارون کے روسے جو باب عالی اور دول غیر کی سفارت ہائے متعینہ دربار ہمایون کے درمیان طے ہو چکے ہین شہنشاہی گورنمنٹ اجنبی قومیت مین داخل شدہ تسلیم کر چکی ہے۔ برابر بطور سابق عثمانیہ یا اجنبی رعایا متصور ہونگے۔

دفعات ۱۔ ۲۔ ۳ و ۴ کی عبارت ایسی صاف ہے کہ اوسکی توضیح کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ البتہ یہ اشارہ کئے دیتا ہون کہ چونکہ ہر ایک شخص کی بلوغت کا وقت صرف اس شخص کا پرسنل (ذاتی) قانون یعنی جس ملک کی رعیت ہو اوس ملک کا قانون معین کرتا ہے اور یہ قانون مختلف ممالک مین مختلف ہے بعض مین حد بلوغت پچیس برس ہے اور اس سے بھی زائد مقرر ہے اور بعض مین اس سے کم۔ اس لیئے اول تمام اجنبی رعایا پر جو عثمانیہ گورنمنٹ مین داخل ہونے کی درخواست کرے یہ ثابت کرنا لازمی ہوگا کہ وہ اپنے اپنے ملک متوطنہ کے قانون کے مطابق بالغ ہو چکے ہین۔

دفعہ پانچ کے روسے رعایائے عثمانی کے ہر ایک شخص پر جو کسی خارجی ملک کی رعایا بننا چاہتا ہو لازم آتا ہے کہ وہ اس سے پہلے ایک تحریری پروانہ حاصل کرے جو اوسکو ایک فرمان شاہی کے روسے عطا کیا جاویگا

جس کے بغیر کسی دوسرے ملک کی رعایا سے اسکی شمولیت بے سود اور فضول سمجھی جاوے گی بلکہ دولت عالیہ اسکی نسبت اس امر کا اعلان کرنے کی مختار ہوگی (بروی دفعہ ۶) کہ وہ رعایائے عثمانی سے خارج ہے جس سے کہ بجائے خود دولت عثمانیہ سے اسکی باز آمد مسدود ہو جائے گی۔

دفعہ ۶ میں جس سزا کا ذکر ہے اسکی تعمیل تمام تر دولت عالیہ سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ اگر کوئی شخص رعایائے دولت عثمانی ہو مگر بلا سرکاری پروانہ حاصل کیئے کسی دوسرے ملک کی رعایا بنگیا ہو۔ عہدہ داران دولت عالیہ اسکی اس شمولیت کو بیکار سمجھیں گے۔ اور اس کے اخراج کے واسطے کوئی کارروائی عمل میں نہ لائیں گے جبتک کہ پہلے براہ راست بابعالی سے ہدایت نہو۔

(۱) چونکہ رعایائے عثمانیہ کی کوئی عورت جب کسی پردیسی سے شادی کرے تو۔ رعایائے عثمانی میں شامل نہیں رہتی۔ وہ بروئے دفعہ ۷ کے مجاز ہے کہ اگر وہ بیوہ ہو جاوے تو از سر نو عثمانی رعایا قرار پا سکتی ہے بشرطیکہ شوہر کی وفات کے بعد تین سال کے اندر اندر دولت عثمانیہ کو اس سے اطلاع دیدے۔

(۲) دفعہ ۸ سے قرار پاتا ہے کہ باپ کے کسی دوسرے ملک کی رعایا میں شامل ہونیکا اثر اولاد پر نہیں پڑتا خواہ اولاد نابالغ ہی ہو۔ دوسرے ملک کی رعایا میں شمولیت کا حق اگر باپ کو عطا کیا جاوے تو اولاد تک نہیں پہونچتا جبتک کہ اولاد خود اسکی خواہشمند نہ ہو۔ اگر اولاد بالغ ہے تو اوس کو اختیار ہے کہ درخواست دیکر باپ کیطرح اس ملک کی رعایا میں شامل ہو جاوے۔ اور اگر بالغ نہیں تو سن بلوغ کو پہونچکر وہ ایسا کر سکتی ہے یہ سمجھنا آسان ہے کہ یہ دفعہ علاوہ اس کے کہ یوروپ کے ایک کثیر حصہ کی آئین کے مطابق ہے اولاد کے فایدہ ہی کے واسطے وضع کیگئی ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اکثر کو اپنے باپ کی شمولیت سے تکلیف ہو یا نقصان پہونچے لیکن اس دفعہ کی تعمیل اوس اولاد پر لازم ہے جو باپ کے رعایائے ملک غیر میں شامل ہونیکے بعد پیدا ہوئی ہو ایسی اولاد باپ کی شمولیت کیوجہ سے اسی اس قوم میں شامل ہوگی جسمیں کہ وہ پیدا ہوئی ہے۔

(۳) آخری جملہ قانون کا تمام تر انہی لوگونکی نسبت ہے جو بوجوہات معقول رعایائے عثمانی سمجھی جاویں اور بغیر ثبوت کے کسی دوسری قوم میں شامل ہونے کا دعوے کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کا تنازعہ جب پیش آوے تو ایسے لوگون کو جو دوسری قوم میں شامل ہونیکا دعوے کریں شہادت پیش کرنی لازم ہے اور جبتک کہ ایسی شہادت پیش نہ کیجاوے عہدہ داران دولت عالیہ کو چاہیئے کہ انکو رعایائے عثمانی سمجھیں کیونکہ وہ سرزمین سلطنت عثمانی پر ہیں۔

(۴) اس کے لکھنے کی تو کچھ ضرورت ہی نہیں کہ دفعہ ۸ کا اثر ان حقوق پر بالکل نہیں پڑتا جو پردیسیون کو عہدنامونکی رو سے حاصل ہو گئے ہیں اور نہ اسکی رو سے عہدہ داران دولت عثمانیہ مختار ہیں کہ ان کے [illegible]

سے انحراف کریں جو ایسی عہدناموںکی روسے ان تعلقات کے بارے میں قرار پائے ہیں۔ جو ان کو پرڈیلیونکی

کے ساتھ حاصل ہیں۔

گورنر جنرل صاحب آخر میں میں آپ کی توجہ اس امر کیطرف مبذول کراتا ہوں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے

ملک کی رعایا میں شامل ہو جاوے تو اس شمولیت سے وہ ان دیوانی یا فوجداری جرائم کی پاداش سے

بری نہیں ہو سکتا۔ جو اسکی شمولیت سے پہلے اس کے برخلاف اس ملک میں وائر تھے۔ جس ملک کی

وہ رعایا تھا۔

یہ گورنر جنرل صاحب آپ براہ مہربانی ان نئے قانونکی تعمیل شرائط میں اون ہدایات کی سخت

پابند رہیں۔ آپ کے فرائیض کی آسانی کے خیال سے یہ مراسلہ غیر اقوام میں بھی روانہ کردیا جاویگا جن کا باب

عالی سے تعلق ہے تاکہ انکی ملک کی مختلف مقاموںمیں اعلی افسروں کو اس کی اطلاع ملجاوے +

آرمینیوں اور اون کے امریکن دوستوں نے پبلک طور پر یہ بیان کیا ہے کہ قانون متذکرہ بالا صرف

ارمینیوں سے اور نیز ان ارمینیوں سے جو دیگر ممالک میں نہیں بلکہ صوبجات متحدہ میں آباد ہو گئے ہیں متعلق

ہے۔ مگر قانون مذکور کا سرسری مطالعہ ثابت کردیگا کہ یہ جھوٹے بہتانات فقط عام رائے کو گمراہ کرنیکے لیئے لگائے

جاتے ہیں۔ یہ قانون بلا تمیز مذہب و قومیت ان تمام اشخاص کیلئے ہے جو پہلے عثمانی رعایا تھے اور پھر صوبجات

متحدہ یا یوروپ کی کسی ملک کی قومیت میں شامل ہو گئے۔ مگر ارمنی بھلا مانس کسی یوروپین ملک کی رعیت بننے

کی تو خواہش ہی نہیں رکھتے جسکی تین وجہیں ہیں۔

اول۔ یہ کہ یوروپ اونکی خصلتوں سے اچھی طرح واقف ہے۔ اور امریکہ بالکل ناواقف۔

دوم۔ یہ کہ امریکن پادری ارمینیوں کو اپنی مذہب میں لانے اور وہ کمبخت تعلیم دینے میں جیسی مسٹر زیمی نیز

ترکی گورنمنٹ کے حق میں نہایت زبوں اور مضر تصور فرماتے ہیں جو کوشش کرتے ہیں وہ ان سیہ کاروں کو

صوبجات متحدہ کے پسند کرنے اور ترجیح دینے پر مائل کرتی ہیں۔

سوم۔ یہ کہ ارمنی لوگ امریکن قانون نیچرلائی زیشن (قومیت اختیار کرنے کا قانون) کو اپنے خفیہ اور مفسد

تجاویز و اغراض کیلئے بہت زیادہ مفید خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ امریکن پاسپورٹوں (پروانجات راہ داری)

میں ویسی کڑی شرطیں نہیں ہوتیں جیسی کہ عموماً دیگر ممالک کی پروانجات میں۔ چنانچہ انگریزی پاسپورٹوں

میں مندرجہ ذیل فقرے کا ہمیشہ بالالتزام اندراج ہوتا ہے۔

[illegible] کہ کسی اجنبی ریاست

کی حدود مین ہو جبکا وہ سارٹیفیکیٹ نیچرلیزیشن (رعیت بننے کا پروانہ) حاصل ہونے سے پہلے رعیت تھا۔ تو
وہان رعیت سرکار برطانیہ متصور نہین ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ ملک مذکورہ کے قوانین یا کسی خاص عہدنامہ کی روسے
اوس ملک کی رعیت محسوب ہونے سے آزاد ہوگیا ہوا ہو"
پس امریکن پاسپورٹون مین بھی اگر کوئی ایسا ہی پرحکمت فقرہ مندرج ہو جاوے تو یہ ارمنی جو صرف
صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ کی حفاظت و حمایت مین اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لیئے اب امریکن شہری اور رعیت بننے کے
ایسے آرزومند ہو رہے ہین فوراً امریکن شہریت کو خیرباد کہدین۔ اور اون کے خطرے سے دفع ہو جانے سے واشنگٹن
(دارالخلافہ صوبجات متحدہ) کا محکمہ امور ریاست بیشک خداوند کریم کا بڑے سے شکر ادا کرے اور اوس کے سر سے
ایک بہت بڑا خواہ مخواہ کا بکھیڑا اور جھمیلا دور ہو جاوے۔ تقریباً تمام ارمنی نیک نیتی سے ہرگز امریکہ کی رعیت
نہین بنتے۔ بلکہ برخلاف اس کے بلا استثناء بشرط امکان ٹرکی کے برخلاف گورنمنٹ امریکہ سے کام لینے کے لیئے۔
اس امر کا ثبوت صوبجات متحدہ کے موجودہ قابل لایق سفیر متعینہ قسطنطنیہ مسٹر الیگزینڈر ٹیریل صاحب کی شہری
رپورٹ کی مندرجہ ذیل اقتباس سے بہ وضاحت مل رہا ہے۔ وہ ۲۹ ستمبر ۱۸۹۳ء کی مراسلہ مین تحریر فرماتے
ہین:۔ کہ یوروپ کے تارک الوطن تو نیک نیتی سے صوبجات متحدہ کی رعیت بنتے ہین مگر ایشیائی تارکان
وطن کی یہ کیفیت نہایت ہی شاذ و نادر ہے۔ مجھے یہ اچھی طرح سے معلوم ہوگیا ہے کہ آرمینیون نے یہ قاعدہ کلیہ
بنا رکھا ہے جس کی مستثنے البعض کالمعدوم ہین کہ جونہی امریکہ مین جا آباد ہوئے وہ وہان کی رعیت تسلیم کرلیے جاتے
ہین نہ وہین وہ مستقل رہائش کا ارادہ کرکے فوراً اپنے ملک کو واپس چلے آتے ہین"
"ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ بالعموم تمام امریکن پادری ٹرکی کے برخلاف ارمنی مفسدین کی حمایت
کرتے ہین۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق ان تحریری اظہارات سے ہوتی ہے جو امریکن بورڈ آف کمشنرز فار
فارین مشنز (امریکہ کی طرف سے ممالک غیر مین قایم کی ہوئی مشنون کے کمشنرونکی کمیٹی) نے مشتہر کیے ہین۔ ان
منصف مزاج کمشنرون نے آرمینیون کو سلطان المعظم کی فرمانبردار رعیت بننے کی نصیحت کرنے اور مصائب
ساسونکی تحقیقات کنندہ کمیشن کی رپورٹ اور نتیجہ کا انتظار کرنے کی بجائے نہایت خوفناک کشت و خون
کے ظہور پذیر ہونے کی تصدیق کرنے کو زیادہ قرین انصاف اور باموقعہ خیال کیا۔ دراں حالیکہ بورڈ مذکور
کو یہ جان رکھنا چاہیے تھا کہ ترکی گورنمنٹ کبھی بھی کسی قسم کے خوفناک کشت و خون کیئے جانے کی روادار
نہین ہے اور کہ خود امریکن پادریون اور مدرسونکی موجودگی ہی جو زیادہ تر محض آرمینیون کو پروٹسٹنٹ
بنانے کیلئے سلطنت عثمانیہ مین قیام پذیر اور قایم ہین۔ ترکی قوانین کی بے تعصبی اور صلح کلی کو ڈنکے کی
چوٹ ثابت کر رہی ہے۔ ہم امریکن پادریون کو نصیحت کرتے ہین کہ اگر وہ ٹرکی مین ناراض اور متنفی آرمینیون

کی حمایت اور طرفداری مین برابر مصروف رہے تو ایسی پالیسی پر کاربند ہونے والے سمجھے جاوینگے جو امریکن گورنمنٹ اور امریکن قوم کے منشار اور دلی خواہش کے نقیض ہو۔ اونہین یہ سمجھ رکھنا چاہیئے کہ خواہ کچھ ہو ٹرکی نے بہرکیف اپنی مقبوضات مین امن قایم رکھنا ہے۔

(۵) اجنبی سازشون کے مواد کو اپنے ممالک محروسہ مین پکنے کی اجازت نہین دے سکتی اور سنہ ۱۸۷۵ء کے معاملات بلغاریہ مین امریکن شرکت کی متعلق ایک ارمنی نے جو مندرجہ ذیل اقبال کیا ہے اوسپر وہ اظہار تشکر کرنے مین بالکل حق بجانب ہو۔ ارمنی مذکور اخبار بوسٹن ہیرلڈ کو لکھتا ہے کہ مین کچھ عرصہ سے دیکھ رہا ہون کہ پادری سیرس ہملین صاحب نے ان مختلف کمیٹیون کو جو اس ملک (صوبجات متحدہ) مین آرمینونکی حمایت مین منعقد ہوئی ہین ہمدردی اور اعانت کی خط ایسے الفاظ مین تحریر کیئے ہین کہ اون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس تحریک کی سخت مخالف ہین مگر چند برس گزرے ہین مینے اون کو بمقام امہرسٹ (واقع ریاست مس پی صوبجات متحدہ) لیکچر دیتے سنا تھا۔ اوسوقت وہ کس فخر سے حاضرین مجلس کو بتلا رہے تھے کہ رابرٹ کالج (قسطنطنیہ) کے بلگیرین گریجوایٹون (ڈگری یافتون) نے اپنے ملک کو آزاد اور خودمختار بنانے مین بیحد کوشش کی۔ اور وہ قابل تعریف کارروائی کی۔ پس مین پادری صاحب موصوف سے پوچھتا ہون کہ کیا وہ اپنے بلغاری طلباء مین محب وطن سوسائیٹیون کی موجودگی سے واقف نہین تھے۔ الخ"

فرہمیونکی ایک عادت ہے کہ صرف ہمارے دوست ہی ہمارے راز افشا کرتے اور ہمکو پھنسانیکا موجب ہوتے ہین۔ امریکن پادریون اور اون کے بورڈ (مجلس) کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ ٹرکی کی کسی قوم کو آزادی اور خودمختاری حاصل کرنے مین امداد دینا یا خفیہ انجمنونکی درپردہ حمایت کرنا یا کل دنیا کی سامنے ترکی گورنمنٹ کو ایسے مظالم اور خونخوارانہ کشت وخون کا جنکا فی الواقع نہ کوئی وجود موجود ہی ہے اور نہ ہو ہی سکتا ہے ملزم بنانا اونکا فرض ومنصب نہین ہے۔ اونکا فرض ومنصب بالکل سیدھا سادا اور صاف صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنی پالیسی اور اپنی تقریرون مین اوس ملک کی قوانین کی جو اونکی ایسی کشادہ دلی سے مہربانی کرتا ہے نہایت سخت نگہداشت کرین۔

بنابرین دراںحالیکہ یہ بات کچھ کم تعجب خیز نہین ہے کہ امریکن پادری اور واعظین خود اپنے ملک امریکہ کے اصلی باشندگان اور حبشیون پر اپنی تمام ہمتون اور نیک ارادون کو صرف کرنے کی بجائے عیسائی آرمینیون کو ایک خاص طور پر تعلیم دینے اور بشرط امکان پروٹسٹنٹ بنانے کیلئے ٹرکی جانا کیون پسند کرتے ہین۔ اور ماسوا ازین دراںحالیکہ یہ ایک امر واقع ہے کہ باب عالی اپنی سلطنت کی غالب مذہب (اسلام) کی بے تعصبانہ تعلیم کے فیض وبرکت کی بدولت اپنے قوانین کی حمایت مین اون کو اپنا کام کرنے کی اجازت

دینے پر رضامند ہے۔ کوئی شخص جس مین نصفت پسندی اور منصف مزاجی کا ذرہ بھر بھی شائبہ ہو۔ ٹرکی کو یہ
بات برا نہین کہہ سکتا کہ اوسنے ان عام تقریرون اور تحریرون پر جو پچھلے دنون متذکرہ بالا پادریون کی
مجلس سے اونکی گورنمنٹ کی مخالف بیان اور مشتہر کی ہین۔ اور جو اوس کے ممالک مین مزید بغاوت اور
مزید بدامنی پھیلانے کی بہت بڑی طرحسے محرک ہوتی ہین کیون ناخوشی ظاہر کی ہے۔ اس بات سے کون انکار
رسکتا ہے کہ صوبجات متحدہ کبھی کسی غیر ملک کی پادریون کو جو یہان مثلاً قدیمی باشندون کو تعلیم دینے اور
نیز مذہب مین لانے کیلیئے آوین۔ ایسی مجرمانہ اظہارات کی ہرگز اجازت نہ دیوے۔ خاصکر اوس صورت مین
سب کہ وہ قدیمی باشندے جیسے کہ ارمنی خود اپنے تئین تسلیم کرتے ہین مفسدانہ تدابیر مین لگے ہوئے ہون
بس جو بات صوبجات متحدہ کے لیئے درست ہو وہ ٹرکی کے لیئے کیون نہ درست ہو۔ اس ارمنی ایجی ٹیشن اور
شورش کی جو از سر تا پا کذب و افترا اور غلو و مبالغہ اور نیز خود پادری ہیلن کے قول کے مطابق پہلے سے سوچی
ہوئی تجاویز پر مبنی ہے۔ بڑی تعداد اشخاص نے صرف اس باعث حمایت کی اور اوس کو رونق دی ہے کہ
یہ لوگ عیسائی ہین۔ اور اس امر نے بالبداہت ثابت کر دیا ہے کہ ٹرکی کے بدنام کنندگان کو محض تعصب
و جنون مذہبی برانگیختہ کر رہا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ مدعیان خلاف گو جو اپنے آپ کو منصف مزاج
بتلاتے ہین یقینی اور معتبر ثبوتون کی عدم موجودگی مین ہرگز ان فتنہ پرداز ارمینیون کی غیر معتبر اور
سراسر لغو بیانات اور اتہامات ہرگز یقین نہ کرتے اور اون پر کوئی حاشیئے نہ بڑھائے جاتے۔
ان سب باتون سے ظاہر ہے کہ ٹرکی ان لوگون کے انصاف اور غیر طرفدارانہ معدلت پسندی پر
آنکھین بند کرکے مطلقاً اعتماد نہین کر سکتی۔
لیکن ساتھ ہی وہ یہ بخوبی جانتی ہے کہ وہ اپنے شہنشاہ فلک پایہ گاہ پر بھروسہ اور اعتماد کر سکتی ہے اُسے اپنے
شاہ پر بیحد فخر و ناز ہے۔ اوس نے اوس کی مالی حالت کو درست کیا۔ اوس کی نوجون کو تکمیل کے
یت اعلے درجہ پر پہونچا دیا۔ اور اوس کے نظم و نسق کی ہر ایک شاخ مین عاقلانہ اصلاحات کو جاری
دیا ہے۔ وہ (ٹرکی) اوس کی تعجب خیز مستعدی و ہمت۔ اوس کی بے نظیر ذہانت اور عقلمندی
اوس کے فیاض اور سخی دل کی صفت و ثنا مین رطب اللسان ہے۔ وہ اچھی طرحسے جانتی ہے۔ کہ
ظل اللہ کے سایہ ہمایون مین اوسے تمام بیرونی یا اندرونی دشمنون کا خس برابر خوف
اور اندیشہ نہین ہے۔
اور اس مین کسیکو کلام نہین ہے کہ ٹرکی کا یقین واقعات پر مبنی ہے۔ نہ کہ قیاسات پر
اعلیحضرت۔ امیر المومنین۔ خلیفۃ المسلمین۔ سلطان البرین۔ وخاقان

البحرین سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی ایداللہ بہ الدین و خلداللہ ملکہ و شوکتہ فی الواقعہ اور فی الحقیقت ایک شہنشاہ بزرگ پایہ اور عالی مرتبت ہین +

تمام شد